U20137 Date - 24-12-09

Title - KASHAFUL HAAJAT TARJUMA URDU MAALABUD MINAH

Creator - Sana ullah Panipati.

Publisher - Matba Naami Press (Lucknow).

Date - 1895

Pages - 11

Subjects - Islam - Fuqaa; Islam - Ibadat-o-Rasoom; Islam - Masail.

مشالم ک ح   ۲۹۷

DUE DATE

۲۰۱۳۷

۳۰۱۳۷

2718

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

کتاب لاجواب سراج راہ شریعت تصنیف عالم بے مثال حاکم شرع متین جناب محمد نور الدین صاحب

الکشف الحاجبہ

ترجمہ اردو

مالابد منہ

۱۲۹۵ھ

حسب فرمائش قدردان عالیشان جناب حافظ محمد عبد الستار خان صاحب و جناب حافظ عبد الواحد خان صاحب

مطبع گلزار باہتمام حاجی وزیر شد
در دہلی محمد حسن میرزا احمد طبع

ومن یتوکل علی اللہ فہو حسبہ

کتاب لاجواب سراج راہ شریعت تصنیف عالم بیمثال حاکم شرع متین جناب محمد الہ [illegible] نور صاحب

کشف الحاجۃ

ترجمہ اردو

مالا بد منہ

۱۲۹۵ھ

حسب فرمایش تاجران ذی الشان جناب حافظ محمد عبد الستار خان صاحب و جناب حافظ عبد الواحد صاحب رضا لکھنوی

مطبع گلزار باہتمام حاجی ولی محمد
در [illegible] محمد [illegible] احمد طبع شد

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَعَلٰی اٰلِہِ الطَّاہِرِیۡنَ وَاَزۡوَاجِہِ الۡمُطَہَّرَاتِ اُمَّہَاتِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ وَخُلَفَاءِ الرَّاشِدِیۡنَ الۡمَہۡدِیِّیۡنَ وَسَائِرِ الۡاَئِمَّۃِ الَّذِیۡنَ کُلُّہُمۡ اَجۡمَعِیۡنَ بعد حمد اور صلوۃ کے فقیر عصیان آگین محمد نور الدین ولد محمد اشرف غفر اللہ لہ ولوالدیہ متوطن اسلام آباد عرف چاٹگانگ کا حضرات دین کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ یہ عاصی پر معاصی علوم تحصیل کرنے کے قصد سے اول عمر میں حسب تقدیر ملک ہند و ستان گیا تھا پھر ایک مدت طویل کے بعد طرف وطن مالوف آبائی کو رجوع کرتے وقت سنہ ۱۲۶۲ ہجری قدسی میں جب دار الامارہ کلکتے کے اندر آ پہونچا تب بعض احباب وطنی نے فرمایش کی کہ رسالہ معتبرہ ما لا بد منہ تصنیف عالم حقانی مقبول حضرت سبحانی جامع علوم معقول و منقول قدوۃ العلما زبدۃ الفقہا مفسر کلام اللہ حضرت قاضی ثناء اللہ پانی پتی قدس سرہ کا اردو زبان میں ترجمہ کرے تا عوام کو نفع عام پہونچے پس اس عاجز گنہگار نے نسخہ متبرکہ کا ترجمہ کرنا وسیلہ نجات کا سمجھکر ارشاد احباب مخلص کا بجالا کر جو مقام وقت طلب تھا اوسکو خوب بسا واضح کر دیا اور فوائد لابدی بھی جا بجا لکھدئے کیونکہ غرض ترجمہ کرنے سے سمجھنا عوام کا ہے نہ خواص کا اور نام اس ترجمے کا کشف الحاجہ رکھا اب معلوم کرنا چاہیے کہ رسالہ مذکورہ نو کتاب اور ایک خاتمے پر مشتمل ہے اول کتاب الایمان

فصل پانچوین متفرقات اور آداب معاشرت اور حقوق الناس کے بیان مین ختم کتاب الاحسان
والتقرب خاتمہ کلمات کفر اور بدعت کے بیان مین واللہ ولی التوفیق بھذا المرام

بسم اللہ الرحمن الرحیم **کتاب الایمان** کتاب ایمان کے بیان مین حمد اور تعریف
خاص اوس خدا کی ہے کہ آپ ہی پاک ذات کے ساتھ موجود ہے اور تمام شے اوسکے پیدا کرنیکی سبب سے
موجود اور وجود اور بقا مین اوسکی محتاج ہین اور وہ کسی چیز کا محتاج نہین اور وہ اکیلا ہے ذات اور صفات اور
کار و بار مین بھی اور کسی شخص کو اوسکے ساتھ کسی کام مین ساجھا نہین اور نہ وجود اوسکا مانند وجود
اشیا کے اور نہ حیات اوسکی مانند حیات اشیا کے اور نہ علم اوسکا مثل علم مخلوق کے اور نہ سننا اور نہ
دیکھنا اور ارادہ اور قدرت اور کلام اوسکا مانند سننے اور دیکھنے اور قدرت اور ارادے اور کلام مخلوقات
کے ہان حقتعالے کی اون صفات کے ساتھ مخلوقات کی ان صفات کو شرکت اسمی ہے نہ حقیقی اور شرکت
اسمی کے یہ معنی ہین اسطرح حقتعالی کو عالم کہتے ہین اسیطرح مثلاً زید کو بھی عالم کہتے ہین لاکن اوس عالم حقیقی کے علم
کے کمال کے ساتھ کیا نسبت ہے اس مشت خاک کے علم کو قس علیہ صفات الباقی اور تمام صفتین اور سب
کاروبار حقتعالے کے بے مانند اور بے مثل ہین یعنی جو اوسکی ذات مین ہین دوسرے کی ذات مین نہین مثلاً اوسکی صفاتون
مین سے ایک صفت علم کی دیکھو کہ یہ صفت خاص اوسکی ذات کے لیے قدیم ہے اور آگاہی سب کا یعنی وہ آگاہی
شامل ہے سبکو کہ ساری معلومات ازلی اور ابدی کو اون کے مناسب احوال اور مخالف احوال کے سمیت
ایک شامل ایک آن مین جان لیا اور خاص خاص وقتون مین جو احوال ہر ایک کے گذرتے جاتے ہین وہ بھی
ایک آن مین معلوم کر لیا کہ زید مثلاً فلانے وقت مین زندہ ہے اور فلانے وقت مین مُردہ اور اسیطرح عمرو
اور خالد اور بشیر وغیرہم کو بھی جانا اور اسیطرح سننا اوسکی علم کی صفت شامل ہے سبکو اسیطرح اوسکا کلام بھی
شامل ہے ساری کلام کو کہ تمام کتابین اوتاری ہوئی تفصیل اوس کلام کی ہین اور پیدا کرنا اور وجود مین لانا
یہ صفت بھی خاص اوس حقتعالی کی ذات کے لیے ہے اور کسی ممکن کو طاقت نہین کہ ایک ممکن دوسرے ممکن
کو پیدا کر سکے پس ساری ممکن خواہ جوہر ہوین خواہ عرض خواہ بندے کے کاروبار اختیاری سبکو سب مخلوق اوس خالق کی
ہین بندہ خالق نہین اپنے کام کا نہ کسی اور چیز کا لاکن اوس خالق نے ظاہری اسباب اور وسیلے کو پردہ کر رکھا اپنے کام کو

ف یعنی ظاہر مین کہتے ہین کہ مثلاً زید نے یہ کام کیا اور حقیقت مین کرنے والا اوسکا حق تعالی ہی
نہ زید پر زید کو بیچ مین پردہ ڈالا بلکہ ظاہری اسباب کو دلیل کر دیا اپنے کام کو ثابت کرنے پر چنانچہ پتھر کی ہلنی کو
ساری عقلمند ہلانیوالے کی طرف عقل سے لگاتے ہین اور جانتے ہین کہ پتھر کی ذات مین لیاقت اس حرکت کی
نہین ہے شک اوسکی یہی حرکت دینے والا کوئی اور ہی اور اسیطرح وہ عقلا کہ جنکی آنکھین شریعت کی سرمے سے روشن ہوئی ہین جانتے
ہین کہ بندے کی افعال اختیاریہ کا خالق حقتعالی ہی ہی بندہ نہین اسلیے کہ بندہ ممکن ہے اور ایک ممکن اپنے مانند دوسرا
ممکن پیدا نہین کر سکتا ہی خواہ وہ دوسرا ممکن کوئی فعل ہو افعال مین سے خواہ عرض ہو اعراض مین سے
ہان بندے کی اختیاری کامونکی درمیان اور پتھر کی حرکت کے درمیان اسقدر فرق ثابت ہی کہ حق تعالی
نے بندی کو صورت قدرت اور صورت ارادی کی بخشی ہی نہ عین قدرت اور عین ارادہ پس جب بندہ ارادہ او قصد
کسی کام کا کرتا ہی تو حقتعالی اوس کام کو پیدا کر دیتا ہی اور ظاہر مین لاتا ہی اسلیے کہ عادت حقتعالی کی یون جاری
ہی کہ جسوقت بندہ کام کا ارادہ کرے آپ اوسکو پیدا کر دیوے پس بسبب اس صورت ارادہ او صورت قدرت کی
بندیکو کاسب کہتے ہین اور تعریف اور برائی اور ثواب او عذاب یہ سب اسپر ثابت ہوتی ہین اور پتھر کو حقتعالی
نے اسقدر صورت ارادہ او صورت قدرت بھی نہین دی ہی اسلیے اوسکو کاسب بھی نہین کہتے ہین اور نہ مستحق ثواب اور عذاب کا
ہوتا ہی بلکہ وہ مجبور محض ہے پس پتھر اور حیوان کی حرکت کی فرق پر ایمان لانا واجب ہے اور انکار کرنا
اوس فرق کا کفر ہی اور خلاف شرع اور خلاف ظاہر عقل کی اور خدا کے سوا کسیکو خالق اشیا کا جاننا بھی کفر ہی
اسیواسطے پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہماری امت کی اندر فرقہ قدریہ مجوس ہین ف فرقہ قدریہ ایک فرقہ ہماری
پیغمبر علیہ الصلوۃ کی امت مین سے ہی وہ کہتے ہین کہ بندے اپنے فعل کے قادر مطلق ہین یعنی خالق ہین اپنے فعل کے اور
حقتعالی کسی چیز مین حلول نہین کرتا ہے اور نہ کوئی اوسکے وجود مین حلول کرتی ہے ف حلول کہتے ہین ایک چیز کے
ہر ہر جز مین دوسری چیز کے ہر ہر جز کا داخل ہونا اور اللہ تعالی نے گھیر لیا ہی ساری اشیا کو احاطہ ذاتی کے ساتھ یعنی جو
احاطہ مناسب اوسکی ذات کو ہی لائق گھیرنا اسکا اسطرح پر نہین ہی کہ ہماری ناقص سمجھ کے لائق ہو اور اللہ تعالی قریب
او معیت اشیا کی ساتھ رکھتا ہی اور اوسکا قرب بھی اسطور پر نہین کہ ہم لوگ سمجھین سو اسواسطے کہ جو چیز ہماری دریافت
کی لائق ہی وہ چیز حقتعالی کی پاک جنابکی شایان نہین ہے اور جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف

معلوم کرتے ہین حقتعالی کی ذات اوس سے بھی پاک ہے پس ایمان غیب پر لانا چاہیے اور جو چیز صاحبان کشف کو
کشف سے ظاہر اور واضح ہوتی ہے وہ شبیہ اور مثال ہے نہ ذات پس اسکو بھی کلمہ لا اِلٰہ کے چاہیے داخل کرنا اور دین
کی بزرگون نے اسطرح فرمایا کہ ایمان لائے ہین ہم کہ حقتعالی گھیرنیوالا ساری اشیا کا ہے اور قریب اسکے لاکن معنی احاطہ
اور قرب معیت کی ہم نہین جانتے ہین کہ کیا ہے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جو چیز کشف اور شہود سے صاحبان کشف
معلوم کرتے ہین اور اوس شے معلوم کو ذات باری کی سمجھتے ہین فی الحقیقت وہ ذات اوسکی نہین ذات اوسکی اوس شے
معلوم سے منزہ ہے بلکہ ذات پاک حقتعالی کی نورونکے پردے کے پیچھے ہے رسائی وہان تک نہین اور جو چیز کشف سے ظاہر ہوتی
وہ محض شبیہ ہے نہ ذات پس اس شبیہ کو بھی کلمہ لا اِلٰہ کے چاہیے داخل کرنا ہرگز اس شبیہ کو ذات نچاہیے سمجھنا کیونکہ دین کے بزرگون
نے فرمایا ہے کہ ذات باری نے بیشک سبکو گھیرا ہے اور سبکے ساتھہ قریب ہے لاکن معنی قرب و احاطہ کے ہم نہین جانتے ہین
کہ کیا ہے یعنی اوسکی حقیقت ہم کسیطرح دریافت نہین کر سکتے ہین نہ کشف سے اور نہ عقل سے اور جسطرح معنی قرب اور
احاطے کے معلوم نہین اسیطرح معانی ان الفاظونکی بھی معلوم نہین کہ حدیثون اور آیتون مین وہ الفاظ وارد ہین یعنے
سیدہا ہونا اوسکا عرش پر اور سمانا اوسکا مومن کے دل مین اور اترنا اوسکا آخر شب مین دنیا کی آسمان پر اور اسیطرح
لفظ ید اور وجہ کہ آیات قرآن کی اوپر ناطق ہین انکی معنے بھی نہین معلوم لاکن ایمان اون سب پر چاہیے لانا اور اونکو ظاہری
معنے پر حمل نچاہیے کرنا اور ان الفاظ کی تاویل مین نچاہیے آنا بلکہ انکی تاویل علم الٰہی پر سپرد چاہیے کرنا ایسا نہو کہ ناحق کو
حق جانے تو کیونکہ خدا کی صفتون اور کاروبارون مین بشر کو بلکہ فرشتونکو بھی حیرانی اور نادانی کے سوا اور کچھہ نصیب نہین بلکہ
ایسی بات سمجھنے کے انکار کرنا آیتونکا کفر ہے اور تاویل کرنی اسکی جہل مرکب ف یعنی انکار کر بیٹھنا اسطرح پر کہ خدا کے
لیے نہ ید ہے اور نہ وجہ اور نہ استوا اور نہ احاطہ بلکہ مراد ید سے قدرت ہے اور مراد وجہ سے ذات اور مراد استوا سے استیلا
اور مراد احاطہ سے احاطہ علمی نہ احاطہ ذاتی پس اسطرح کا انکار کرنا کفر ہے اور اسطرح پر تاویل کرکے مراد اپنی طرف سے
مقرر کر لینا بڑی نادانی ہے بیت در بیابان بارگاہ الست ؛ غیر ازین پے نبرد اند کہ ہست ؛ اور ایک قسم دوسری
قرب اور معیت حقتعالی کو ہے کہ پہلے قسم کے ساتھہ شراکت اسمی کے سوا اور کچھہ ساجھا نہین اور یہ دوسری قسم خاص
بندونکو نصیب ہے یعنی فرشتے اور انبیا اور اولیا کو اور عوام مومن کو بھی اس قسم قرب سے کچھ نصیب نہین اور قریب اسکے
نہایت دیکھتا ہے اور ٹھہرنیکی کوئی حد مقرر نہین چنانچہ حضرت مولوی روم فرماتے ہین بیت ای برادر بے نہایت درگہیست

ہر چہ پردے سے پیر سی بروے مالیست ٭ خواہ بھلائی خواہ برائی جو ظاہر ہین آدمی خواہ کفر خواہ ایمان خواہ تابعداری خواہ نافرمانی جو بندی سے ظاہر ہوویکے سب حق تعالی کی ارادی کی ساتھہ ہے پر حق تعالی کفر او نافرمانی سی راضی نہین بلکہ اوسپر عذاب مقرر رکھا او تابعداری اور ایمان لانے پر ثواب دینے کا وعدہ فرمایا کوئی نہ سمجھی کہ خدا کا ارادہ رضامندی ایک چیز ہے بلکہ ارادہ اور چیز ہی اور رضامندی اور چیز ہے ٭

نعت رسول علیہ الصلوۃ والسلام

اور ہزارون ہزار درود بیشمار تصدق اوپر انبیا علیہم الصلوۃ والسلام کے کہ اگر وے لوگ بھیجی نہ جاتے تو کوئی شخص راہ ہدایت کی نہ دیکھتا اور دین کے علمون نہ پہونچتا سارے انبیا برحق ہین اول اونکی آدم علیہ السلام ہین اور آخر اونکے اور بہتر اونسی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم او معراج پیغمبر علیہ السلام کی اور اونکا تشریف لیجانا راتکو مکہ شریف سی بیت المقدس کی مسجد مین اور وہانسی ساتوین آسمان پر او سدرۃ المنتہی مین جانا حق ہے اور کتابین آسمانی جو نبیون پر اوتری ہین توریت حضرت موسیؑ پر او انجیل حضرت عیسیؑ پر او زبور حضرت داؤدؑ پر او قرآن حضرت محمد مصطفےؐ پر او صحائف حضرت ابراہیم اور اونکے غیرونپر علیہم الصلوۃ والسلام تمام حق ہین سارے انبیا اور خدا کی ساری کتابون پر ایمان چاہیے لانا لاکن ایمان لانے مین نبیون اور کتابونکے گنتی کا لحاظ نچاہیے رکھنا کسواسطے کہ گنتی انبیا اور کتابونکی دلیل قطعی سی ثابت نہین ہوئی اور تمام انبیا صغیرہ او کبیرہ گناہونسی پاک ہین اور جو امور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم سی دلیل قطعی کی ساتھہ ثابت ہوویکے اونپر ایمان لانا چاہیے او چاہیے ایمان لانا اسبات پر کہ بیشک فرشتے بندے خدا کی ہین او پاک ہین گناہونسی اور نہ مرد ہین او نہ عورت اور نہ محتاج طرف کھانی او پینے کے نگاہ رکھنے والے وحی کی ہین او راونمین سی اونکو عرش کی او جسکام پہ حکم کیے گئے اوسی پر قائم ہین او انبیا او فرشتے باوجود اسکے کہ ساری مخلوق سی بہتر ہین او مقرب درگاہ الہی کے لاکن وہ سب خود اپنی ذات سی کچھہ علم اور قدرت نہین رکھتی ہین بلکہ اسقدر مین جیسی او مخلوق ہین ویسی ہین ہان مگر جسقدر علم اور قدرت خدانی اونکو دیا اوسقدر جانتی ہین اور اوسی قدر کا اختیار رکھتی ہین او وے لوگ خدا کی ذات او صفات پر ایمان رکھتی ہین مانند سارے مسلمانونکے او خدا کی کنہ معلوم کرنے کو باب مین عاجزی او قصور کے قائل ہین اور بندگی کی حقوق بجالانے مین بقدر طاقت کے کوشش کرتے ہین او خدا نے اس بندگی کا

اونکو جو توفیق دی اوسکی شکر گزار ہین خدا کی خاص بندونکو خدا کی صفتونمین شریک ٹھہرانا یا اونکو اوسکی بندگی مین
شریک جاننا کفر ہی جسطرح اور کفار بتونکی انکار سے کافر ہوی اسیطرح نصاری حضرت عیسے کو خدا کا بیٹا کہکر کافر ہوے
اور عرب کے مشرکون نے فرشتونکو خدا کی بیٹیان کہا اور علم غیب کا جاننا اپنے مسلم رکھا وہ بھی کافر ہوئے اور فرشتونکو
خدا کی صفتونمین شریک نچاہیے کرنا اور غیر انبیا کو جیسے مثل ولی وغیرہ کو انبیا کی صفات مین شریک نچاہیے کرنا اور
عصمت انبیا اور فرشتونکے سوا اورونکے لیے ثابت نچاہیے کرنا خواہ وہ صحابہ ہوون خواہ اہل بیت خواہ اولیا
اور تابعداری نبیونکی قول و فعل کی چاہیے کرنا اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جس چیز کی خبر دی اوسپر ایمان چاہیے
لانا اور جو فرمایا اوسپر عمل چاہیے کرنا اور جس چیز سے منع کیا اوس سے باز چاہیے رہنا اور جس شخص کی بات پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کے قول و فعل سے سر کی بال برابر خلاف ہو اوسکو ترک چاہیے کرنا اور پیغمبر خدا نے خبر دی کہ منکر اور نکیر کا سوال
کرنا قبر مین حق ہی اور عذاب قبر حق ہی خاص کر کافرونکو اور بعض مسلمان گنہگارون کو بھی ہوتا ہے اور بعد موت کے
قیامت کے دن اوٹھنا حق ہی اور صور کا پھونکنا مارنے اور جلانے کے لئے حق ہے اور اول صور مین پھٹ
جانا آسمانونکا اور گر پڑنا ستارونکا اور اوڑنا پہاڑونکا اور فنا ہونا زمین کا اور دوسری صور مین
نکل آنا مردونکا قبرونسے اور پھر پیدا ہونا عالم کا بعد فنا کے حق ہی اور حساب دن قیامت کا اور گواہی دینی
اعضا کی اور تولنا عملونکا ترازو مین اور رکھنا پل صراط کا دوزخ کی پیٹھ پر تلوار سے تیز زیادہ اور بال سے
باریک زیادہ ہی حق ہی اور اس پل صراط پر بعض مانند بجلی اور بعض مانند گھوڑے تیز رو کے اور بعض آہستہ
چلے جاوینگے اور بعض کٹ کر دوزخ مین گر پڑینگے اور شفاعت انبیا اور اولیا اور نیک آدمیون کی حق ہی
اور حوض کوثر حق ہے پانی اوسکا سفید زیادہ دودھ سے ہی اور میٹھا زیادہ شہد سے ہی اور اسکے پاس کوزے
ہوونگے مانند ستارون کی جو شخص اوس سے ایکبار پیے گا اوسکے بعد پیاسا نہوگا اور حق تعالے مختار ہے
اگر چاہے گناہ کبیرہ کو بغیر توبہ کے بخش دیوے اور اگر چاہے صغیرہ پر عذاب کرے اور جو شخص صدق دل سے توبہ کرتا ہے
گناہ اوسکا حقتعالی موافق وعدے کے بیشک بخش دیتا ہی اور کفار ہمیشہ دوزخ کے عذاب مین رہینگے اور گنہگار
مسلمان سب اگر دوزخ مین پڑینگے تو آخر کار خواہ جلدی خواہ دیر سے بیشک نکلینگے اور بہشت مین داخل ہووینگے
اور بعد اوسکے بہشت مین ہمیشہ رہینگے اور مسلمان گناہ کبیرہ کرنیسے کافر نہین ہوتا ہی اور نہ ایمان سے باہر ہوتا ہے

اور جو اقسام عذاب دوزخ کے ہین اعنی سانپ و بچھو اور زنجیرین اور طوق اور آگ و گرم پانی کا و پیپ کا پینا کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عذابونکا ذکر فرمایا اور قرآن اونپر ناطق ہی سب حق ہی اور جو اقسام بہشت کی نعمتونکی ہین اعنی کھانا پینا اور حور اور مکانات مصفا و غیرانکے یہ بھی حق ہین اور بہشت کی نعمتونمین سے عمدہ نعمت خدا کا دیدار ہی کہ سارے مسلمان حقتعالی کو بہشت مین بغیر حجاب کے دیکھینگے لیکن نہ کوئی کیفیت اور نہ کوئی مثال ہوگی **ف** تحقیق اسکی یون ہی کہ دنیا مین جب ہم کوئی چیز دیکھتے ہین تو اوسکی ساتھہ دوسری چیز بھی دکھائی دیتی ہی اس سبب سے مقابلہ و ظرف اور دوسرے خصوصیات عقل کی نظر مین یہ سب لحاظ ہوتے ہین اور اللہ تعالی اگرچہ کوئی ہین سب چیزین محو ہو جائینگی اور حق تعالی کے ساتھہ دوسری کوئی چیز اصلا دکھائی نہ دیگی اس سبب سے لحاظ جہت اور مقابلہ اور دوسرے خصوصیات کا عقل کی نظر سے ساقط ہوگا یہ خلاصہ ہے تقریر تفسیر عزیزیہ کا **بیان ایمان** اور ایمان عبارت ہے تصدیق کرنا دل سے غیب کی ساتھہ اور اقرار زبانی کے ساتھہ لاکن ساتھہ اقرار زبانی ضرورت کے وقت ساقط ہوتا ہی **ف** تفصیل اس اجمال کی یون ہی کہ دل سے سچا اعتقاد رسول و احکام شرع کو حق جاننا اور ان احکام پر رغبت کرنا اور زبان سے بھی اقرار کرنا اسکا نام ایمان ہی اور جو لفظا اقرار زبانی ہو اور تصدیق قلبی نہو تو اوسکو ایمان نہین کہتے ہین اور جو دلمین یقین ہو اور زبانی اقرار پر موقوف ہو ضرورت کی سبب تو اوسکو ایمان کہتے ہین مثلا کسی شخص کو کافر زور سے کلمہ کفر کا کہلاوے اور وہ نہ کہے تو یقینا مارا جاوے تو اس صورت ناچاری مین اگر اقرار زبانی موقوف ہو جاوے تو بھی ایمان باقی رہے گا اور صحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے سب عادل تھے کوئی فاسق نتھا اگر کسی سے کبھی کوئی گناہ ظاہر ہوا پس وہ تائب ہوا اور بخشا گیا اور بہت آیتین قرآن کی اور بہت حدیثین صحابون کی تعریف سے پر ہین اور قرآن مین یہ بھی ہے کہ وہ سب آپس مین پیار اور ملاپ رکھتے تھے اور کافرونکے مقابلے اور اونکی سزا دینے پر بڑے سخت تھے جو شخص عقیدہ رکھتا ہے کہ صحابہ آپس مین بغض اور دشمنی رکھتے تھے وہ شخص قرآن کا منکر ہی اور جو شخص اونکے ساتھہ بغض اور خفگی رکھتا ہی قرآن مین اوسکو کافر کہنا آیا ہی چنانچہ فرمایا اللہ تعالی نے لیغیظ بہم الکفار تاکہ غصے مین لاوے بسبب اونکے کافرونکو صحابہ یاد رکھنے والی قرآن کے اور روایت کرنے والے فرقان کو تو پس جو شخص منکر صحابہ کا ہوگا اوسکو قرآن پر اور قرآن کے سوا ایمان کے اور متواترات چیزون پر ایمان لانا

ممکن نہوگا ف وجہ ممکن نہونے کی یہ ہے کہ قرآن او قرآن کے سوا جو چیزین ایمان کی ہین یہ ساری ہم سب لوگون کو صحابہ ہی کے وسیلے سے پہونچین پس اگر اونہون نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو معاذ اللہ فاسق یا کافر کہا تو روایات اون کی اوسکے نزدیک ہرگز قابل سند کے نہونگی جب روایات اونکی قابل سند کے نہونگی تو قرآن کا اور نہ رسول علیہ السلام پر اور اوسکا برحق ہونا کس طرح پر ثابت ہوگا اور اجماع صحابہ اور آیتون سے ثابت ہوا کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ سارے صحابہ سے افضل ہین بعد اونکے عمر رضی اللہ عنہ اور سارے صحابہ نے ابوبکرؓ کو افضل جانکر اونکی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کے حکم سے عمرؓ کی خلافت پر بیعت کی اور ابوبکر کے بعد عمرؓ کی افضلیت پر اجماع ہوا اور عمرؓ کے بعد تین صحابہ نے آپس مین مشورہ کیا پھر عثمان رضی اللہ عنہ کو افضل جانکر اونکی خلافت پر اجماع کیا اور بیعت کی اور عثمانؓ کے پیچھے تمام صحابہ مہاجرین او انصار کے جو مدینہ مین تھے سب نے علی مرتضیٰؓ کرم اللہ وجہہ کو ساتھہ بیعت کی جن نے علی کرم اللہ وجہہ کے ساتھہ قصہ کیا وہ خطا پر تھا لاکن بدگمان کسی صحابہ پر نچاہیے کرنی اور اونکی آپس کی لڑائی او قصہ کو نیک محل پر قیاس چاہیے کرنا اور ہر ایک صحابہ کو ساتھہ اعتقاد او محبت چاہیے رکھنی یہی عقیدہ اہل حق کا ہے یعنی سنت او جماعت کا

فصل در اہتمام نماز نماز کی کوشش کرنیکی بیان او اس

عقیدہ درست کرنا چاہیے او عقیدہ درست کرنے کے بعد بدنی عبادتون مین سب سے عمدہ عبادت نماز ہے صحیح مسلم مین جابرؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول علیہ السلام نے کہ پیوند درمیان بندہ مومن او درمیان کفر کے ترک نماز ہے یعنے ترک نماز کفر مین پہونچاتا ہے اور احمد اور ترمذی اور نسائی نے روایت کی بریدہ سے اور بریدہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ عہد درمیان ہمارے اور درمیان آدمی کے نماز ہے جو شخص نماز ترک کریگا کافر ہوگا اور ابن ماجہ نے ابی الدرداء رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ کہا ابی الدرداء نے کہ وصیت کی مجکو میرے دوست پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ شرک خدا کے ساتھہ نکر تو اگرچہ مارا جاوے یا جلایا جاوے او نافرمانی ماں باپ کی مت کر تو اگرچہ حکم کرین تجھکو کہ الگ ہوجا اپنی عورت اور اولاد او مال سے اور نماز فرض قصدًا ترک مت کر کہ جو شخص نماز فرض قصدًا ترک کرتا ہے ذمہ خدا کا اوس سے چھوٹ جاتا ہے ف یعنے کسی حال پر حق تعالی اوسکی حمایت نہین کرتا ہے اور احمد اور دارمی اور بیہقی نے روایت کی عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے او عمرو نے آنحضرت علیہ السلام سے کہ جو شخص نماز پر محافظت کریگا اوسکو نور او حجت او خلاصی ہوگی دن قیامت کو اور جو شخص

محافظت نکریگا نہ اوسکو نور نہ دلیل نہ خلاصی ہوگی اور ہوویگا وہ شخص فرعون اور ہامان اور قارون اور ابی
ابن خلف کی ساتھ۔ اور ترمذی نے عبد اللہ بن شقیق سے روایت کی اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کوئی ایسی چیز کو
نہین جانتے تھے کہ اوسکا چھوڑنا سبب کفر کا ہووے مگر نماز کو یعنی چھوڑنے سے جانتے تھے کہ ترک کرنے والا اوسکا کافر
ہو السبب ان حدیثونکے امام احمد حنبل قصداً ایک نماز ترک کرنیوالے کو کافر جانتے ہین اور امام شافعی اوسکو حکم قتل
کا کرتے ہین نہ حکم کفر کا اور نزدیک امام اعظم کے اوس شخص کو ہمیشہ قید رکھنا واجب ہے جبتک توبہ نکرے واللہ اعلم
پس چاہیے جاننا کہ نماز کے لیے شرائط اور ارکان ہین چنانچہ عنقریب ذکر کیے جاوینگے اور نماز کی شرائط مین سے ہے پاک کرنا
بدن کا نجاست حقیقی اور حکمی سے اور پاک کرنا مکان اور کپڑے کا پس چاہیے کہ پہلے مسائل طہارت کے سیکھین ٭

کتاب الطہارۃ

اسمین تین فصلین ہین فصل پہلی وضو کے بیان مین جان تو کہ وضو مین
چار چیزین فرض ہین پہلے دھونا منہ کا ماتھے کے بالون سے ٹھڈی کے نیچے تک اور دونون کان تک دوسرے دھونا
دونون ہاتھ کا دونون کہنی سمیت تیسرے مسح کرنا چوتھائی حصہ سر کا چوتھے دھونا ہاتھ پاؤنکا ٹخنون سمیت
اگر داڑہی گھنی ہوئی تو پہونچانا پانی کا داڑھی کے بالونکے نیچے ضرور نہین اگر ان چار اعضا سے ناخن کے برابر بھی
سوکھا رہجاوے تو وضو درست نہوگا اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد رحمہم اللہ کے نیت اور ترتیب
بھی وضو مین فرض ہے اور نزدیک امام مالک کی ایک عضو سوکھنے کے قبل دوسرے کا دھونا بھی فرض ہے
اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے بسم اللہ کہنی اور پانی منہ اور ناک مین ڈالنا بھی فرض ہے اور احمد اور مالک کے
نزدیک تمام سر کا مسح کرنا بھی فرض ہے پس احتیاط وہ ہے یہ سب افعال اداکیے جاوین اور یہ سب افعال نزدیک
امام اعظم کے سنت ہین **مسئلہ** سنت وضو مین وہ ہے کہ پہلے دونون ہاتھ پہونچون تک تین بار دھووے اور
بسم اللہ الرحمن الرحیم کہے اور تین بار پانی منہ مین ڈالے اور مسواک کرے اور تین بار پانی ناک مین ڈالے اور ناک جھاڑے
اور تین بار تمام منہ دھووے اور تین تین بار دونون ہاتھ کہنیون سمیت دھووے اور مسح تمام سر کا ایک مرتبہ کرے اور
دونون کانون کو بھی سر کے ساتھ مسح کرے اوسکے لیے نیا پانی شرط نہین اور اگر پاؤن مین موزہ ہووے اور پورے وضو کے
بعد موزہ پہنا گیا ہے تو مقیم کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے ایک رات اور ایک دن تک جبتک نہ پاؤن سے نہ نکالے اوسپر
مسح کرتا رہے اور مسافر کو چاہیے کہ حدث کے وقت سے تین رات اور تین دن تک جبتک نہ پاؤن سے نہ نکالے اور مسح موزہ پر کرے

کرتا ہے وقت حدث کے وقت سے مسح کی مدت معتبر ہوگی مثال اوسکی یہ ہے کہ ایک مقیم نے مثلاً فجر کے وقت وضو کرکے
موزہ پہنا اور اوسکا وضو اوس دن کی مغرب تک رہا جب مغرب کی نماز پڑھ چکا تب وضو ٹوٹا تو اس مقیم کے مسح
کی مدت اس مغرب سے لیکر دوسرے دن کی مغرب تک شمار ہوگی اور جو صبح کا وضو کرکے موزہ پہنا تھا اور اوسی وضو سے
اوس دن کی مغرب پڑھی تھی تو اوسکا حساب نہوگا اور اگر موزہ پھٹا ہو اس طرح پر کہ چلنے میں تین انگلی کے
برابر پاؤں ظاہر ہوتا ہے تو مسح کرنا اوس موزے پر درست نہوگا اگر ایک شخص با وضو ہے اور اوسنے ایک موزے کو پاؤں
اوس سے کھینچ نکالا کہ اکثر حصہ قدم کا اپنی جگہ سے موزے کی پنڈلی میں آیا یا موزے کی مسح کی مدت تمام ہوگئی تو ان
دونوں صورتوں میں موزے نکالکر دونوں پاؤنکو دھووے اور دوہرانا تمام وضو کا ضرور نہیں مگر نزدیک مالک کے [illegible]
اعادہ وضو کا ضرور ہے اور ہاتھ کی تین انگلی کے برابر موزوں کا مسح کرنا فرض ہے پاؤنکی پیٹھ پر اور سنت مسح میں وہ ہے کہ
پانچوں انگلیاں ہاتھ کی پاؤنکی انگلیوں کے سرے سے پنڈلی تک کھینچے اور یہ نزدیک امام احمد کے فرض ہے اور [illegible]
اور یہ ہے وضو کے بعد یہ دعا پڑھے أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ
رَسُولُهُ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنِي مِنَ التَّوَّابِينَ وَاجْعَلْنِي مِنَ الْمُتَطَهِّرِينَ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ
إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ کسیکی بندگی نہیں سوا اللہ کے
وہ ایک ہے اوسکا شریک کوئی نہیں اور گواہی دیتا ہوں میں کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم بندے اوسکے ہیں اور
رسول اوسکے یا خدایا کردے تو مجھکو توبہ کرنے والوں میں اور کردے تو مجھکو پاک لوگوں میں پاکی [illegible]
تیری اے اللہ اور مشغول ہوں تیری تعریف میں گواہی دیتا ہوں میں اس بات کی کہ نہیں کوئی
معبود مگر تو اور بخشش مانگتا ہوں تجھ سے اور توبہ کرتا ہوں تیری طرف اور دو رکعت نماز پڑھے
تحیۃ الوضو کی **فصل دوسری** وضو توڑنے والی چیزوں کے بیان میں جو چیز آگے پیچھے کی راہ سے نکل آوے
وہ چیز وضو توڑنے والی ہے اور نجاست سائلہ مثل لہو یا پیپ کہ بدن سے نکلے اگر اوس مکان تک بہے جسکا
دھونا غسل یا وضو میں لازم ہے تو وضو ٹوٹ جاویگا اور جان تو کہ نجاست بدن کے اندر سے نکلے [illegible]
اوسکے بہنا بھی شرط ہے اسلئے کہ اگر نجاست بدن سے نکلے اور نہ بہے تو اس صورت میں وہ نجاست [illegible]
کی مثلاً لہو زخم کے سر پر آگیا اور نہ بہا تو یہ لہو وضو نہ توڑیگا اور دوسری شرط اسمیں یہ ہے کہ بہنا اسکا

نجاست کا ایسے مکان پر ہووے کہ جسکا دھونا فرض ہوتا ہی خواہ غسل کی حالت مین خواہ وضو کی حالت مین سب
وضو توڑنیوالی ہوگی اور اگر نجاست بدن سی نکلکر بہی لیکن اوس مکان پر نہ پہونچے کہ جسکا دہونا فرض ہوتا ہو غسل
یا وضو مین بلکہ اوس مکان پر پہونچی کہ جسکا دہونا فرض نہین ہوتا ہی تو اوس صورت مین بہی وہ نجاست باہر ہونیکے
وضو نہ توڑیگی مثلاً آنکہہ مین خون نکل آیا لیکن آنکہہ کے باہر نہ بہا تو اس خون کے نکلنے سی وضو نہ ٹوٹیگا اسلیے کہ اندر
آنکہہ کے دہونا غسل مین فرض ہی اور نہ وضو مین اور قی منہ بہر کر نکلنے سے وضو ٹوٹتا ہی خواہ وہ قی کہانا ہو خواہ پت
خواہ لہو جما ہوا سوا بلغم کے اور نزدیک ابی یوسف رح کی اگر بلغم پیٹ سے منہ بہر کر نکلے تو وضو ٹوٹ جاسے اور
اگر لہو تہوک سمیت نکل آوے اور تہوک کا رنگ سرخ کر دیوے تو وہ لہو وضو توڑیگا اور اگر تہوک کا رنگ زرد
کر دیوے تو نہ توڑیگا اور اگر تہوڑی تہوڑی قی کئی بار کی پس اگر ایک متلی کے سبب سی کی ہی تو ابو یوسف رح
کے نزدیک یہ ہی کہ وہ قی جمع کیجاوی ف اگر جمع کرنے کے بعد منہ بہر ہے تو اوس سے وضو ٹوٹیگا
اور اگر اسقدر نہین تو نہ ٹوٹیگا اور نزدیک امام محمد رح کے یہ ہے کہ اگر مجلس متحد ہی یعنے ایک مجلس ہے تو وہ قی
جمع کیجاوی ف یعنے نزدیک امام محمد کے اتحاد مجلس کا معتبر ہے نہ اتحاد سبب کا پس اگر ایک مجلس مین چندبار
قی کی ہی تو اوسکو بعد جمع کرنے کے دیکہنا چاہیے کہ اگر وہ منہ بہر ہے تو وضو ٹوٹ جائیگا اور اگر اس قدر نہین تو
نہ ٹوٹیگا اور نیند خواہ چیت سو جاوے خواہ کروٹ پر خواہ تکیہ لگا کر کسی چیز مین اسطرح پر کہ اگر تکیہ نکالا جاوے
تو گر پڑے اور سو جانا کہڑے یا بیٹہے بغیر تکیے کے رکوع یا سجدے مین ناقض وضو کا نہین لیکن رکوع او سجدہ سنت کے
طور پر ہونا شرط ہی ف یعنی اوس مین پیٹ ران سی دور رہے اور دونون بازو بغلون سے دور رہین اور اگر ایسا
نہووی بلکہ اسکے برعکس ہووے تو اس رکوع اور سجدے مین سونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے اور بالغ نمازی کے
قہقہے کی ہنسی وضو توڑتی ہی رکوع او سجدے والی نماز مین اور دیوانگی اور مستی اور بیہوشی سی ہر حال مین وضو
ٹوٹتا ہے یعنی حالت نماز مین بہی اور اوسکے غیر مین بہی اور مباشرت فاحشہ وضو توڑتی ہی ف مباشرت
فاحشہ اوسکو کہتے ہین کہ مرد اور عورت دونون ننگی ہو دین اور ایک کا بدن دوسرے کے بدن سی لگجاوے پر دخول
نہووے اور اپنے عضو مخصوص یا کسی عورت کو ہاتہہ لگانے سے نزدیک امام اعظم کے وضو نہین ٹوٹتا اور نزدیک دوسرے
اماموں کے ٹوٹتا ہے اور اونٹ کے گوشت کہانے سے نزدیک امام احمد کے وضو ٹوٹتا ہے اور ایسا

ان سب سی بہتر ہے **فصل تیسری** غسل کے بیان مین فرض غسل تین ہین ایک تو تمام بدن کا دہونا اور دوسرا غرغرہ کرنا تیسرا ناک مین پانی ڈالنا اور سنت غسل مین وہ ہی کہ اول ہاتھ دہووے بعد اوسکی وضو کری لاکن اگر پانی جمنے کی جگہ مین نہاوی تو پانون بعد نہانے کی دہولیوی اور تین بار ساری بدن کو دہووے اور عورت پر فرض ہی پانی پہونچانا اگر گندہی ہوئی بالونکی جڑ مین اور کہولنا بالونکا ضرور نہین اور اگر مرد کی سر پر بال ہوویں تو کہولنا اونکا اور سر سی جڑ تک ہونا اونکا فرض ہی **فصل چوتھی** غسل واجب کرنی والی چیزونکی بیان مین تین چیزین غسل واجب کرنیوالی ہین ایک اونمین سی وطی ہی واجب کرتی ہی غسل فاعل اور مفعول پر خواہ قبل مین خواہ دبر مین اگرچہ منی نہ نکلی دوسری اونمین سی نکلنا منی کا کود کر شہوت کی ساتھہ جاگتی ہین وہ نکلے خواہ نیند مین اور خواب دیکہنی سی غسل واجب نہین ہوتا ہے بغیر انزال کے اور اگر منی شہوت کی ساتہہ کود کر خارج ہووی تو غسل واجب ہوگا لاکن منی جسوقت اپنی مکان سی جدا ہووی اوسوقت شہوت ہونا شرط ہی پس اگر منی اپنی مکان سی شہوت کی ساتھہ جدا ہووی اور اوسنی سر ذکر پکڑ لیا شہوت رک گئی بعد چہوڑنی کے منی نکل پڑی تو اس صورت مین بھی غسل واجب ہوگا اور اگر بدون شہوت کی منی اپنی مکان سی جدا ہووی اور نکل پڑے تو امام اعظم کے نزدیک غسل واجب نہ ہوگا تیسری اونمین سی حیض اور نفاس ہی جب موقوف ہوئین یہ دونون تب غسل واجب ہووے **مسئلہ** کمتر مدت حیض کی تین دن ہین اور اکثر مدت اوسکی دس دن پس اس مدت کی اندر جس رنگ کا لہو ہو خالص سپید کے سوا وہ لہو حیض کا ہی اور اکثر مدت نفاس کی چالیس روز ہی اور اس سے کمتر کی مدت نہین پس ان چالیس روز کی درمیان جس رنگ کا لہو ہوگا سوا خالص سفید کی وہ لہو نفاس مین شمار ہوگا اور حیض کے دنونمین جو خون تین دن سے کم ہو یا دس دن سی زیادہ وہ خون حیض کا نہین بلکہ بیماری کا ہے نماز اور روزے کا مانع نہین ہوتا اور اسیطرح حالت نفاس مین جو خون چالیس دن سی بڑہجاوی وہ بھی ان دونون کو مانع نہین ہوویگا اور اگر کسی عورت کو اپنی عادت سی زیادہ ہوجاوے تو دس روز تک مرض گنا جائیگا اور اگر اور اگر دس دن سی زیادہ ہو تو جتنے دن زیادہ عادت سی بڑہینگے سو اوتنے دن مرض کی ہین اور جو عادت تہی سو قائم رہیگی **ف** مثلاً کسی عورت کو عادت حیض کی چہہ روز کی تہی اوسنے خلاف عادت کی دس دن تک لہو دیکہا اس صورت مین عادت سی بڑہکر جو چار دن لہو دیکہا وہ بھی گنتی مین حیض کے ہوویگے اور اگر مثلاً تیرہ دن لہو دیکہا تو اس صورت مین عادت کی بعد جو سات دن بڑہی وہ استحاضہ مین شمار ہونگے نہ حیض مین اور

جو اوسکی تھی سو قائم رہی اور اول حیض والی کو جو لہو دس دن سے سوا ہو وہ بیماری کہلاویگی ف مثلاً ایک نو
برس کی عورت نے پہلے بار چودہ ۱۴ روز تک لہو دیکھا پس دس دن حیض کے ٹھہرے اور چار دن استحاضہ کے اور طہر کی
مدت پندرہ دن سے کم نہیں ہوتی اور جو طہر اس سے کم ہو اور وہ طہر حیض کے اندر پایا جاوے تو وہ بھی حیض میں گنا جاویگا
نہ طہر میں ف مثلاً کسی عورت کو ہر مہینے میں حیض کی عادت دس دن کی تھی جب اوسکی عادت آپہونچی تب اوسنے ایکدن
خون دیکھا بعد اوسکے آٹھ دن تک پاک رہی پھر دسویں دن لہو دیکھا اس صورت میں جو بیچ میں آٹھ دن پاک
رہی وہ بھی حیض میں شمار ہونگے اسلیے کہ یہ طہر متخلل کم ہے پندرہ دن سے اور دوسری صورت یہ ہے کہ اگر کسی عورت
نے ایکدن خون دیکھا بعد اسکے چودہ روز پاک رہی پھر پندرہویں دن خون دیکھا تو اس صورت میں اول کے
دس دن حیض میں شمار ہونگے اور اخیر کے چھ روز پاکی میں یہ دونوں موافق مذہب امام ابی یوسف کی ہیں
اور اکثر علما کا فتوی اسی پر ہے حیض اور نفاس سے نماز معاف ہو جاتی ہے اور روزے کو بھی دونوں منع کرتے
ہیں پر اوسکا قضا کرنا ہوتا ہے اور وطی حیض و نفاس میں حرام ہے نہ استحاضہ میں اور حیض اگر دس دن کا گذر کر موقوف
ہو جاوے تو عورت کی نہائی بدون وطی درست نہو گی مگر اس صورت میں درست ہوگی کہ بعد موقوف ہونے
حیض کے وقت ایک نماز کا گذر جاوے اور دس دن گذرنے کے بعد جب موقوف ہووے تو بغیر غسل کے بھی وطی درست
ہے اور اکثر اماموں کے نزدیک اس صورت میں بھی بغیر غسل کے وطی درست نہیں مسئلہ بے وضو کو قرآن چھونا
درست نہیں اور بغیر ہاتھ لگائے پڑھنا درست ہے اور ناپاک اور حیض و نفاس والی کو نہ چھونا درست ہے
نہ پڑھنا اور اونکو مسجد میں جانا اور کعبے کا طواف کرنا بھی درست نہیں فصل پانچویں نجاست کے
بیان میں پیشاب جانور ماکول اللحم اور گھوڑے کا اور بیٹ چڑیا غیر ماکول اللحم کی نجاست خفیفہ ہے
جو چوتھائی کپڑے سے کم میں بھر جاوے تو معاف ہے نماز اوس کپڑے پر جائز ہوگی لاکن اگر تھوڑی پانی
میں گرے گی تو پانی پلید کر دیگی اور بیٹ چڑیا ماکول اللحم کا پاک ہے سوائے بیٹ مرغ اور بط
کے ف ماکول اللحم کہتے ہیں اون جانوروں کو کہ جنکا گوشت حلال ہے اور غیر ماکول اللحم
اون کو کہتے ہیں کہ جنکا گوشت حرام ہے آدمی کا پیشاب اگرچہ طفل ہو اور گدھے اور تمام حیوان
غیر ماکول کا پیشاب اور گوہ آدمی کا اور گوبر اور لید وغیرہ چارپایوں کا نجاست غلیظہ ہے

اور ہر جانور کا بہنے والا لہو بھی نجاست غلیظہ ہے اور شراب اور منی بھی اور نجاست غلیظہ دو قسم ہے ایک پتلی
دوسری گاڑھی پتلی مین روپے کی مقدار یعنی ہتھیلی کے غار برابر اور گاڑھی مین ساڑھے چار ماشے کے اندر
معاف ہے لاکن تھوڑے پانی کو اس قدر بھی ناپاک کرتی ہے اور جھوٹا آدمی اور گھوڑے اور جانور ماکول
کا اور پسینا ان سب کا اور پسینا گدھے اور خچر کا پاک ہے اور جھوٹا بلی اور چوہے اور گھر مین رہنے والے
جانورون کا اور پنجہ گیر چڑیونکا مکروہ ہے اور جھوٹا کتے اور سوئر اور پھاڑنے والے چوپائے اور سوا ان کے
اور حرام گوشت والے جانورونکا نجس ہے اور پیشاب کی چھینٹین اگر سوئی کے سر کے مانند پڑ جاوین تو معاف
ہین **فصل چھٹی** نجاست حکمی سے پاکی حاصل کرنیکے بیان مین جان تو کہ نجاست حکمی سے پاکی حاصل
نہین ہوتی ہے مگر پانی سے خواہ وہ پانی مینہ سے اوترا ہو یا زمین سے نکلا مانند پانی دریا اور کنوئین اور چشمے کے
مطلب یہ ہے کہ درخت یا پھل کے پانی سے جیسے پانی تربوز یا کیلے کا اوس سے پاکی حاصل نہین ہوتی اور
اگر پانی مین کوئی پاک چیز گر جاوے مانند مٹی اور صابون اور زعفران کے تو وضو اوس سے درست ہے مگر جب
اس پانی کو گاڑھا کر دے یا جز اوسکا پانی کے برابر یا پانی سے زیادہ مل جاوے چنانچہ آدھ سیر گلاب
آدھ سیر پانی مین مل گیا یا پانی کا نام باقی نہ رہا مثلاً نام اوس کا شوربا یا سرکہ یا گلاب وغیرہ ہو گیا تو ان صورتون مین
وضو اور غسل اس پانی سے بالاتفاق جائز نہوگا اور نجس کپڑے وغیرہ کا اس سے دھونا جائز ہے امام اعظم کے
نزدیک اور نزدیک امام شافعی اور محمد اور غیر ان دونون کے جائز نہین **فصل ساتوین** نجاست حقیقی
سے پاکی حاصل کرنے کے بیان مین جو منی گاڑھی خشک کپڑے پر لگ جاوے تو کھرچنے سے کپڑا پاک ہوتا ہے
اور تلوار وغیرہ مسح کرنے سے پاک ہوتی ہے اور نجس زمین اگر خشک ہو جاوے اور اثر نجاست کا
اوس سے اوٹھ جاوے تو نماز اوس پر درست ہو جاوے گی نہ تیمم اور یہی حکم ہے اینٹ کی فرش اور
درخت اور دیوار اور گھاس غیر کٹی ہوئی کا یعنی یہ چیزین بھی پاک ہو جاتی ہین جب نجاست خشک
ہو کر اثر مٹ جاتا ہے اور کاٹی ہوئی گھاس بغیر دھونے کے پاک نہین ہوتی ہے اور جس مین نجاست نظر
آنے والی ہے اوس نجاست کا جسم دور ہو جانے سے وہ چیز نزدیک امام اعظم کے پاک ہو جاتی ہے
اور نزدیک بعض کے نجس کے جسم دور ہونے کے بعد اوس چیز کو تین دفعہ چاہیے دھونا

اور ہر بار چاہیے نچوڑنا اگر ہو سکے اور اگر نہو سکے تو چاہیے خشک کرنا قطرے ٹپکنے تک اور نجاست غیر
دکھائی دینے والی کو تین بار سے سات بار تک چاہیے دھونا اور ہر بار نچوڑنا اور گوبر اگر جلکر راکھ ہو نزدیک
امام محمدؒ کے پاک ہو جاتا ہے نہ نزدیک ابی یوسفؒ کے اور گدھا اگر نمک کی کان مین گر کر نمک ہو جائے
تو نزدیک امام محمدؒ کے پاک ہوتا ہے اور کمال مردار کی سوکھنے سے پاک ہوتی ہے **فصل آٹھوین** پانی
جاری اور پانی کثیر کے بیان مین ان دونون پانی مین نجاست پڑنے سے پانی ناپاک نہین ہوتا ہے اور نہ وہ پانی
نجاست غیر مرئی پڑنے سے ناپاک ہوتا ہے مگر جسوقت نجاست کا رنگ یا مزہ یا بو اوسمین ظاہر ہو تو نجس ہوگا.
اور اگر کتا جاری پانی کی نہر مین بیٹھ جائے یا کوئی مردار اوسمین گر جائے یا قریب پرنالے کے نجاست پڑی
اور مینہ کا پانی اوس چھت کی پرنالے سے بہا ہو ان صورتون مین اگر اکثر پانی کتہ اور نجاست کا ملا ہوا نہ رہا ہے
تو نجس ہوگا اور اگر ایسا نہین تو پاک ہے اور تھوڑا سا پانی تھوڑی نجاست گرنے سے پلید ہوتا ہے اور
پانی قلتین کا کہ پانچ مشک پانی ہوتا ہے اور ہر مشک مقدار سو رطل کو ہے نزدیک اکثر امام کی آب کثیر سے
ف وزن ایک رطل کا چھتیس ۳۶ روپیہ برابر ہوتا ہے دلی کے سکے سے چنانچہ صدقہ فطر کی فصل مین بیان اوسکا
آوے گا پس ایک رطل پر حساب کرنا چاہیے اور رطلون کو اور نزدیک امام اعظمؒ کے آب کثیر اوسکو کہتے ہین کہ
ایک طرف کی پانی ہلانے سے دوسری طرف کا پانی نہ ہلے اور پچھلی علمائی اس طور پر اندازہ کیا کہ جس پانی
کا چارون طرف دس دس گز ہو دی وہ آب کثیر ہے **فصل ۹ نوین** کنوی کے بیان مین اگر کوئی جانور کنوئیں
گر کر مر جائے پس اگر پھول گیا یا ریزہ ریزہ ہوا تو تمام پانی اوس کنوی کا نکالنا ضرور ہے اور اگر نہ پھولا اور نہ
ریزہ ریزہ ہوا پس اس صورت مین اگر جانور بڑا ہے مثل بلی کے یا اوس سے بھی بڑا تو بھی سارا پانی نکالنا
چاہیے اور اگر تین جانور اوسط درجے کے گر جائین جب بھی یہی حکم ہے اور اگر جانور چھوٹا ہے مانند
چوہے اور گوریہ کے تو بیس ڈول کھینچنا چاہیے تیس تک اور کبوتر اور اوسکے مانند کے مرنے سے
چالیس ڈول نکالنا واجب ہے ساٹھ تک مستحب اور تین گوریہ کا ایک کبوتر کا حکم ہے واللہ اعلم
فصل دسوین تیمم کے بیان مین اگر کوئی پانی پر قادر نہو وے اس سبب سے کہ پانی ایک کوس کے فرق
پر ہے اور کوس چار ہزار قدم کا یا اوسکے پاس پانی موجود ہے لیکن بیماری پیدا ہونے کے باعث مین

دیر لگنے کی یا مرض کی زیادتی کا خوف کرتا ہی یا پانی کی گھاٹ پر دشمن یا پھاڑ کھانے والا جانور بیٹھا ہی یا پاس پانی ہے پر ڈرتا ہی کہ اگر اوس پانی سے وضو کرے تو آپ پیاسا رہ جاوے یا کنوان پاس ہے پر ڈول رسی نہین ان سب صورتون مین اوسے جائز ہی کہ وضو اور غسل کے عوض تیمم کرے زمین کی جنس سے خواہ مٹی ہو خواہ بالو خواہ چونہ خواہ گچ خواہ پتھر خواہ کوئلا خواہ مرمر بشرطیکہ یہ چیزین پاک ہوں اول نیت تیمم کی کرکے پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کے ایک مرتبہ تمام منہ پر ملے اور پھر زمین پر مار کر دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت ملے یہ تین چیزین تیمم مین فرض ہین اگر ناخن کے برابر بھی ہاتھ یا منہ سے کوئی عضو باقی رہ گیا تو تیمم درست نہوگا پس اگر ہاتھ مین انگوٹھی ہو تو اوسے ہلاوے اور خلال انگلیون کا کرے اور وقت سے پہلے تیمم کر لینا درست ہی اور ایک تیمم سے کئی نمازین فرض اور نفل پڑھنی بھی جائز ہین اور جب پانی پر قادر ہوگا تب تیمم اوسکا باطل ہوگا اور نماز کے اندر اگر قادر ہوا تو نماز اوسکی ٹوٹ گئی اور اگر کوئی ایسا ہی کہ سارا بدن اور کپڑا اوسکا ناپاک ہی اور وہ بیچارہ پانی کے استعمال پر قدرت نہین رکھتا ہی تو اوسکو اوس ناپاکی سمیت نماز پڑھنی جائز ہے بشرطیکہ ستر ڈھانکنے کی قدر کپڑا پاک اوسے میسر نہو **مسئلہ** اگر وضو کے اعضا مین سے ایک عضو مین مرض ہو کہ پانی پہونچانی مین اوس عضو پر ضرر ہوتا ہی یا مرض بڑھتا ہی تو اوسکو جائز ہے کہ اوس عضو پر مسح کرے اور دوسرے اعضا کو دھووے اور اگر وضو کے اعضا مین سے اکثر اعضا مین زخم یا مرض ہو کہ دھونا اون اعضا کا ضرر کرتا ہی تو اس صورت مین تیمم کرے

کتاب الصلوۃ

اسمین پندرہ فصلین ہین **فصل پہلی** نماز کے وقتونکے بیان مین وقت آنے سے نماز فرض ہوتی ہی مسلمان عاقل بالغ پر اور جو عورت حیض و نفاس سے پاک ہوا اوسپر **مسئلہ** نماز کا وقت اگر تحریمہ کی قدر باقی رہ جاوی اور اوس وقت مین کوئی کافر مسلمان ہو جاوے یا لڑکا بلوغ کو پہونچے یا دیوانہ ہوش مین آوے تو اوسپر نماز اوس وقت کی فرض ہوگی **ف** دوسرے وقت اوس نماز کی قضا اوسپر لازم ہوگی اور اگر نماز اخیر وقت تک مین عورت کا حیض یا نفاس موقوف ہو تو اوس صورت مین اگر اسقدر وقت باقی رہے کہ اوسمین نہانا اور تحریمہ کر سکتا ہی تو اوس وقت کی نماز اوسپر فرض ہوگی اور اگر وقت مین اسقدر وسعت نہین ہی تو نماز اوس وقت کی اوسپر فرض نہوگی فجر کی نماز کا وقت صبح صادق کے نکلنے سے شروع ہوتا ہی آفتاب کا کنارہ نظر آنے تک باقی رہتا ہی اور ظہر کا وقت بعد دوپہر کے شروع ہوتا ہے اور باقی رہتا ہے جب تک سایہ ہر چیز کا سوا اوس چیز کے

ہوتا ہی سایہ اصلی کے سوا ف یعنی اوس برابر ہونے مین سایہ اصلی کو حساب مین نہین شمار کرتی ہین بلکہ شمار کرتے ہین
یہ قول امام ابی یوسف رح اور امام محمد رح اور باقی علما کا ہی اور امام اعظم رح کی ایک روایت بھی اس قول کے موافق ہی اور دوسری روایت
امام اعظم رح سے یہ ہی کہ جبتک سایہ ہر چیز کا دو چندان اسکی ہووے سوا سایہ اصلی کے تب تک ظہر کا وقت نمازی کے ہاتھ سے نہ جاویگا اور سایہ
اصلی کہ وہ ڈیڑھ قدم کا ہوتا ہی ساون مین اور اسکی قبل و بعد ایک ایک بڑھتا جاتا ہی چار تک بعد اوسکی دو دو اور قد کا
ساتوان حصہ ہوتا ہی ہر چیز کا ف اور جب ظہر کا وقت تمام ہوتا ہی خواہ اول قول کے موافق خواہ ثانی قول کے موافق
تب وقت عصر کا شروع ہوتا ہی اور آفتاب کی زردی آنے تک کامل وقت رہتا ہی اور بعد اوسکی وقت کراہت کا رہتا ہے
سورج ڈوبنے تک اور اوس وقت مکروہ ہین اوس دن کی عصر ساتھ کراہت تحریمی کے جائز ہی دوسری نماز فرض اور نفل جائز نہین
اور بعد غروب سورج کے مغرب کا وقت آجاتا ہی سرخی ڈوبنے تک وقت اوسکا رہتا ہی نزدیک اکثر علما کی اور نزدیک امام اعظم رح کی
دو قول ہین ایک قول موافق انھین اکثر کے ہی اور دوسرا قول انکا یہ ہی کہ سپیدی ڈوبنے تک وقت مغرب کا رہتا ہی اور
ستارے ظاہر ہونے کے پیچھے نماز مغرب کی پڑھنی مکروہ تنزیہی ہی اور مغرب کا وقت تمام ہونے کے بعد وقت عشا کا شروع ہوتا
خواہ اول قول کے بعد ہو خواہ ثانی قول کے بعد رات تک رہا کرتا ہی نزدیک صحیح ہونے کے اور نزدیک امام اعظم رح کے صبح صادق کے
نکلنے تک رہتا ہی کراہیت تحریمی کے ساتھ اور وقت وتر کا عشا کے بعد ہی صبح صادق نکلنے تک رہتا ہی اور دیر کرنی نماز
ظہر کی گرمی مین اور دیر کرنی نماز عشا کی تہائی رات تک مستحب ہی اور اوجالا کرنا فجر کے وقت کہ اوس عمل تک کہ قرأت
مسنون کے ساتھ نماز اوس مین ادا کر سکے اور بعد ادا کرنیکی اگر فساد ظاہر ہووے خواہ وضو خواہ نماز مین تو پھر ساتھ
قرأت مسنون کے یعنی ساتھ چالیس آیت کی نماز ادا کر سکے یہ مستحب ہی اور دوسری نمازون مین نزدیک فقیہ کے جلدی کرنی
بہت بہتر ہی مگر جس حال مین منتظر جماعت کے لئے ہووے تو جلدی نکرے اور سورج نکلتے وقت اور دوپہر کو اور سورج ڈوبتے
وقت مطلق نماز منع ہی اور سجدہ تلاوت کا اور نماز جنازی کی بھی بہت منع ہی لاکن نماز عصر اوس دن کی
آفتاب کے ڈوبتے وقت جائز ہے بشرطیکہ غروب شروع ہونے کے قبل نیت باندھلی ہو اور جب فجر کا
شروع ہو تو اوس وقت مین فجر کی سنت اور نماز قضا کی سوا اور نفلین پڑھنی مکروہ ہین اور بعد عصر اور قبل مغرب کے بھی
یہی حکم ہی مسئلہ ادا اور قضا نمازون کے واسطے اذان اور تکبیر کہنی سنت ہی اور صفت اذان کی مشہور ہی یعنی اذان
کہنے کے وقت منہ طرف قبلہ کے کرے اور اپنی دونون انگلیان شہادت کی دونون کانون مین رکھے اور حی علی الصلوة

کہے تب منہ داہنی طرف پھیرے اور جب حی علی الفلاح کہے تب بائین طرف اور فجر کے وقت حی علی الفلاح کے بعد
الصلوۃ خیر من النوم دو مرتبہ کہے اور اذان کے الفاظ ٹھہر ٹھہر کے کہے اور مسافر کو اذان ترک کرنی مکروہ ہے
اور جو شخص گھر مین نماز پڑھتا ہے اذان شہر کی اوسکو کفایت ہے **فصل دوسری نماز کی شرطون کے بیان مین**
شرطین نماز کی چھہ ہین پہلی شرط پاک ہونا بدن نمازی کا نجاست حقیقی اور حکمی سے چنانچہ اوپر گذر چکا بیان
اون دونونکا دوسری شرط پاک ہونا کپڑے کا تیسری شرط پاک ہونا جای نماز کا چوتھی شرط منہ کرنا قبلی کی طرف
پانچوین شرط ستر ڈہانکنا مرد اور لونڈی کو ناف سے لیکر گھٹنے کے نیچے تک لونڈی کو پیٹ اور پیٹھہ کا ڈہانکنا زیادہ ہے
مرد سے اور آزاد عورت کو سارا بدن ڈہانکنا فرض ہے منہ اور دونون ہاتھہ اور پاؤن کی ہتھیلی کے سوا مسئلہ جو عضا کہ
ڈہانکنا اونکا فرض ہے خواہ مرد خواہ عورت کو چوتھائی حصہ اگر انمین سے کھلا ہے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور جو بال
عورت کی سر سے لٹکتے رہتے ہین وہ علیحدہ عضا مین شمار ہین اونکی بھی چوتھائی کھلنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے مسئلہ
کتاب نوازل مین لکھا ہے کہ عورت کی آواز بھی ستر مین داخل ہے ابن ہمام نے کہا کہ اس تقدیر پر اگر عورت قرآن آواز سے پڑھیگی
تو نماز اوسکی فاسد ہوگی مسئلہ جسکو ستر ڈہانکنے کے لیے کپڑا میسر نہو تو اوسکو بغیر کپڑے کے بھی نماز پڑھنی جائز ہے
مسئلہ اگر نمازی کو جہت کعبہ کی معلوم نہو تو جس طرف اوسکا دل گواہی دے اوسی طرف سوچ کر نماز پڑھ لیوے
اور بغیر سوچے کے اوسکی نماز درست نہوگی مسئلہ جو شخص قبلہ کیطرف منہ نہ کر سکے دشمن کے ڈر سے
خواہ مرض کے سبب سے تو اوسکو درست ہے کہ جدہر اوسے طاقت ہو اودہر نماز پڑہے مسئلہ نفل نماز شہر کے
باہر سواری پر درست ہے سواری جسطرف چاہے اوسطرف جاوے مضایقہ نہین مسئلہ چھٹی شرط اون شرائط
مین سے نیت کرنی نماز کی پس نفل اور سنت اور تراویح کے لیے مطلق نیت درست ہے ف مثلاً دل یون قصد
کرے کہ نماز اللہ کی ادا کرتا ہون اور نام نہ لے سنت یا نفل کا تو بھی درست ہوگی اور فرض و وتر کے واسطے تحریمہ
کے وقت نیت کا تعین کرنا اور سمجھنا چاہیے کہ ظہر کی نماز پڑھتا ہون یا عصر کی یہ فرض ہے اور مقتدی پر فرض
ہے اقتدا کی نیت کرنی امام کے پیچھے اور رکعتون کے شمار کی نیت فرض نہین ہے ف یہ چھہ فرض نماز سے خارج
ہین کسواسطے کہ طہارت بدن وغیرہ اور چیز ہین اور نماز اور چیز ایک دوسرے مین داخل نہین ہان یہ چھہ
چیزین نماز کی شرط ہین کہ بدون انکی نماز صحیح نہین ہوتی ہے اور جو چیز شرط ہوتی ہے وہ باہر ہوتی ہے مشروط سے

فصل تیسری نماز کے ارکان کے بیان مین ف یعنی اون فرضون کی بیان مین جو نماز مین داخل ہین سات
فرض ہین اندر نماز کے ایک اونمین سی تحریمہ باندہنا لاکن تحریمہ کے لیے پاکی بدنی اور ستر عورت اور منہ طرف قبلی
کی ہونا شرط ہی جسطرح باقی ارکان مین بہی شرط ہی ف باقی ارکان سے قیام اور قرات اور رکوع اور سجدہ اور
قعدہ اخیرہ اور دوسرا فرض اونمین سے قعدہ اخیرہ کرنا فجر مین دو رکعت کی بعد اور ظہر اور عصر اور عشا مین
چار چار کی بعد اور مغرب اور وتر مین تین تین کی بعد اور نفل مین دو کی بعد اور تیسرا فرض نزدیک امام اعظم رح کے
نماز سی خارج ہونا اپنی کام کی ساتھ اسکی فرضیت امام اعظم کے سوا اورونکے نزدیک نہین اور چوتھا فرض کھڑا ہونا
ہر رکعت مین پانچوین فرض رکوع کرنا چھٹا فرض سجدہ کرنا ساتوان فرض قرات پڑہنی لاکن قرات نزدیک
امام شافعی رح اور احمد رح کے فرض اور نفل کی ہر رکعتون مین فرض ہے اور نزدیک امام اعظم رح کی پانچون
وقتونمین دو دو رکعت کی اندر فرض ہی اور وتر کی تینون رکعتون اور نفل کی ہر رکعت مین اور قومہ اور جلسہ اور
قرار پکڑنا رکوع اور سجدی مین یہ سب فرض ہین نزدیک ابی یوسف رح کے اور اکثر علما کے نزدیک فرض
نہین ف رکوع کی بعد سیدہا کھڑے ہونیکا نام قومہ ہے اور دونون سجدونکے بیچ مین بیٹہنے کا نام جلسہ
اور امام اعظم رح کے نزدیک قرات ایک آیت کی فرض ہے اور ابی یوسف رح اور محمد رح کے نزدیک تین
آیت چھوٹی یا ایک آیت بڑی کہ تین آیت کی برابر ہو اور نزدیک امام شافعی اور احمد کے سورہ فاتحہ پڑہنی
فرض ہی اور بسم اللہ بہی اوسمین شامل ہے اسلیے کہ بسم اللہ فاتحہ کی آیتون مین سے ایک آیت ہی ان دونوکے
نزدیک اور سجدی مین پیشانی اور ناک رکہنی فرض ہی اور ضرورت مین ان دونو مین سی ایک پر اکتفا کرنا بہی جائز
ہے اور شافعی رح اور احمد رح کے نزدیک سجدی مین ماتھا اور ناک اور ہتیلی دونون ہاتہ کی اور دونون گھٹنے
اور انگلیان دونون پانونکی رکہنی فرض ہی اور نماز کی ارکان مین ترتیب نگاہ رکہنی فرض ہی ف یعنی جو رکن ہر رکعت
مین مکرر نہین آتا ہی مثلا رکوع اسمین ترتیب نگاہ رکہنی فرض ہے پس اگر کوئی شخص فراموشی سی پہلے رکوع مین گیا پھر
جب یاد آیا رکوع سی سیدہا ہوکر سورت پڑہی اب دوسرا فرض ہوا کہ پھر رکوع نہ کیا تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اسواسطے
کہ ترتیب فوت ہوئی رکن غیر مکرر مین اور اگر کسی نے ایک رکعت مین ایک سجدہ کیا اور دوسرا سجدہ بہول گیا
پھر دوسری رکعت مین اوس سجدے کو قضا کیا اور سجدہ سہو کر لیا تو اس صورت مین نماز فاسد نہوگی ف اس صورتمین

وجہ فوت ہونیکی یہ ہے کہ سجدہ میں رکن غیر مکرر میں سے نہین بلکہ رکن مکرر میں سے ہے کسواسطے کہ سجدہ ہر رکعت میں مکرر آتا ہے اور جو رکن مکرر آتا ہے اوسمین ترتیب فرض نہین بلکہ واجب ہے اور واجب ترک ہونیسے نماز فاسد نہین ہوتی ہے ہان سجدہ سہو کا واجب ہوتا ہے پس ترتیب خلاف کرنیکے بعد جب سجدہ سہو کا وہ بجالایا تب اوسکی نماز کامل ہوگئی اور اگر سجدہ سہو کا نکریا تب بھی نماز جائز ہو جاتی ہے نقصان کی ساتھہ اور ابن ہمام نے حاکم کی کتاب کافی سے نقل کی ہے کہ کسی شخص نے نماز شروع کی اور قرارت اور رکوع دونون کریے اور سجدہ نکیا پھر کہڑے ہو کر قرارت پڑہی اور سجدہ کیا رکوع نکیا تو یہ تمام ایک رکعت ہوئی **ف** ان دونون صورتین ایک رکعت ہونیکی وجہ یہ ہے کہ پہلی صورت مین سجدہ ترک کیا اور دوسری صورت مین رکوع پس پہلی صورت کا رکوع اور پچھلی صورت کا سجدہ ملا ایک رکعت پوری ہوئی اور اسیطرح پر اگر اول رکوع کیا پھر کھڑے ہو کر قرارت پڑھی اور رکوع اور سجدہ کر تو بھی ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلا سجدہ کیا پھر کھڑے ہو کر قرات پڑھی اور رکوع کیا اور سجدہ نکیا بعد اوسکے کھڑے ہو کر قرارت پڑھی اور سجدہ کیا اور رکوع نہ کیا یہ سب ایک رکعت ہوئی اور اسیطرح پر اگر پہلی مین رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور دوسری مین بھی رکوع کیا اور سجدہ نکیا اور تیسری مین سجدہ کیا اور رکوع نکیا یہ سب بھی ایک رکعت ہوئی **ف** وجہ ان ساری صورتون کی قیاس کر لینا چاہیے پہلی دو صورت کی وجہ مذکور پر اور قعدہ اولی پر کرنا اور اوسمین اور آخری قعدہ مین التحیات پڑہنی فرض ہے نزدیک امام احمدؒ کے نہ اونکے غیر کے نزدیک مگر نزدیک امام اعظمؒ کے یہ تینون واجب ہین اور آخری قعدہ مین التحیات کے بعد درود پڑہنی فرض ہے نزدیک امام شافعیؒ اور احمدؒ کے اور سلام پھیرنا بھی فرض ہے نزدیک امام مالکؒ اور شافعیؒ اور احمدؒ رحمہم اللہ کے نہ نزدیک امام اعظمؒ کی بلکہ اونکی نزدیک واجب ہے اور رکوع اور سجدہ مین سر جہکاتی وقت اور ان دونون سے اوٹہاتی وقت تکبیرین کہنی اور رکوع مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ ایک مرتبہ کہنا اور سجدہ مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى ایکبار کہنا رکوع سے سیدھی ہوتی وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا اور دونون سجدون کی بیچ بیٹھکر رَبِّ اغْفِرْ لِيْ کہنا یہ ساری امور فرض ہین امام احمدؒ کے نزدیک نہ اونکے غیر کے نزدیک لیکن اگر بھولکر یہ ساری امور یا اونمین سے کوئی امر ترک کریگا تو نماز فاسد ہوگی امام احمدؒ کے نزدیک بھی اور قرارت پڑہنی مقتدی پر فرض ہے نزدیک

امام شافعی رح کے نہ اونکے غیر کے نزدیک بلکہ امام اعظم رح کے مقتدی پر حرام ہے قرأت پڑھنی ف
سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ پاک ہے پروردگار میرا بڑا سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلٰى پاک ہے پروردگار میرا بلند سَمِعَ اللّٰهُ
لِمَنْ حَمِدَهٗ قبول کیا اللہ نے واسطے اوسکے جسنے تعریف کی اوسکی رَبِّ اغْفِرْ لِيْ اے رب میرے بخش مجکو

فصل چوتھی نماز کے واجبوں کے بیان میں امام اعظم رح کے نزدیک پندرہ چیزیں واجب ہیں ایک ١ الحمد پڑھنی
دوسری ٢ الحمد کے ساتھ پوری سورت یا ایک آیت بڑی یا تین آیت چھوٹی نفل اور وتر کی ہر رکعت میں
اور فرض کی دو رکعت میں ملانی تیسری ٣ اگر چار رکعت فرض ہو تو پہلی دو رکعت میں قرأت مقرر کرنی چوتھی ٤
قیام اور رکوع اور سجدہ میں ترتیب کی نظر رکھنی ف یعنی جو فرض اور واجب ہو اوسکے مقام پر ادا کرنا پانچویں ٥
رکوع اور سجدہ میں ایک تسبیح کی قدر قرار پکڑنا چھٹے ٦ سجدہ کا اکثر ہونا رکوع کے بعد ساتویں ٧ سجدہ بیٹھنا دونوں
سجدے کے بیچ فتاوی قاضی خان میں لکہا ہے کہ اگر نمازی رکوع سے سجدہ میں گیا بدون قومہ کرنے کے تو
نماز اوسکی ابو حنیفہ رح اور محمد رح کے نزدیک جائز ہوگی پر سجدہ سہو کا اوسپر واجب ہوگا آٹھویں ٨ قعدہ اولے
نویں ٩ التحیات پڑہنی اوس میں دسویں ١٠ بے درپے ارکان ادا کرنے پس اگر ایک رکعت میں دو رکوع
کیے یا تین سجدے کیے یا پہلے التحیات کے بعد درود پڑہنا اور تیسری رکعت کے قیام میں دیر لگی تو ان
تینوں صورتوں میں سجدہ سہو لازم آویگا ف وجہ سجدہ سہو لازم آنیکی یہ ہے کہ پہلی صورت میں دوسرے
رکوع کے سبب سجدہ کرنے میں دیر لگی اور دوسری صورت میں تیسرے سجدے کے سبب کھڑے ہونے میں دیر لگی اور
تیسری صورت میں درود پڑہنے کے باعث تیسری رکعت کے قیام میں دیر لگی پس ان صورتوں میں ارکان
کے پے درپے ادا ہونے میں خلل واقع ہوا اس لیے سجدہ سہو لازم آگیا گیارھویں ١١ التحیات پڑہنی آخری قعدہ میں
بارھویں ١٢ قرأت پکار کے پڑہنی امام کو دو رکعت میں فجر اور مغرب اور عشا اور جمعہ اور دونوں
عید کے اور آہستہ پڑہنی ظہر اور عصر اور دن کے نفلوں میں تیرھویں ١٣ باہر ہونا نماز سے لفظ سلام
کہکر چودھویں ١٤ دعاے قنوت پڑہنی پندرھویں ١٥ دونوں عید کی نماز میں چھ چھ تکبیریں کہنی
اور امام اعظم رح کے نزدیک فرض اور چیز ہیں اور واجب اور چیز فرض ترک کرنے سے نماز باطل ہوتی ہے اور
واجب ترک کرنے سے باطل نہیں ہوتی بلکہ سجدہ سہو واجب ہوتا ہے پس اگر کسی نے بھول کر واجب ترک کیا پھر اوسنے سجدہ سہو کیا

تو نماز درست ہوئی اور اگر سجدۂ سہو نکیا تو واجب ہے کہ نماز پھر پڑہے اور اگر واجب قصداً ترک کیا
تو اس صورت مین بھی اعادہ نماز کا واجب ہے ف اور جو پھر کے نماز نہ پڑہی فرض اوتر گیا پر واجب کا ترک سے
گناہ سر پر رہا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہے ف یعنی وہ لوگ اوسی فرض کو فرض بھی کہتے ہین اور
واجب بھی پس جن چیزونکو امام اعظم واجب کہتے ہین اون کے نزدیک بعضی اونمین سے فرض ہے اور بعضی
سنت مگر وہ لوگ فرماتے ہین کہ سجدۂ سہو بعضے فرض کے ترک کرنیسے بھی لازم آتا ہے اور بعضی سنت
کے ترک سے بھی ف مراد ان فرضون اور سنتون سے وہ فرض اور سنتین ہین کہ جن کو امام اعظم واجب کہتے ہین
اور وہ لوگ اونمین سے ہین بعض کو فرض ٹھراتے ہین اور بعض کو سنت واللہ اعلم بالصواب فصل
پانچوین سجدۂ سہو کے بیان مین مسئلہ سجدہ سہو کا طریق یہ ہے کہ آخری قعدہ مین التحیات کے بعد داہنی
طرف سلام پھیرے وہ سجدے کرے بعد اوسکے پھر التحیات اور درود اور دعا پڑہکر دونون طرف
سلام پھیرے اور اگر سلام پھیرنے کی قبل سجدہ سہو کر لیا تو بھی درست ہے اور اگر ایک نماز مین کئی واجب بھول
کر چھوڑ دے تو ایک بار سجدۂ سہو کر لینا کفایت کرتا ہے اور اگر امام سجدۂ سہو کرے تو مسبوق کو چاہیے کہ اوسمین امام
کی تابعداری بجالاوے اگرچہ جسوقت امام نے سہو کیا تھا اوسوقت اوس سہو مین وہ شریک نتھا اور
اگر مسبوق نے امام کے سلام پھیرنیکے بعد اپنی باقی نماز پڑھنے مین سہو کیا تو پھر سجدہ کر لیوے ف
مسبوق اوسکو کہتے ہین کہ جسکی کچھہ نماز ہاتھہ سے گئی ہو یعنی امام جب ایک رکعت یا دو رکعت پڑھ چکے تب
وہ آکر ملجاوے مسئلہ پانچون وقت کی نمازون مین جماعت فرض ہے نزدیک امام احمد کے لیکن نماز منفرد
کی بھی درست رکھتے ہین اور داؤد رحمہ اللہ کے نزدیک نماز منفرد کی اصلا درست نہین اور شافعی رحمہ اللہ کے
نزدیک جماعت فرض کفایہ ہے ف یعنی محلے کی مسجد مین اگر بعضے لوگ جماعت قائم کر لین اور قوم کے
ذمے سے جماعت کی فرضیت ساقط ہو جاتی ہے نہ فرضیت فرض کی اور ابو حنیفہ اور مالک رحمہم اللہ کے
نزدیک جماعت سنت موکدہ ہے قریب واجب کی اور جماعت تمام ہو جانیکا احتمال ہو تو فجر کی سنت ادا کرے
اسلئے کہ سب سنتون سے تاکید اوسکی زیادہ ہے اوسکو بھی چھوڑ دیوے اور شہر کے لوگ اگر ترک سنت کی عادت
کرین تو اونسے لڑائی چاہیے کرنی جبتک کہ جماعت قائم نکرین مسئلہ صرف عورتونکی تنہا جماعت ابو حنیفہ

نزدیک مکروہ ہی اور اماسونکے نزدیک درست ہی مسئلہ امامت کی لیے سب سے بہتر وہ شخص ہی کہ جو اچھی قرأت
جانتا ہو اور وہ ایسا ہو کہ نماز کی فرائض و واجبات و سنن اور مکروہات اور مفسدات اور مستحبات سے واقف
ہو بعد قاری کے عالم بہتر ہے اور وہ عالم ایسا ہو کہ نماز صحیح ہونیکی قدر قرآن پڑھ جانتا ہو اور اکثر علما کے
نزدیک قاری سے عالم بہتر ہی فائدہ یعنی نرے قاری سی البتہ عالم بہتر ہے اور جو قاری واقف نماز کے
احکام سی ہو تو ویسا قاری بیشک و بلاشبہ نرے عالم سی بہتر ہے اور امامت فاسق کی مکروہ ہے پر
اوسکے پیچھے نماز جائز ہوگی اور پڑھے ہوئی بالغ مرد کو لڑکے اور عورت اور امی کے پیچھے بھی درست نہیں
اور فرض پڑھنیوالیکے اقتدا نفل پڑھنے والیکے پیچھے بھی درست نہین اور کسی امی نے ایک قاری اور ایک
امی کی امامت کی تو نماز تینونکی باطل ہوئی اور بے وضو کی پیچھے نماز درست نہین اور امام کی نماز فاسد
ہونے سے مقتدی کی نماز بھی فاسد ہوتی ہی اور کھڑے ہونیوالی کی نماز بیٹھنے والی کی پیچھے اور وضو
کرنے والے کی نماز تیمم کرنیوالے کے پیچھے درست ہے اور رکوع او سجدہ کرنیوالیکی نماز اشارہ سے پڑھنے
والے کے پیچھے درست نہین مسئلہ اگر ایک مقتدی ہو تو امام کی برابر داہنی طرف کھڑا ہو جاوے اور اگر دو
مقتدی یا زیادہ دو سے ہین تو امام کے پیچھے کھڑے ہووین اور اگر کسی نے صف کے پیچھے اکیلے نماز
پڑھی تو نماز اوسکی مکروہ ہوگی اور نماز امام احمدؒ کے نماز اوسکی درست نہوگی اور اگر مقتدی امام سے
آگے بڑھ جائیگا تو نماز اوسکی باطل ہوگی اور ابن ماجہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی
کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ نماز مرد کی اپنے گھر مین پڑھنے سے ثواب ایک
نماز کا رکھتی ہے اور نماز مرد کی محلے کی مسجد مین ثواب پچیس نماز کا اور نماز مرد کی جمعہ مسجد مین ثواب
پانسو نماز کا اور نماز مرد کی میری مسجد مین یعنے مدینے کی مسجد مین ثواب پچاس ہزار نماز کا اور نماز مرد کی
خانہ کعبے مین ثواب لاکھ نماز رکھتی ہی فصل چھٹی سنت کی طریق پر نماز پڑھنے کے بیان مین
طریق سنت کا وہ ہی کہ فرضون مین اذان اور تکبیر کہی جاوے اور نزدیک حی علی الصلوٰۃ کی امام کھڑا ہووے
اور نزدیک قد قامت کی تکبیر تحریمہ کی کرکے نیت کرے اور دونون ہاتھ کان کی لو تک اوٹھاوے اور
مقتدی امام کی تکبیر کے بعد تکبیر کہے اور داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر ناف کے نیچے رکھے نزدیک ابی حنیفہؒ کے

اور عورت دونون ہاتھ کندہے تک اوٹھاکر سینے پر داہنا ہاتھ بائین ہاتھ پر رکھے بعد اوسکے امام اور
مقتدی اور اکیلا پڑھنے والا سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَا اِلٰهَ غَيْرُكَ
آہستہ پڑھے پاک ہی تو یا اللہ اور پاکی بیان کرتا ہون ساتھ تعریف تیری کے اور بابرکت ہے نام تیرا اور بلند ہے
بزرگی تیری اور نہین کوئی معبود سوا تیرے بعد اوس کے امام اور اکیلا نمازی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ
مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ آہستہ پڑھے پناہ مانگتا ہون مین ساتھ اللہ کے شیطان
راندے ہوئے سے شروع کرتا ہون مین ساتھ نام اللہ بخشش کرنیوالے مہربان کے اور مسبوق کو
جس قدر امام کے ساتھ نماز نہین ملی اوسکے ادا کرنیکے شروع مین اعوذ باللہ اور بسم اللہ پڑھنے
چاہیے نہ مقتدی ف یعنے مقتدی امام کے پیچھے اعوذ باللہ اور بسم اللہ نہ پڑھے اسواسطے کہ اعوذ
باللہ اور بسم اللہ تابع قرارت کے ہین اور قرارت پڑھنی مقتدی کو نہین ہی بلکہ فقط امام کو ہے اور مسبوق کو
قرارت پڑھنی ہوتی ہے اس قدر مین کہ امام کے ساتھ اوسکو نہین ملی بعد اوسکے امام اور اکیلا نمازی الحمد پڑھے
پھر امام اور مقتدی اور اکیلا نمازی آمین کہے آہستہ پس امام اور اکیلا پڑھنے والا سورہ ملاوین اور سنت
وہ ہے کہ مقیم جین کی حالت مین فجر اور ظہر کی نماز مین طوال مفصل پڑہے یعنی سورہ حجرات سے سورہ بروج
تک اور عصر اور عشا مین اوساط مفصل پڑہے بروج سے لم یکن تلک اور مغرب مین قصار مفصل لم یکن سے آخر قرآن تک
ف سورہ حجرات سے بروج تک کی سورتونکو طوال مفصل کہتے ہین اور بروج سے لم یکن تک کی سورتون کو
اوساط مفصل اور لم یکن سے آخر قرآن تک کی سورتون کو قصار مفصل لاکن اس طور پر لازم ہمیشہ نا سنت نہین
کبھی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فجر کی نماز مین قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ پڑھی ہے
اور کبھی مغرب کی نماز مین سورہ طور اور سورہ نجم اور سورہ وَالْمُرْسَلَاتِ پڑھی اور اگر سب مقتدی
بیکار ہوتے ہوین اور لمبی قرارت کی خواہش رکھتے ہون تو امام کو جائز ہے کہ قرارت دراز پڑھے ابوبکر رضی اللہ
عنہ نے فجر کی ایک رکعت مین سورہ بقرہ پڑھی اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب کی دو رکعت مین
سورہ اعراف پڑھی اور عثمان رضی اللہ عنہ فجر کی نماز مین اکثر سورہ یوسف پڑھتے تھے لاکن امام کو
سنت یہ کہ احوال پر نظر رکھے ضرور ہے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے ایک بار عشا کی نماز مین سورہ بقر

پڑہی ایک مقتدی نی پیغمبر علیہ السلام کے نزدیک شکایت کی پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نی فرمایا ای معاذ مگر
تو فتنہ او ربلا اور گناہ مین ڈالتا ہی ف یعنی قرأت اس قدر دراز پڑہتی ہو کہ لوگ نماز چھوڑ دیتی ہین اور گنہگار
ہوتی ہین مثل سبح اسم اور والشمس اور اونکے مانند پڑہا کر غرض یہ ہی کہ مقتدیونکے احوال پر نظر رکھنی بہت ہی
ضرور ہی اور جمعہ کی دن صبح کی نماز مین پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نی سورۂ الم سجدہ اور سورۂ دہر پڑہی
اور مقتدی چپ ہو کر امام کی قراءت کیطرف متوجہ ہی اور نفل نمازونمین جنت اور خوف کی آیات مین دعا مانگنی اور جنت کا
چاہنا اور دوزخ سی پناہ مانگنا اور بہشت کا سوال کرنا سنت ہی جب قرأت سی فراغت ہو تو اللہ اکبر کہتا ہوا
رکوع مین جاوی اور رکوع مین جانی کے اور رکوع سی سر اوٹھانیکی وقت دونون ہاتھ اوٹھانا نزدیک امام ابی حنیفہ رحمہ اللہ
کے سنت نہین لیکن اکثر فقہا اور محدثین اوسکو سنت ثابت کرتے ہین اور رکوع مین دونون گھٹنی کو دونون ہاتھ
سی مضبوط پکڑی اور اونگلیونکو کھلی رکھے اور سر اور پیٹ کو چوتڑ کے ساتھ برابر کری اور جس قدر قرأت مین ٹھہرا ہی اوسکی
مناسب رکوع مین بہی دیر کرے سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ تین یا پانچ یا سات بار کہی یعنی رعایت طاق کی رکھی
اور ادنی مرتبہ تین بار ہی اور مقتدی امام کی بعد رکوع اور سجدہ مین جاوی اور مقتدی کو امام سے آگے رکوع
اور سجدہ مین جانا حرام ہی پہلے امام سر اوٹھاوے بعد اوسکے مقتدی اور سر اوٹھانا وقت نزدیک
امام اعظم رح کے امام سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہی اور مقتدی رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ اور اکیلا پڑہنے والا دونون کہی
اور نزدیک امام ابو یوسف رح اور امام محمد رح کی امام بہی دونون کہی بعد اوسکے تکبیر کہتی ہوئی سجدہ مین جاوی اور
پہلے دونون گھٹنے رکھین بعد اوسکی دونون ہاتھ پھر ناک اور ماتہا دونون ہاتھ کی بیچ مین رکھین اور انگلیان
دونون ہاتھ کی ملا کر کعبے کیطرف رکھین اور بازو کو بغل سی اور پیٹ کو ران سے اور پنڈلی اور ہاتھونکو زمین سے
دور رکھین اور عورتین ان سبکو ملا رکھین قیام اور رکوع کے مناسب سجدے مین دیر کری سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی
تین یا پانچ یا سات بار پڑہی اور بہتر یہ ہی کہ تین بار پڑہی آہستہ اور اطمینان کی ساتھ بعد اوسکے اللہ اکبر
کہتا ہوا سر اوٹھاوے اور قرار کے ساتھ بیٹھ کر دعا پڑہے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ
وَارْفَعْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ یا اللہ بخش مجہکو اور رحم کر مجہپر اور راہ دکھا مجکو اور روزی دے
مجکو اور بلند کر رتبہ میرا اور غنی کر مجکو روایت کی اسکو ترمذی نی ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بعد

اوسکے اللہ اکبر کہکے پھر سجدہ کرے مانند پہلے کے اور اسیطرح سبحان ربی الاعلی کہے پیچھے تکبیر کہتا ہوا
اوٹھے اول سے بعد اوسکے بعد دونون ہاتھ اوسکے دونون گھٹنے اوٹھا کر کھڑا ہووے اور دوسری رکعت
پہلے کیطرح پڑہے لیکن اسمین ثنا اور اعوذ نہ پڑہے اور جب دوسری رکعت تمام کرے تب بایان پانون
بچھاوے اور اوسپر بیٹھے اور داہنے کو کھڑا رکھے اور انگلیان دونون پانون کی قبلے کی طرف رکھے اور دونون
ہاتھ کو دونون زانو پر رکھے اور داہنے ہاتھ کی خنصر اور بنصر کو بند کرے اور بیچ کی اونگلی اور ابہام کو ملا کر حلقہ
کرے اور شہادت کی اونگلی کھلی رکھے اور التحیات پڑہے اور اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ
اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ پڑہنے کے وقت اشارہ کرے یہ اشارہ کرنا چارون امام کی روایتون
سے ثابت ہے لیکن مشہور مذہب امام اعظم کا وہی ہے کہ اشارہ نہ کرے ف مختار یہ ہے کہ اشارہ کرے
اسلیے کہ بہت فقہا اور محدثون سے ثابت ہوا اور اونگلیان دونون ہاتھ کی کعبے کی طرف متوجہ رکھے
اور پہلے قعدے مین تشہد سے زیادہ نہ پڑہے اور پیچھے تشہد کے اللّٰہُ اَکْبَرُ کہتا ہوا تیسری رکعت کے لیے
اوٹھے اور اوس اوٹھنے مین دونون ہاتھ اوٹھانا بہت عالمون کے نزدیک سنت ہے نہ نزدیک ابو حنیفہ اور شافعی کے
اور تیسری اور چوتھی رکعت مین فقط اَلْحَمْدُ بِسْمِ اللّٰہِ سمیت پڑہے آہستہ جب چارون رکعت سے فارغ
ہووے تب قعدہ اخیر کرے جسطرح پر قعدہ اولی کیا تھا اور اوسمین بعد تشہد کے درود پڑہے اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ
مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ یا اللہ رحمت خاص بھیج حضرت محمد پر
اور اوپر تابعدارون حضرت محمد کے جیسے کہ رحمت بھیجی تونے اوپر ابراہیم اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق
تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے یا اللہ برکت اوتار اوپر محمد کے اور اوپر تابعدارون محمد کے جیسے کہ برکت اوتاری
تونے اوپر ابراہیم کے اور اوپر تابعدارون ابراہیم کے تحقیق تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے بعد درود کے جو دعا مشابہ
ساتہ الفاظ قرآن کے ہو وہ پڑہے اور جو دعائین حدیث سے نقل کی گئین وہ بہتر ہین خصوصا
یہ دعا اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَاَعُوْذُ بِکَ
مِنْ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ

یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے دوزخ کے عذاب سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے
عذاب قبر سے اور پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے کانے دجال کے فتنے سے اور پناہ مانگتا ہون مین ساتھہ تیرے
زندگانی اور موت کے فتنے سے یا اللہ تحقیق مین پناہ مانگتا ہون ساتھہ تیرے گناہ او قرض سے اور عورت
دونون جلسے مین بائین چوتڑ پر بیٹھے اور دونون پاؤن داہنی طرف سے نکال دیوے اور جب دعا پڑھ چکے
تب سلام پھیرے دونون طرف اکیلا نمازی نیت فرشتونکی کرے ف یعنی دل مین قصد کرے کہ مین فرشتون پر
سلام علیک کرتا ہون اور امام نیت مقتدیون او فرشتونکی کرے او مقتدی نیت امام اور قوم او فرشتون
کی اور چاہیے کہ نماز حضور دل ور تواضع کے ساتھہ پڑھے او سجدہ کی جگہہ نظر رکھے اور بعد سلام کے
آیۃ الکرسی ایک بار او سبحان اللہ تینتیس بار اور الحمد للہ تینتیس بار اور اللہ اکبر چونتیس بار اور کلمہ لا الہ
الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شیء قدیر ایکبار پڑھے نہین معبود مگر اللہ
اکیلا نہین کوئی شریک واسکا اوسکے لیے بادشاہت ہے اور اوسکے لیے تعریف ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے

فصل ساتوین نماز کے حدث کے بیانمین اگر نماز مین حدث لاحق ہووے تو وضو کرے اور اوسی پر بنا
کرے ف یعنی وضو اگر آپ سے ٹوٹ جاے تو وضو کرے اور اوسی نماز کو پوری کرے جس مقام مین حدث ہوا
اوسی مقام سے پڑھے اور اگر نمازی اکیلا ہو تو اوسکو پھر شروع سے نماز پڑھنی بہتر ہے اور اگر امام ہو تو خلیفہ
پکڑے بعد اوسکے وضو کرکے مقتدیون مین داخل ہو جاے اور اگر مقتدی ہو تو وضو کرکے پھر اوس
مکان مین آوے جہان سے گیا تھا اوس عرصے مین جو کچھہ امام پڑھ چکا ہو اول اوسکو ادا کرے بغیر قرات کے
پھر امام کے ساتھہ شریک ہو جاے اور اگر امام نماز سے فارغ ہو تو مقتدی مختار ہے اگر چاہے پہلے مکان مین پھر آوے
اور اگر چاہے جس مکان مین وضو کیا اوسی مکان مین نماز پوری کرے اور اگر قصدا حدث کریگا تو نماز فاسد
ہوگی بنا کرنی درست نہوگی اور اگر نماز مین باولا ہوا یا احتلام ہوا یا کھلکھلا کے ہنسا یا پانی استنجے
کرنیوالی نماز کی اوسپر پڑی یا کوئی زخم لہو بہنے والا اوسکو پہونچا یا وضو ٹوٹنے کے گمان سے مسجد سے نکل آیا پھر
اوسکے ظاہر ہوا کہ وضو نہین ٹوٹا تھا یا سہو کسی وجہہ مین نماز پر پڑہتا تھا اوس جگہہ وضو ٹوٹنے کے
گمان سے صف سے الگ ہوا بعد اوسکے معلوم ہوا کہ حدث نہین ہوا تھا ان صورتون مین نماز فاسد ہوگی پھر نئے سرے

اور اگر مسجد یا صف سے باہر نہین ہوا تو بنا کرے اور اگر قعدہ اخیر مین التحیات کے بعد حدث لاحق ہوا تو وضو کر لیوے اور سلام پھیرے اور اگر التحیات کے بعد قصداً حدث کیا تو نزدیک امام اعظمؒ کے نماز اوسکی تمام ہوئی ف وجہ تمام ہونیکی یہ ہے کہ نمازی کو کوئی فعل کے ساتھ نماز سے نکلنا فرض ہے نزدیک امام اعظمؒ کے پس قصداً حدث کرنا بعد تشہد کے یہ بھی ایک فعل ہے اور اگر التحیات کے بعد تیمم کرنیوالا پانی پر قادر ہوا یا امی نے کوئی سورت سیکھی یا ننگا کپڑے پر قادر ہوا یا اشارے سے پڑھنیوالا رکوع اور سجدے پر قادر ہوا یا مدت مسح موزے کی تمام ہوئی یا موزہ تھوڑے عمل کے ساتھ پاؤن سے نکالا یا صاحب ترتیب کو قضا یاد آئی ف آگے کی فصل مین ذکر صاحب ترتیب کا آتا ہے یا قاری نے امی کو خلیفہ پکڑا یا فجر کی نماز مین آفتاب نکل آیا یا جمعہ کی نماز مین التحیات کے بعد عصر کا وقت داخل ہوا یا صاحب عذر کو مثل سلسل بول وغیرہ والیکو عذر جاتا رہا یا زخم اچھا ہو کر اوسکی پٹی گر پڑی ان صورتون مین نزدیک امام اعظمؒ کے نماز باطل ہوئی اس سبب سے کہ مصلے کا باہر ہونا نماز سے فعل کے ساتھ فرض تھا اور وہ فعل پایا نہین گیا ان صورتون مین کیونکہ یہ امور مذکورہ اوسکے اختیار کے نہین پس اگر کوئی امر انھین مین سے التحیات کے بعد حادث ہو جاوے تو گویا کہ بیچ نماز مین ہوا اسلیے نماز اوسکی باطل ہوئی اور نزدیک صاحبینؒ کے باطل نہین ہوئی ف اس بات کی بحث یہ ہے کہ اونکے نزدیک نماز سے فعل اختیاری کے ساتھ باہر ہونا فرض نہین ہے پس التحیات کے بعد اگر کوئی امر انھین مین سے حادث ہو جاویگا تو نماز سے خارج ہونا ثابت ہوگا مسئلہ اگر امام کو حدث ہوا اور اوسنے مسبوق کو خلیفہ کیا تو مسبوق نماز امام کی پوری کر کے پھر مدرک کو خلیفہ کرے تا مدرک قوم کے ساتھ سلام پھیرے مسبوق بعد اوسکے کھڑا ہو کر اپنی نماز تمام کر لے ف مدرک اوسکو کہتے ہین کہ جسنے تمام نماز امام کے ساتھ پڑھی ہو

مسئلہ اگر رکوع یا سجدے مین حدث لاحق ہو وضو کے بعد جب بنا کریگا تب وہ رکوع اور سجدے کو پھر ادا کرے اور اگر رکوع اور سجدے مین یاد آیا کہ پہلی رکعت مین سے ایک سجدہ یا سجدہ تلاوت کا فوت ہوا تھا اوس سجدے کو قضا کرے لاکن دوبارہ ادا اوس سجدے کا مستحب ہے واجب نہین اور اگر امام کو حدث ہوا اور مقتدی ایک مرد ہے تو وہی مرد خلیفہ ہوگا بدون تعیین کرنیکے اور اگر مقتدی ایک عورت ہے تو نماز دونوکی فاسد ہوگی اور اگر مقتدی ایک لڑکا ہے تو اوسمین [illegible] اور ایک روایت مین آیا ہے کہ نماز امام کی فاسد نہوگی اگر عورت یا لڑکے کو خلیفہ نہ کیا ہو

مسئلہ اگر امام قرأت سے بند ہو جاوے تو اوسکو خلیفہ کرنا درست ہے اگر قرأت نماز جائز ہونیکی قدر پڑھی ہے

اگر کوئی شخص امام کو نماز مین پاوے تو جس رکن مین پایا اوس رکن مین داخل ہو جاوے اگر رکوع مین پایا تو رکعت ملی اور اگر رکوع مین نہ پایا تو رکعت نہ ملی پس جسوقت امام اپنے نماز سے فراغت کرے تو اوس وقت مسبوق جس قدر نماز اوسکی فوت ہوئی اوسکو پڑھ لیوے اور مسبوق کی نماز قرات کے حق مین اول نماز کا حکم رکھتی ہے اور بیٹھنے کے حق مین آخر نماز کا حکم ف یعنی مثلاً اگر ایک رکعت فجر کی یا دو رکعت مغرب کی یا تین رکعت عشا کی امام کے ساتھ ملے تو امام کے سلام پھیرنیکے بعد کھڑا ہو کر ثنا اور اعوذ باللہ پڑھے جس طرح اول نماز مین پڑھتے ہین بعد اوسکے الحمد اور سورہ کے ساتھ ایک رکعت پڑھکر قعدہ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور اگر مثلاً ایک رکعت مغرب کی ملی تو دوسری رکعت مین ثنا اور اعوذ باللہ کے بعد الحمد سورہ سمیت پڑھکر قعدۂ اولی کرے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت اور الحمد سورہ سمیت پڑھکے قعدۂ اخیرہ کرے اور سلام پھیرے مسئلہ مسبوق کے پیچھے نماز پڑھنی درست نہین نزدیک ابو حنیفہؒ کے مگر شافعیؒ اوسکو جائز رکھتے ہین ف یعنے امام کے سلام پھیرنے کے بعد مسبوق جب اپنی فوتی نماز کو قضا پڑھتا ہو تو اوس وقت اگر کسی نے اوسکے پیچھے اقتدا کیا تو اوس مقتدی کی نماز درست نہوگی نزدیک ابو حنیفہؒ کے اور نزدیک شافعی رحمۃ اللہ کے جائز ہوگی مسئلہ اگر نمازی دو رکعت کے بعد بھول کر تیسری رکعت کے لیے اوٹھا اور قعدۂ اولی نہ کیا تو جب تک کہ بیٹھنے کے قریب ہے تو بیٹھ جاوے اس صورت مین سجدۂ سہو واجب نہوگا اور اگر کھڑے ہونیکے قریب ہو گیا تو کھڑا ہو جاوے نہ بیٹھے اگر بیٹھیگا تو نماز فاسد ہوگی اور بعض کے نزدیک فاسد نہین ہوتی ہے پر سجدۂ سہو کرنا ہوگا اور اگر چار رکعت کے بعد کھڑا ہو گیا تو جب تک پانچوین رکعت کے واسطے سجدہ نہین کیا تو بیٹھ جاوے اور قعدۂ اخیرہ کرکے سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے اور اگر پانچوین رکعت کے لیے سجدہ کیا تو نماز اوسکی باطل ہوئی اب اگر چاہے چھٹی رکعت پڑھکر سلام پھیرے اور سجدۂ سہو کرے اور چاہے چھٹی رکعت نہ پڑھے اوس جگہ قعدہ اخیرہ کرکے اور سلام پھیرے اس صورت مین چار رکعت نفل ہوگی اور ایک رکعت باطل ہوگی **فصل** آٹھوین وقتیہ نماز کی قضا پڑھنے کے بیان مین اگر نماز کا وقت ہو جاوے تو قضا پڑھے اذان اور تکبیر کے ساتھ مانند ادا کی پس اگر قضا جماعت کے ساتھ پڑھے جاوے تو مغرب اور عشا اور فجر کی نماز مین قرات پکار کے پڑھنی واجب ہے اور اگر اکیلا پڑھتا ہو تو آہستہ پڑھے **مسئلہ** قضا اور وقتیہ نماز مین ترتیب فرض ہے اور فرضوں اور وتر مین کہ

نزدیک امام اعظمؒ کے ایس باوجود قضا یاد ہونیکے اگر نماز وقتیہ فاسد ہوگی پھر اگر فائتہ کی نماز پڑھکے دوسرے وقتیہ کی اداکرنیکے آگے تو پہلے وقتیہ کی فرضیت باطل ہوگی اور اگر فائتہ کی قضا پڑھنیکے آگے پانچ نماز وقتیہ اداکی تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین نزدیک امام اعظمؒ کے نہ نزدیک صاحبینؒ کے ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ جو شخص صاحب ترتیب ہووے اوس کو قضا اور وقتیہ مین نماز ترتیب کی ساتھ پڑہنی فرض ہے صاحب ترتیب اوسکو کہتے ہین کہ جس شخص کی نماز چھہ سے کم قضا ہو خواہ ایک ہو خواہ دو خواہ تین خواہ چار خواہ پانچ اور جو پوری چھہ ہوئین تو وہ صاحب ترتیب رہا پس جبتک صاحب ترتیب ہے تبتک وسپر فرض ہے کہ اول قضا نماز پڑھ لیوے اوسکے بعد وقتیہ پڑہے اور اگر قضا یاد رکھکے وقتیہ پڑہیگا تو وقتیہ فاسد ہوگی مثلاً ایک نماز فوت ہوئی اوس کی وسکو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی تو یہ وقتیہ فاسد ہوگی لاکن فساد اوسکا موقوف ہے یعنی اگر اس وقتیہ کے پیچھے یک بخت اور پانچ وقتیہ پڑھتا گیا اور اوس فوتی کو اونکے بیچ مین نہ پڑہے تو یہ سب وقتیہ صحیح ہوئین اور فساد وقتیہ اولی کا بھی اوٹھہ گیا اور اگر اوسنے ایسا نہ کیا بلکہ فوتی کو یاد رکھکر ایک وقتیہ پڑھی پھر دوسرے وقت مین وقتیہ سی پہلے اوس فوتی کو پڑھی تو اس صورتمین وقتیہ کی فرضیت باطل ہوئی یعنی فرض نہوئی نفل ہوگئی مسئلہ اگر عشا بھول کرنے وضو پڑھے اور سنت اور وتر کی وضو کی ساتھ پڑھی تو عشا کی ساتھ سنت پھر پڑہے اور وتر نہ پڑہے نزدیک امام اعظمؒ کے اور نزدیک صاحبینؒ کے وتر بھی پڑہے مسئلہ ترتیب ساقط ہوتی ہے تین چیز کے سبب ایک تو وقتیہ نماز کے وقت تنگ ہونیکے سبب دوسری بھولنے کے سبب تیسری جس وقت اوسکے ذمہ چھہ یا زیادہ چھہ سے نماز فائتہ ہوئین خواہ نئی ہوئین خواہ پرانی اوسکی سبب ف مثلاً کسی نے چھہ نمازین قضا کین اب ساتوین نماز ان چھہ کی یاد رکھکر اوسنے پڑھلی تو بھی درست ہے لیکن جس وقت فوتی نمازین اداکر چکیگا تو ترتیب پھر عود کریگی اور اگر چھہ یا زیادہ چھہ سی فوت ہوئین اور کئی نمازین انمین سی قضا پڑہین یہانتک کہ کم چھہ سے باقی رہین تو نزدیک بعض کے اس صورتمین ترتیب رجوع کریگی اور فتوی اس قول پر ہے کہ ترتیب رجوع نکریگی جبتک تمام ادا نہوگی فصل نوین نماز فساد کرنیوالی اور مکروہ کرنیوالی

چیزون کی بیان مین کلام اگرچہ بہولکر ہو یا نیند مین نماز فاسد کرتا ہے اوسیطرح سوال کرنا اوس چیز کا کہ جو کہ
آدمیون سے بھی مانگنا ہو سکے ف مثلاً کہنا یا اللہ فلانی عورت کے ساتھ میرا نکاح کردے اور
نالہ کرنا اور درد سے آہ اور پریشان سے اف کہنا او ساتھ آواز کے رونا درد یا مصیبت سی بہشت
اور دوزخ کے ذکر سے ف یعنی بہشت اور دوزخ کا ذکر سنکر رونے سے نماز فاسد نہین ہوتی
ہے اور کھنکھارنا بے عذر اور چھینکنے والے کو یَرحَمُکَ اللہ کہنا اور خوشخبری کا جواب الحمد للہ کے
ساتھ دینا اور بری خبر کا جواب اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُون کے ساتھ اور خبر تعجب کا جواب سبحان اللہ
یا لاحول ولا قوۃ الا باللہ کے ساتھ دینا یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور اگر اپنے امام کے سوا اور کو
بتاوے تو نماز فاسد ہوتی ہے اور اپنے امام کو بتانے سی فاسد نہین ہوتی ہے اور سلام کرنا قصداً اور جواب
دینا سلام کا خواہ قصداً ہو خواہ سہواً یہ دونون نماز کو فاسد کرتے ہین نہ سلام سہواً اور قرآن دیکھکر
پڑھنا اور کھانا اور پینا اور عمل کثیر یہ سب نماز کو فاسد کرتے ہین اور عمل کثیر وہ ہے کہ اوس کام مین دونون
ہاتھ لگانا کی حاجت ہو اور نزدیک بعض کے عمل کثیر وہ ہے کہ اوس کام کے کرنیوالے کو دیکھنے والا جانے کہ یہ شخص
نماز مین نہین اور بعض نے کہا کہ جس کام کو نمازی آپ کثیر سمجھے وہ عمل کثیر ہے اور اگر نجاست پر سجدہ کیا تو
نماز فاسد ہوگی اور ایک شخص نماز پڑھ رہا تھا اوسکے تمام ہونیکے قبل دوسری نماز شروع کی نئی تحریمہ
تو پہلی نماز باطل ہوگی اور اگر اوس پہلی نماز کو پہر سے تحریمہ کے ساتھ شروع کیا تو باطل نہوگی اور جو کہ کھانا کہ
دانت مین لگا تھا اگر اوسکو زبان سے نکالکر کھا لیا پس اگر وہ چنے سے کم ہے تو نماز فاسد نہوگی اور اگر چنے کے
برابر ہے تو فاسد ہوگی اور اگر کسی مکتوب پر نظر کی اور سمجھا اوسکے دریافت کیے تو نماز فاسد نہوگی
اور اگر زمین یا دکان پر نماز پڑھتا ہے اور اوسکے سامنے سے کوئی چلا گیا تو نماز فاسد نہوگی اگرچہ جانیوالا
گنہگار ہوتا لیکن اگر عقلمند چلا گیا تو جانے والا گنہگار ہوگا مگر جس وقت کہ دکان بلند ہو اس
طور پر کہ جانے والے کا سر نمازی کے پانون کے برابر نہ ہو تو گنہگار نہوگا اور سنت
وہ ہے کہ نمازی میدان یا سر راہ مین ایک لکڑی گاڑے ایک ہاتھ کی لنبی اور
ایک انگلی کے برابر موٹی اور اپنے قریب داہنے یا بائین ابرو کے برابر کھڑی کرے اور

سامنے رکھہ دینا زمین پر خط کھینچنا فائدہ نہین رکھتا ہی اور امام کا سُترہ قوم کو کفایت کرتا ہی اور اگر
سُترہ نہو تو نمازی گذرنیوالیکو اشارے سی یا تسبیح کہکر گذرنے سے دفع کرے نہ دونون سے ف
یعنی یون نہ کرے کہ اشارہ بھی کرے اور تسبیح بھی کہے مسئلہ اگر دو تہہ والے کپڑے پر نماز پڑھی اور
اوسکے استر کی تہہ نجس تھی اس صورت مین اگر دونون تہہ سی ہوئی نہین ہین تو نماز صحیح ہوگی اور اگر سی
ہوئی ہین تو صحیح نہوگی اور بچھے ہوئی کپڑے پر نماز پڑہی اور ایک طرف اوسکا نجس ہے تو نماز جائز
ہوگی پاک کی جانب ہلانے سے ناپاک کی جانب ہلے یا نہ ہلے اور اگر کپڑا الٹا ہی کہ ایک طرف اوسکا
پہنکر نماز پڑہتا ہے اور جس طرف نجس ہے وہ زمین پر پڑا ہے اس صورت مین اگر مصلی کے ہلنے سے
نجس کی جانب ہلتا ہی تو نماز درست نہوگی اور اگر نہین ہلتا ہی تو درست ہوگی مسئلہ مکروہ ہی کپڑے
یا بدن کے ساتھہ نماز مین کھیلنا اگر یہ عمل قلیل ہی اور اگر کثیر ہے تو نماز کو فاسد کریگا اور مکروہ ہی کنکریان
سجدے کی جگہ سے ہٹانا مگر جس صورت مین کہ سجدہ کرنا ممکن نہو تو ایکبار یا دو بار ہٹا دی ف اگر تین بار ہٹاویگا
تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہی اونگلیونکو ملکر اور کھینچکر چٹخانا اور ہاتھہ کمر پر رکھنا اور داہنے یا بائین طرف
مُنہ لانا بدون سینہ پھیرنیکے کعبے کیطرف سے اور اگر سینہ پھر جائیگا تو نماز فاسد ہوگی اور مکروہ ہے
اقعا یعنی دونون زانو کھڑے کرکے اور دونون ہاتھہ زمین پر رکھہ کر چوتڑ پر کُتّے کی ٹہیک بیٹھنا اور دونون
باہون کو سجدے مین بچھانا اور سلام کا جواب ہاتھہ سی دینا اور فرض مین بے عذر چار زانو بیٹھنا
اور کپڑے کو مٹی لگنے کی احتیاط سی سمیٹنا اور سدل ثوب یعنی کپڑے کو سر اور کندھے پر ڈالکر دونون کنارے
کو بدون ہلانے کے لٹکا دینا اور جمہائی لینی چاہیے کہ جمہائی کو دفع کرے اور کھانسی کو جہانتک
ہوسکے دفع کرے اور انگڑانا یعنی بدن کو سُستی دفع کرنیکے لیے کھینچنا اور آنکھین بند کرنی بلکہ چاہیے
کہ نظر سجدے کی جگہ رکھے اور سر کے بالون کو سر پر لپیٹ کے گرہ دے کے نماز پڑھے بلکہ سُنت یہ ہے
کہ اگر سر پر بال ہووین تو بالونکو چھوڑ دیوی تا کہ بال بھی سجدہ کرین اور نماز ننگے سر پڑہنی مگر عاجزی او
انکساری کے لیے مضائقہ نہین اور آیتون اور تسبیحون کو ہاتھہ سے شمار کرنا لیکن نزدیک صاحبین کے
[illegible] طاق مین ہو اور سارے لوگ باہر ہووین یا امام تنہا اونچے پر ہو

ور سارے لوگ نیچے اور صف کے پیچھے اکیلا کھڑا ہونا ساتھ اسکے کہ صف مین جگہ ہی اور اگر صف مین جگہ
نہو تو ایک آدمی کو صف سے کھینچکر اپنے ساتھ صف کر لیوے اور پہننا اوس کپڑے کا کہ جسمین تصویر آدمی یا
جانور کی ہووے یا تصویر سر پر یا سامنے مُنہ کے یا داہنے یا بائین ہاتھ کی طرف ہووی اور اگر پیچھے
قدم یا پیچھے بیٹھ کے ہووے تو مضائقہ نہین اور تصویر درخت اور اوسکے مانند کی اور اسیطرح تصویر کہ مٹی
ہوئی مضائقہ نہین اور مارنا سانپ اور بچھو کا نماز مین مکروہ نہین اور مکروہ نہین ہے کہ امام مسجد مین
کھڑا ہووے اور سجدہ مسجد کے طاق مین کرے اور مکروہ نہین ہے نماز پڑہنی اوس مرد کی پیٹھ کیطرف
کہ بات کر رہا ہی اور کلام اللہ کیطرف یا تلوار لٹکی ہوئی یا شمع یا چراغ کیطرف **فصل** وشوین بیمار کی
نماز کے بیان مین اگر بیمار کھڑا ہونیکی طاقت نہ رکھے یا مرض بڑھنے کا خوف ہو تو نماز بیٹھکر پڑہی اور رکوع اور
سجدہ بجا لاوی اور اگر رکوع اور سجدہ کرنیکی طاقت نہو اور کھڑی ہونیکی طاقت ہو تو نزدیک امام اعظم کے فتوی
یہ ہے کہ بیٹھکر نماز پڑہی اوسکی لیے بہتر ہے کھڑی ہو کر پڑہنے سے پس بیٹھکر نماز پڑہے اور رکوع اور سجدہ کو
اشارے سے کرے اور اشارہ سجدہ کا بہت جھک کر کرے رکوع کے اشارے سے اور اگر کھڑی ہو کر سر کے
اشارے سے نماز پڑہے گا تو بھی درست ہی اور نزدیک فقیر کے یہ ہی کہ کھڑے ہونی پر طاقت ہوتے ہوئے
کھڑا ہونا ترک نہ کری اور اگر کھڑے ہونی پر اور رکوع اور سجدی پر طاقت نہین رکھتا ہی تو بیٹھکر اشارے سے
اور اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ رکھے تو چت لیٹے اور دونون پانون کعبے کی طرف کرے یا کروٹ لیٹے
اور مُنہ قبلے کی جانب کرے سر کے اشارے سے پڑہے اور اگر رکوع اور سجدہ کو تا سر کے اشارے سے
نماز موقوف رکھے جبتک طاقت اشارے کی حاصل ہووی اور اگر اس عرصہ مین مر گیا تو گنہگار نہوگا
اور اگر نماز کے بیچ مین بیمار ہو جاوی تو موافق اپنی طاقت کے نماز کو تمام کرے اور اگر بیمار رکوع
اور سجدی کی ساتھ نماز ادا کرتا تھا پھر نماز کے اندر کھڑے ہونے پر قادر ہوا تو کھڑا ہو جاوے اور
پوری کرے اور نزدیک امام محمد کے نماز سرے سے شروع کرے اور اگر بیمار نماز اشارے کی ساتھ پڑھتا تھا اور
نماز کے بیچ مین رکوع اور سجدے پر قادر ہوا تو اس صورت مین بالاتفاق نماز سرے سے شروع کرے اور جو شخص
پاگل دیوانہ رہا ایک رات اور ایکدن تک تو نماز اوس ایک رات اور ایکدن کی قضا کرے اور اگر ایک

رات اور ایک دن سے ایک ساعت بھی زیادہ گذر یگی تو قضا واجب نہوگی اور نزدیک محمدؒ کے جبتک
چھٹی نماز کا وقت نہ آویگا تب تک قضا واجب ہوگی **فصل گیارہوین مسافر کی نماز کے بیان مین**
جو کوس چار ہزار قدم کا ہو ویسے پندرہ پندرہ کوس کی تین منزل چلنے کے قصد سے جو شخص اپنے گھر سے
نکلکر شہر کی عمارتون سے باہر ہووے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ چار رکعت والی فرض مین دو رکعت پڑھے اور اگر اوسنے
چار رکعت پڑھی اس صورت مین اگر دو رکعت کے بعد بیٹھا تھا تو نماز ادا ہوئی مگر یہان دو رکعت فرض ہوئی
اور دو رکعت نفل لیکن فرض اور نفل اکٹھا کرنیکے سبب گنہگار ہوا اگر بھول کر ایسا کیا تو سجدہ سہو
کرلیوے کیونکہ سلام پھیرنے مین دیر لگی اور اگر دو رکعت کے بعد نہین بیٹھا تو فرض اوسکا باطل ہوا
چارون رکعت نفل ہوئین سجدہ سہو کر لیوے مسافر کو جبتک اپنے اصلی وطن مین داخل نہو گا یا کسی شہر
یا گانون مین پندرہ یا زیادہ پندرہ دن سے رہنے کا قصد نہ کریگا تبتک اوسکو حکم قصر کا ہیگا اور
میدان مین نیت اقامت کی معتبر نہین اور جو کہ ہمیشہ میدان مین رہا کرتے ہین اور کہین جگہ اقامت نہین
کرتے ہین مگر دس پانچ روز تو اون کو حکم ہے کہ ہمیشہ نماز اقامت کی پڑہین قصر نہ کرین ہان جس وقت
ایکبارگی اڑتالیس کوس چلنے کا ارادہ کرین تو اوس وقت قصر پڑہین اور اگر وقتیہ مین مسافر نے مقیم کے پیچھے
اقتدا کیا تو چار رکعت والی نماز مین مسافر پر چار رکعت لازم ہوگی اور وقت کے بعد یعنی قضا مین مسافر کو مقیم کے
پیچھے اقتدا کرنا درست نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے وقتیہ اور قضا دونون مین اقتدا کرنا درست ہے جب
مسافر دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر دو رکعت اور پڑھ لیوے ف مسافر کو قضا پڑھنے مین مقیم
کے پیچھے اقتدا کرنا درست نہونے کی وجہ یہ ہے کہ نماز وقتیہ مین امام کی تابعداری کے سبب مسافر پر فرض چار رکعت ہوجاتے
ہین اور وقت بعد مسافر کا فرض بدلتا نہین اور مقیم کو مسافر کے پیچھے قضا مین بھی اقتدا درست ہے بشرطیکہ دونو
کا فرض ایک ہو مثلاً عشا دونون کی فوت ہوئی تو اس صورت مین مقیم کی اقتدا مسافر پر درست ہوگی جب مسافر
دو رکعت پڑھکر سلام پھیرے تو مقیم کھڑا ہو کر باقی پڑھ لیوے اور ایک وطن اصلی دوسرے وطن اقامت اور
وطن اصلی سفر کے سبب سے باطل ہوتا ہے ف مثلاً ایک مسافر نے کسی شہر مین اقامت کی تھی پھر چند روز کے
بعد وہانسے کسی اور شہر مین جاکر مقیم ہوا یا وطن اصلی یا اور کہین سفر مین چلا گیا تو جو پہلے اقامت تھی سو باطل ہوگئی

وہان دوبارہ آویگا تو بدون نیت اقامت کے مقیم ہوگا اور گھر مین جو نماز قضا ہووے اوسکو سفر مین دو رکعت
پڑہے اور سفر مین جو قضا ہووے اوسکو گھر مین دو رکعت **مسئلہ** سفر معصیت مین یعنی مثلاً چوری یا قزاقی کیلیے
جو سفر کرے تو اوسمین تینون اماموں کے نزدیک قصر نماز مین منع ہے اور نزد امام اعظم رح کے قصر نماز مین جائز ہے اور افطار روزے
مین جائز اور اقامت اور سفر مین نیت متبوع کی معتبر ہے نہ تابع کی یعنی نیت امیر کی معتبر ہے نہ لشکر کی اور نیت
مولی کی معتبر ہے نہ غلام کی اور نیت خاوند کی معتبر ہے نہ جورو کی **فصل بارہوین جمعہ کی نماز کے بیان مین** جمعہ کی
صحت کیواسطے چھہ چیزین شرط ہین جب وہ چھہ پائی جاوینگی تب جمعہ ادا ہوگا اور جمعہ پڑہنے والیکے ذمے سے ظہر
ساقط ہوگی پہلی شرط شہر کا ہونا کہ جسمین حاکم اور قاضی ہووین یا کنارہ شہر کا کہ بنایا گیا شہر کے لوگون کی حاجت
کیلیے مثلاً مردے دفنانے یا لشکر جمع کرنے کیلیے پس نزدیک امام اعظم رح کے دیہاتون مین جمعہ درست نہین اور نزدیک
شافعی اور اکثر اماموں کے دیہاتون مین درست ہے شہر کے کنارے مین درست نہین دوسری شرط حاضر ہونا بادشاہ
یا اوسکے نائب کا تیسری شرط ظہر کا وقت ہونا چوتھی شرط خطبہ پڑہنا لیکن نزدیک امام اعظم کے ایک تسبیح کہنا
کفایت کرتا ہے اور نزدیک صاحبین کے فرض وہ ہے کہ ذکر دراز ہو اور خطبہ پڑہنا اس طرح پر کہ شامل ہووین حمد اور درود اور
تلاوت قرآن اور مسلمانونکی نصیحت پورا اپنے نفس و مسلمانونکی استغفار پر سنت ہے اور ترک کرنا اونکا مکروہ ہے پانچوین شرط
جماعت اور وہ جماعت چالیس آدمی کی چاہیے نزدیک شافعی اور احمد رحمہما اللہ کے اور نزدیک ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے تین آدمی
سوا امام کے نزدیک ابی یوسف کے دو آدمی سوا امام کے اگر نماز کے درمیان سے جماعت کے لوگ بھاگ جاوین تو امام و باقی رہنے والونکا
جمعہ فوت ہوگا وہ لوگ ظہر سری شروع کرین **ف** فوت ہونا جمعہ کا اوس صورت مین ہے کہ تمام آدمی امام کے سجدہ کرنے کے
قبل بھاگ جاوین بعد اگر سارے نہ بھاگین امام کے سوا تین آدمی رہجاوین یا امام کے سجدہ کے بعد سب بھاگین تو ان دونون
صورتون مین جمعہ فوت نہوگا امام کو چاہیے جمعہ تمام کرے چھٹی شرط اذن عام یعنی کسیکو نہ روکے **مسئلہ** جمعہ لڑکے اور غلام
اور عورت اور مسافر اور بیمار پر واجب نہین اور اسی طرح اندہے پر بھی نزدیک امام اعظم کے اگرچہ اوسکو لیجانیوالا میسر ہووے
اور نزدیک امام مالک اور شافعی اور احمد کے اگر لیجانیوالا میسر ہے تو اندہے پر جمعہ واجب ہے اور اگر میسر نہین تو نہین
اور نزدیک احمد رحمہ اللہ کے غلام پر جمعہ واجب ہے **مسئلہ** اگر غلام یا عورت یا بیمار یا مسافر نماز جمعے کی
ادا کرین تو ادا ہوگی اور ظہر اونسے ساقط ہوگی اور جو شخص شہر کے باہر رہتا ہے اگر اذان جمعے کی

سنتا ہی تو اوسپر لازم ہی جمعہ مین حاضر ہونا غلام اور بیمار اور مسافر کو اگر جمعہ مین امام ٹھہراوین تو درست ہے
اگر مسافرون کی جماعت نے شہر کے اندر نماز جمعے کی پڑہی اور مقیم اونمین کوئی نتھا تو نزدیک امام اعظم کے جمعہ
اونکا صحیح ہوگا اور نزدیک شافعی اور احمد کے درست نہین جبتک چالیس آدمی مقیم آزاد تندرست اونمین ہوین
مسئلہ ایک بے عذر نے اگر جمعہ کے آگے ظہر پڑہی تو ادا ہوگی کراہیت تحریمہ کے ساتھہ پھر اگر وہ جمعہ کے
واسطے چلا اور امام ابتک فارغ نہین ہوا تو ظہر باطل ہوئی پس اگر نماز جمعہ ملے تو بہتر اور اگر نہ ملے تو ظہر پھر
پڑہے اور نزدیک صاحبین کے اگر نماز جمعہ ہاتھہ نہ لگے تو ظہر باطل نہوگی مسئلہ معذور اور قیدی
کو جمعہ کے دن نماز ظہر کی جماعت کے ساتھہ پڑھنی مکروہ ہی مسئلہ جس شخص نے امام کو جمعے مین التحیات
یا سجدہ سہو کے اندر پایا اور نماز مین داخل ہوا تو وہ شخص بعد سلام امام کے دو رکعت جمعے کی تمام
کرے اور نزدیک محمد کے اگر دوسری رکعت کا رکوع نہین پایا تو چار رکعت ظہر کی اوسی تحریمہ پر تمام
کرے مسئلہ جب جمعے کی پہلی اذان کہے جاوے تب جانا اوسکی طرف واجب ہوتا ہی اور اوس وقت خرید
و فروخت حرام ہوتا ہی اور جب امام منبر پر چڑہے خطبہ پڑہنے کو تب بات کہنی اور نماز پڑھنی منع ہے
جبتک خطبے سے فارغ نہو اور جب امام منبر پر بیٹھے تب اذان دوسری اوسکے روبرو کہی جاوے
اور لوگ امام کی طرف متوجہ رہین اور جب خطبہ تمام ہو چکے تکبیر کہے مسئلہ جمعہ کی نماز مین سورہ جمعہ
اور منافقون پڑہنی سنت ہے اور ایک روایت مین سبح اسم اور ھل اتاک پڑہنی سنت ہی
مسئلہ ایک شہر مین جمعہ کئی جگہ درست ہی اور امام اعظم کی ایک روایت مین سوا ایک جگہ کے
جائز نہین اور امام ابی یوسف سے روایت ہی کہ اگر شہر کے درمیان نہر جاری ہووے تو اوسکی دو نو طرف
جمعہ پڑہنا درست ہے **فصل تیرھوین** واجب نمازون کے بیان مین اکثر اماموں کے نزدیک
پانچون وقت کی فرض کے سوا اور کوئی نماز واجب نہین اور نزدیک امام اعظم کے نماز وتر کی واجب ہی اور
عید الفطر اور عید اضحی کی بھی اور اون کے نزدیک تینون کا سنت ہونا کہا ہی ف نماز کی واجبات
کی فصل مین گذر چکا امام اعظم کے سوا اور اماموں کے نزدیک فرض اور واجب ایک چیز ہی اور تین
رکعت ہی نزدیک امام اعظم کے ایک سلام کے ساتھہ اور تینون رکعت مین الحمد اور سورہ پڑہتا ہے

اور تیسری رکعت مین قرارت کے بعد رکوع کے قبل قنوت پڑہا کرے تمام سال اور نزدیک شافعیؒ کے رمضان کے
آخری پندرہ دنون مین قنوت پڑہے اور نزدیک اکثر اماموں کے رکوع کے بعد قومے مین پڑہنی سنت ہے
اور قنوت فجر کی نماز مین پڑہنی بدعت ہے اور نزدیک شافعیؒ کے سنت ہے اور مستحب ہے کہ وتر کی پہلی رکعت مین
سبح اسم اور دوسری مین قُل یٰاَیُّہَا الکافِرُون اور تیسری مین قُل ہُوَ اللہُ اَحَد پڑہے مسئلہ
نماز عید کی شرائط وجوب اور ادا کی مانند نماز جمعے کے ہین ف یعنی جن شرطون سے نماز جمعے کی واجب ہوتی ہے
اور ادا ہوتی ہے اونہین شرطون سے نماز عید کی بہی واجب ہوتی ہے اور ادا ہوتی ہے مگر فرق یہ ہے کہ عید مین
خطبہ شرط نہین بلکہ سنت ہے کہ بعد نماز عید کے دو خطبے پڑہے مانند جمعے کے اور اون مین مناسب اوسکے
کے احکام صدقہ فطر یا احکام قربانی کے اور تکبیر ایام تشریق کی بیان کرے مسئلہ عید الفطر
دن سنت ہے کہ پہلے کچہہ کہاوے اور صدقہ فطر کا دیوے اور مسواک اور غسل کرے اور اچہے کپڑے پہنے
اور خوشبو لگاوے اور تکبیر کہتا ہوا عیدگاہ مین جاوے لیکن تکبیر پکار کے نہ کہے اور جب سورج بلند ہو
اس قدر کہ آنکہہ اوسکے دیکہنے مین جہملاوے اوسوقت دوپہر کے قبل تک دونون عید کی نماز کا وقت ہے
اور جب نماز عید کی پڑہنے لگے تو تحریمہ کے بعد پہلی رکعت مین تین تکبیر زوائد کی کہے اور ہر تکبیر کے ساتہہ دونون
ہاتہہ اوٹہاوے اور تکبیرون کے بعد ثنا پڑہے اور دوسری رکعت مین قرارت کے پیچہے رکوع سے پہلے تین تکبیر زوائد کی
کہے اور ہر تکبیر کے ساتہہ دونون ہاتہہ اوٹہاوے بعد اوسکے تکبیر رکوع کی کہے یہ چہہ تکبیرین اور تکبیر رکوع کی نماز
عیدین مین واجب ہین اگر یہ فوت ہوئین تو سجدہ سہو لازم آویگا اور اگر قصدا ترک کریگا تو نماز مکروہ
تحریمی ہوگی اور دونون عید کی نماز اگر کسینے امام کے ساتہہ نپائی تو پہر اوسکی قضا نہین ہے اور اگر کوئی عذر کے
سبب نماز عید الفطر کی امام اور قوم سے فوت ہوجائے تو دوسرے دن اوسکو ادا کرین نہ بعد اوسکے اور عید الضحی
کی نماز بارہوین تک بہی جائز ہے اور نماز عید الضحی کی مانند نماز عید الفطر کے ہے مگر فرق اتنا ہے کہ عید الضحی مین مستحب ہے
کہ قبل نماز کے کچہہ نہ کہاوے بلکہ بعد نماز کے اپنی قربانی کے گوشت مین سے کہاوے اور قبل نماز کے کہانا بہی
مکروہ نہین اور قربانی کرنی قبل نماز کے درست نہین اور عید الضحی مین تکبیر عیدگاہ کی راہ مین پکار کے
کہتا جاوے مسئلہ ایام تشریق مین تکبیرین کہنی ہر فرض نماز کے بعد جب جماعت کے ساتہہ پڑہی جاوے

مقیم پر شہر مین واجب ہے اور نوین ذی حجہ کی صبح سے دسوین کی عصر تک ایام تشریق کی ہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے تیرہوین کی عصر تک اور فتوی صاحبین کے قول پر ہے اور اگر عورت یا مسافر مقیم کے پیچھے اقتدا کریں تو اونپر بھی تکبیر کہنی واجب ہوگی تکبیر آواز بلند کے ساتھ کہے اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ اللہ بہت بڑا ہے اللہ بہت بڑا ہے نہین کوئی معبود بندگی کے لائق سوا اللہ کے اور اللہ بہت بڑا ہے اور واسطے اللہ کے ہے ساری خوبی اور اگر امام ترک کرے تو بھی مقتدی ترک نکرے

فصل چودہوین نفلون کے بیان مین

فجر کی نماز کے قبل سنت دو رکعت ہے سورۂ کافرون اور قل ہو اللہ اون مین پڑہے اور نماز ظہر اور جمعہ کے قبل چار رکعتین ہین ساتھ ایک سلام کے اور بعد ظہر کے دو رکعت ہین اور بعد جمعہ کے چار رکعت اور نزدیک ابی یوسف کے بعد جمعہ کے چھ رکعتین ہین اور مستحب وہ ہے کہ ظہر کے بعد چار رکعت پڑہے دو سلام کے ساتھ اور نماز عصر کے قبل دو رکعت یا چار رکعت پڑہے مستحب ہے اور بعد نماز مغرب کے دو رکعت سنت ہے اور بعد اوسکے چھ رکعتین اور مستحب ہین کہ ان کو صلوۃ الاوابین کہتے ہین اور ایک روایت مین نماز مغرب کے بعد بیس رکعتین پڑہنی آئی ہین اور قبل عشا کے چار رکعت مستحب ہین اور بعد عشا کے دو رکعت سنت اور چار اور مستحب ہے اور بعد وتر کے دو رکعت بیٹھکر پڑہنی مستحب ہے پہلی رکعت مین اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ اور دوسری مین قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ پڑہنی نماز تہجد کی سنت موکدہ ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی ترک نہین فرمائی اور اگر کبھی فوت ہو جاتی تو بارہ رکعت دن کو پڑھ لیتے تھے اور نماز تہجد کی حدیث مین چار رکعت سے کم نہین آئی اور بارہ رکعت سے زیادہ بھی ثابت نہین ہوئی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتر کی نماز تہجد کے بعد پڑہتے تھے سنت اسیطرح پر ہے جسکو اپنے نفس پر اعتماد ہو تو وہ وتر تہجد کے بعد آخر رات کو پڑھے کہ یہ بہتر ہے اور اگر اعتماد نہو تو سونے کے قبل پڑھ لیوے کہ اسمین احتیاط ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی وتر سمیت تہجد سات رکعت پڑہی اور کبھی نو رکعت اور کبھی گیارہ رکعت اور کبھی تیرہ رکعت اور کبھی پندرہ رکعت اور کبھی دو دو رکعت اور کبھی چار چار رکعت اور کبھی سبکی سب ایک سلام کے ساتھ اور کبھی دو دو رکعت کر تازہ وضو اور مسواک کے ساتھ پڑہی اور بعد ہر دو رکعت کے سوئے اور پھر جاگے اور تہجد مین قیام بہت دراز فرماتے تھے یہانتک کہ دونون پاؤن مبارک

سورج جاتی اور بیٹ جاتے تھے اور کبھی چار رکعت پڑھی پہلی رکعت میں سورہ بقرہ دوسری میں سورہ آل
عمران تیسری میں سورہ نسا چوتھی میں سورہ مائدہ پڑھی اور جس قدر قیام فرمایا اوسی قدر رکوع
اور اوسی قدر قومہ اور اوسی قدر سجدہ اور اوسی قدر جلسہ ادا فرمایا اور کبھی ایک رکعت میں یہ چاروں سورے جمع
فرماتے تھے اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے وتر کی ایک رکعت میں تمام قرآن ختم کیا لیکن مستحب یہی ہے کہ
اس قدر پڑہے کہ ہمیشہ پڑہ سکے ایک مہینے میں ایک ختم کرے یا دو ختم یا تین ختم اور اکثر صحابہ سات راتمیں ختم فرماتے
اور اول رات میں تین سورے پڑہتے تھے سورہ بقرہ اور سورہ آل عمران اور سورہ نسا اور دوسری رات میں پانچ سورے پھر
سات پھر نو پھر گیارہ پھر تیرہ پھر آخر قرآن تک اس ختم کو فمی بشوق نام رکھتے ہیں ف مراد ف سے سورہ
فاتحہ اور میم سے سورہ مائدہ اور یے سے سورہ یونس اور با سے سورہ بنی اسرائیل اور شین سے سورہ شعرا
اور واو سے سورہ والصافات اور قاف سے سورہ ق اور چاہیے کہ قرآن ترتیل کے ساتھ پڑہے ف ترتیل کے
معنی آہستہ آہستہ اور صاف صاف پڑھنا اور حروف اور مد اور تشدید کو ٹھیک ادا کرنا اور وعدہ اور وعید کے
مقام میں غور کرنا اور مستحب ہے کہ صبح کی نماز جماعت کے ساتھ پڑہکر سورج نکلنے تک ذکر میں مشغول رہے
جب سورج نکل چکے تب دو رکعت نفل پڑہے تو ثواب ایک حج اور ایک عمرے کا پاوے گا اور اگر چار رکعت پڑہے
گا تو حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اوس دن کو آخر تک اوسکی مرادوں کے دینے میں ہم ہوں گے یعنی ساری پوری کرونگا
اور اس نماز کو اشراق کی کہتے ہیں نماز چاشت کا بیان یوں ہے کہ جب سورج گرم ہو جاوے تب دوپہر
کے قبل چاشت کی نماز آٹھ رکعت پڑہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے اور دوپہر
ڈھلنے کے بعد ظہر کے قبل چار رکعت نفل پڑہنی حدیث سے ثابت ہے ف لطائف النبی میں لکھا ہے
کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ابتدای نبوت سے آخر عمر تک یہ چار رکعتیں ساتھ ایک سلام کے پڑھا کرتے
تھے اور قرأت اون میں لمبی پڑہا کرتے تھے اور جب تازہ وضو کرے تو دو رکعت تحیۃ الوضو کی
پڑہنی سنت ہے اور جس وقت مسجد میں داخل ہو اوس وقت دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑہنی سنت
اور عصر کے بعد سے شام تک ذکر الٰہی میں مشغول رہنا سنت ہے اور نفل میں جماعت
مکروہ ہے مگر رمضان میں سنت ہے کہ ہر رات تراویح کی بیس رکعت جماعت سے پڑہے دس سلام کے ساتھ اور

رکعت مین دس آیہ پڑہے تمام رمضان مین قرآن ختم ہو جاوے اور قوم کی سستی کی سبب اس سے کم نکرے اور اگر قوم کو رغبت زیادہ سننی کی ہو تو تمام رمضان مین دو یا تین یا چار ختم کرے اور ہر چار رکعت کے بعد چار رکعت کی اندازہ بیٹھے اور ذکر مین مشغول ہو اس بیٹھنے کا نام ترویحہ ہو اور بعد تراویح کی وتر جماعت سے اچھا پڑہے اور رمضان کی سوا اور دنون مین وتر جماعت کی ساتھ پڑہنی مکروہ ہی استخارہ کا بیان اگر آپ کے سامنے کوئی کام آگے آوے تو سنت ہے کہ استخارہ کرے اس طریق سے کہ پہلے وضو کرے اور دو رکعت نماز نفل پڑہے اور بعد اوسکے حمد اور درود پڑہکر یہ دعا پڑہے اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ بِعِلْمِكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَاَسْئَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰهُمَّ اِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاقْدِرْهُ لِیْ وَیَسِّرْهُ لِیْ ثُمَّ بَارِكْ لِیْ فِیْهِ وَاِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ هٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ دِیْنِیْ وَدُنْیَایَ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَةِ اَمْرِیْ فَاصْرِفْهُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْهُ وَقَدِّرْ لِیَ الْخَیْرَ حَیْثُ كَانَ ثُمَّ رَضِّنِیْ بِهٖ یا اللہ تحقیق مین بھلائی مانگتا ہون تجہسے اس کام مین تیری علم کی مدد کی ساتھ اور قدرت مانگتا ہون تجہسے بھلائی حاصل ہونی پر تیرے قدرت کے وسیلے کی ساتھ اور مانگتا ہون تجہسے مراد اپنی تیرے بڑے فضل سے پس بیشک تو قدرت رکھتا ہی ہر چیز پر اور مین نہین قدرت رکھتا ہون کسی چیز پر اور تو جانتا ہی اور مین نہین جانتا اور تو بہت جاننے والا ہے چھپی ہوئی باتون کو یا اللہ جو جانتا ہی کہ بیشک یہ کام بہتر ہے میرے لیے میرے دین اور میرے دنیا اور میری زندگانی اور میرے انجام کار مین پس حکم کر اور مقدر کر اوسکو میرے لیے اور آسان کر اوسکو میرے لیے پھر برکت دے میرے لیے اوسمین اور جو تو جانتا ہی کہ بیشک یہ کام برا ہی میرے لیے میرے دین اور میری دنیا اور زندگانی اور میرے انجام کار مین پس پھیر اوسکو مجھسے اور پھیر مجکو اوس سے اور حکم کر اور مقدر کر میرے لیے نیکی جہان کہین ہووے پھر راضی کر مجکو ساتھ اوسکے نماز توبہ کا بیان یون ہی کہ اگر کوئی گناہ ظاہر ہووے تو چاہیے کہ جلد وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑہے اور استغفار کرے اور گناہ سے توبہ کرے اور جو گناہ کر چکا ہے اوس سے پشیمان ہووے اور دل مین قصد کرے کہ آیندہ گناہ پھر اختیار نہین کرونگا

نماز حاجت کا بیان یون ہی کہ اگر کسیکو کوئی حاجت آگے آوے تو وضو کرے اور دو رکعت نما
ز پڑہے اور تعریف خدا کی کرے اور درود رسول پر پڑہکر یہ دعا پڑہے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ
سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَسْأَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَائِمَ
مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَالْعِصْمَةَ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَلسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ لِيْ
ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهُ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهُ وَلَا دَيْنًا اِلَّا قَضَيْتَهُ وَلَا حَاجَةً مِنْ حَوَائِجِ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ
هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ نہین کوئی معبود مگر اللہ علیم والا بزرگ پاک ہی اللہ مالک
عرش بڑے کا تمام تعریف ہی اللہ کے لیے جو پالنے والا سارے جہان کا مانگتا ہون مین تجھسے خصلتین
اچھی کہ واجب کرنیوالی ہون تیری رحمت کی اور مانگتا ہون تجھسے کامون کو کہ لازم کرنیوالی ہون
تیری بخشش کو اور چاہتا ہون پوری نیکی ہر نیکی سے اور بچاؤ ہر گناہ سے اور سلامتی ہر گناہ سے چھوڑ
میرے لیے کوئی گناہ مگر کہ بخشے تو اوسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی غم مگر کہ دور کرے تو اوسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی
قرض مگر کہ ادا کردیوے تو اوسکو اور نہ چھوڑ تو کوئی حاجت دنیا اور آخرت کی حاجتون سے کہ وہ تیری
نزدیک اچھی ہووے مگر جاری کردے تو اوسکو اے بہت مہربان مہربانکی صلوٰۃ التسبیح
کا بیان یون ہی کہ صلوٰۃ التسبیح تمام چھوٹے بڑے گناہون کے مغفرت کے لیے ہی خواہ وہ گناہ
خطا سے ہو خواہ قصداً خواہ پوشیدہ خواہ ظاہر مین حدیث مین آیا ہی کہ پیغمبر علیہ السلام نے اپنے چچا
عباس رضی اللہ عنہ کو سکھائی طریقہ اوسکا یون ہی کہ چار رکعت نماز پڑہے ہر رکعت مین بعد قرأت کے
پندرہ بار سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ پڑہے اور رکوع مین دس بار
اور قومہ مین دس بار اور سجدے مین دس بار اور جلسے مین دس بار اور دوسرے سجدے مین دس بار
اور دوسرے سجدے کے بعد بیٹھکر دس بار پس ہر رکعت مین پچھتر بار کہ چارون مین تین سو بار ہوئین
پڑہے اور اگر ہوسکے تو یہ نماز ہر روز پڑہا کرے نہین تو ہفتے مین ایکبار یا مہینے مین ایک بار یا
برس مین ایکبار یا تمام عمر مین ایکبار پڑہے اور بہتر ہے کہ چار رکعت مین چار سورہ مسبحات مین سے
پڑہے اور مسبحات کی سات سورتین ہین سورہ بنی اسرائیل اور سورہ حدید اور سورہ حشر اور سورہ صف

اور سورۂ جمعہ اور سورۂ تغابن اور سورۂ اعلیٰ نماز سورج گہن کا بیان یون ہی کہ جب سورج گہن لگے
تو سنت ہی کہ جمعہ پڑہانیوالا امام دو رکعت نماز جماعت کے ساتھہ پڑہی اور ہر رکعت مین ایک رکوع کرے
مثل اور نمازون کے اور قرات اتنی پڑہے لاکن آہستہ پڑہے اور نزدیک صاحبین کے پکار کے پڑہے
اور نماز کے پیچھے ذکر مین مشغول رہے جبتک آفتاب صاف ہو جاوی اور اگر جماعت نہو تو اکیلا پڑہے خواہ دو
پڑہی خواہ چار رکعت اور اسی طرح چاند کے گہن اور تاریکی اور تند ہوا اور زلزلہ اور ان کے مانند مین
پڑہے نماز استسقا کا بیان یون ہی کہ پانی کے لیے رسول علیہ السلام نے کبھی فقط دعا مانگی اور
کبھی جمعے کے خطبے مین دعا کی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ پانی مانگنے کے لیے باہر گئے اور فقط استغفار
کیا اسی واسطے امام اعظم کے نزدیک پانی کی طلب مین نماز پڑہنی سنت موکدہ نہین ہے بلکہ
کہا ہے کہ پانی کی طلب دعا اور استغفار ہی اور اگر اکیلا نماز پڑہے تو درست ہے لیکن صحیح روایت سے
نبی علیہ السلام سے ثابت ہوا استسقا مین نماز جماعت کے ساتھہ پڑہنی اسیواسطے امام ابو یوسف اور محمد اور
باقی علما نے کہا کہ امام مسلمانون کی جماعت کے ساتھہ عیدگاہ مین جاوے اور کفار ساتھہ نہوین پس امام جماعت
ساتھہ دو رکعت نماز پڑہے اور قرات پکار کر پڑہے اور نماز کے بعد مانند عید کے دو خطبے پڑہے اور استغفار کرے اور دعا
استسقا کی حدیث کی دعا مین سے پڑہے اَللّٰھُمَّ اسْقِنَا غَیْثًا مُغِیْثًا مَرِیْئًا مَرِیْعًا نَافِعًا غَیْرَ ضَارٍّ عَاجِلًا غَیْرَ آجِلٍ
رَائِثٍ اَللّٰھُمَّ اسْقِ عِبَادَکَ وَبَہَائِمَکَ وَانْشُرْ رَحْمَتَکَ وَاَحْیِ بَلَدَکَ الْمَیِّتَ اور مانند اسکے یا اللہ برسا
ہم پر مینہ فریاد کو پہونچنے والا بہت اترنی کرنیوالا نفع دینے والا نہ ضرر کرنیوالا جلدی برسنیوالا نہ دیر
کرنیوالا یا اللہ پانی دے اپنے بندونکو اور چارپایونکو اور اتار رحمت اپنی اور زندہ کر شہر مردہ اپنے کو اور امام چادر
اپنی پھیرے اور نہ قوم پھیرے ف چادر پھیرنیکا طریق یون ہی کہ دایان سرا بائین طرف ہو جاوے اور بایان سرا دہنی
طرف اور اندر کا رخ باہر اور باہر کا رخ اندر مسئلہ نفل اگر شروع کیا تو واجب ہوا پھر اگر فاسد کیا تو دو رکعت قضا
کرلیوے اور نزدیک امام ابی یوسف کے اگر چار رکعت کی نیت کی اور پہلے قعدے کے آگے فاسد کیا تو چار رکعت
قضا کرے اور اسی طور پر اختلاف ہے اوس صورت مین کہ چار رکعت نفل پڑہی چارون مین قرات نکی یا آخر کی
دو مین ہی فقط ایک مین پڑہی ف پس ان صورت مین نزدیک امام اعظم اور محمد کے دو رکعت قضا کرے

کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے چار رکعت اور اگر پہلے دو رکعت ترک کی اخیر کی دو میں سے فقط ایک میں
پڑھی پس ان دونوں صورتوں میں نزدیک امام اعظمؒ و محمدؒ کے دو رکعت قضا کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے
چار رکعت اور اگر پہلی دو رکعت میں یا آخری دو رکعت میں قرأت کی یا پہلی دو میں سے ایک یا پچھلی دو میں سے ایک میں
ترک کی تو ان چاروں صورتوں میں دو رکعت قضا کریگا بالاتفاق اور اگر پہلی دو رکعت میں سے ایک میں قرأت کی اور ترک
میں کی یا پہلی دو میں سے ایک میں کی اور آخری دو میں سے ایک میں کی ان تینوں صورتوں میں نزدیک محمدؒ کے چار
قضا کریگا اور نزدیک شیخینؒ کے یعنی امام اعظمؒ اور ابی یوسفؒ کے چار رکعت اور قعدہ اولیٰ ترک کرے تو نزدیک محمدؒ کے نماز باطل
ہوتی ہے اور نزدیک شیخینؒ کے باطل نہیں ہوتی لیکن سجدہ سہو کرے مسئلہ اگر ایک عورت نے نذر کی کہ کل نماز نفل پڑھیگی یا
روزہ رکھیگی پس حائض ہوئی تو اسپر قضا لازم آویگی مسئلہ نفل بدون عذر کے بیٹھکر پڑھنی بھی جائز ہے کھڑے ہونیکی
طاقت ہونے کے ساتھ اور اگر کھڑے ہوکر شروع کیا اور بیٹھکے تمام کیا تو بھی درست ہے مکروہ ہے لیکن عذر میں مکروہ نہیں
اور عذر کے سبب سے اگر زمین پر تکیہ لگاکر نفل پڑھی بھی جائز ہے مسئلہ شہر کے باہر سواری پر نفل پڑھنی درست ہے اشارے
سے رکوع اور سجدہ کرے جسطرف سواری جاوے اگر سواری پر شروع کیا بعد اوسکے زمین پر اوترا تو اوسی نماز کو رکوع
اور سجدے کے ساتھ پوری کرے اور نزدیک ابی یوسفؒ کے سر سے شروع کرے اور اگر زمین پر شروع
کیا اور بعد اوسکے سوار ہو تو نماز اوسکی فاسد ہوئی اس صورت میں بنا کرے بالاتفاق **فصل**
پندرہویں سجدہ تلاوت کے بیان میں سجدہ تلاوت واجب ہوتا ہے جس نے آیت سجدہ پڑھی اوسپر
واجب ہے جس نے سنی اوسپر اگرچہ قصد سننے کا نہیں رکھتا تھا اور امام کے پڑھنے سے مقتدی پر سجدہ
واجب ہوتا ہے اور مقتدی کے پڑھنے سے کسی پر واجب نہیں ہوتا ہے نہ مقتدی پر اور نہ امام پر الا
جو شخص نماز میں داخل نہیں اور وہ سنتا تو اوسپر واجب ہوتا ہے مسئلہ اگر نماز کے خارج کسی نے آیت سجدے
کی پڑھی اور نمازی نے سن لی تو نمازی نماز کے بعد سجدہ کرے اور اگر نماز کے اندر سجدہ کریگا تو درست
نہوگا لیکن نماز باطل نہوگی مسئلہ اگر امام نے آیت سجدہ کی پڑھی اور ایک شخص نماز میں داخل نہ تھا
اوسنے آیت سنی بعد اوسکے اوس امام کے پیچھے اوسنے اقتدا کیا پس اگر امام کے سجدہ کرنے کے آگے
اقتدا کیا ہے تو امام کے ساتھ سجدہ کرے اگر امام کے سجدہ کرنیکے بعد اوس رکعت میں داخل ہوا تو پھر سجدہ نکرے

یعنی نہ نماز کے اندر اور نہ بعد نماز کے اور اگر دوسری رکعت میں داخل ہوا تو بعد نماز کے سجدہ کر لیوے
مانند اوس شخص کے کہ جسنے اقتدا نہیں کیا ہے اور جو سجدہ تلاوت کا نماز میں واجب ہوا نماز کے بعد اوسکی
قضا نہیں ف یعنی واجب تھا ادا کرنا اوسکا نماز میں اور اگر ادا نکیا تو بعد نماز کے اوسکو قضا نکرے
کیونکہ منع ہے قضا کرنا نماز کے بعد لاکن وہ شخص گنہگار ہوا اسواسطے توبہ کرے اور جائز نہیں مسئلہ اگر کسی نے آیت
سجدہ کی خارج نماز کے پڑھی اور سجدہ نہ کیا بعد اوسکے نماز میں شروع کیا اور اوسی آیت کو پھر پڑھے
تو ایک سجدہ کفایت کریگا اور اگر سجدہ کیا بعد اوسکے نماز میں شروع کیا اور پھر اوسی آیت کو پڑھے
تو پھر سجدہ کرے مسئلہ اگر ایک شخص نے ایک مجلس میں ایک آیت سجدہ کی کئی بار پڑھی تو ایک سجدہ کفایت
کریگا اور اگر دوسری آیت پڑھی یا مجلس بدل گئی تو دوسرا سجدہ کرے اور اگر مجلس پڑھنے والے کی واحد ہو اور
سننے والے کی متعدد تو پڑھنے والے پر ایک سجدہ آویگا اور سننے والے پر متعدد اور مجلس سننے والیکی واحد ہے
اور پڑھنے والیکی متعدد تو سننے والے پر ایک سجدہ ہے اور پڑھنے والے پر متعدد مسئلہ کیفیت سجدہ کرنیکی
یہ ہے کہ نماز کی شرطوں کے ساتھ یعنی طہارت بدن وغیرہ کے ساتھ اللہ اکبر کہکر سجدہ میں جاوے
اور تسبیحات پڑھے پھر اللہ اکبر کہکر سجدہ سے سر اوٹھاوے اور تحریمہ اور التحیات اور سلام سجدہ تلاوت
میں نہیں مسئلہ مکروہ ہے کہ تمام سورہ پڑھے اور آیت سجدہ کی چھوڑ دے اور اگر آیت سجدے
کی پڑھے اور ساری سورہ چھوڑ دے تو مکروہ نہیں مگر سجدہ کی آیت کے ساتھ دو ایک آیت اور
ملانی بہتر ہے اور بہتر وہ ہے کہ آیت سجدہ کی آہستہ پڑھے تاکہ سننے والے پر سجدہ واجب نہو

کتاب الجنائز

جنازہ کے بیان میں موت کو ہمیشہ یاد رکھنا اور جس چیز میں وصیت
کرنی واجب ہے اوس وصیت نامہ کو ساتھ رکھنا مستحب ہے بلکہ جس وقت گمان موت کا غالب ہو اوسوقت واجب
ہے حدیث میں آیا ہے کہ جو شخص ہر روز بیس مرتبہ موت کو یاد کریگا مرتبہ شہادت کا پاویگا مسئلہ جب مرنے کے
قریب ہووے تو کلمہ شہادت کا اوسکے پاس پڑھا جاوے ف یعنی پڑھ پڑھ کر اوسکو سناویں لیکن اوسکو نہ کہیں کہ تو بھی پڑھ
اور سورہ یٰسین اوسکے سر کے پاس پڑھی جاوے اور جب مر چکے منہ بند کیا جاوے اور آنکھیں بھی اور دفنانے
میں جلدی کیجاوے مسئلہ جب نہلانا چاہیں تب عود جلا کے اول تختے کو تین بار خوشبو کریں

اور میت کا ستر چھپا کر اور ساری بدن کی کپڑے اوتار کے اوس تختہ پر لاوین اول نجاست حقیقی بدن سے
پاک کیجاوی بعد اوسکے بدن کی کروائی اور ناک مین پانی ڈالنی کو وضو کروایا جاوی ف در مختار مین لکہا ہے
کہ جنب یا پاک یا حیض نفاس کی حالت مین مرے تب مضمضہ اور استنشاق کروایا جاویگا بالاتفاق ور اونکی
اور ونکی ایک ملکر اگر اتر گئے ہون تو منہ اور سینہ اور حلق پاک کیا جاوی بعد اوسکے اوس پانی سے نہلایا جاوے
کہ جس مین تہوڑی بیری کی پتی یا اشنان اوسکے ڈالکے جوش کیا گیا ہو اور اوسکی داڑہی اور سر کے
بالونکو گل خیرو یا اوسکے مانند کے ساتھہ دہووین اوسکے بعد اول بائین کروٹ لٹا کر داہنی طرف
دہووین پہر داہنی کروٹ لٹا کر بائین طرف دہووین اور تکیہ لگا کر بٹہا کر اوسکے پیٹ کو نرم ملین اگر
کچہہ نکلے تو اوسکو پاک کرین وہ پہرانا غسل کا ضرور نہین پیچھے اوسکے کپڑے سے بدن سکہا کر خوشبو
سر اور داڑہی پر اور کافور سجدہ کی جگہ پر مل دیوین اور کفن پہناوین مرد کو تین کپڑے سنت
ہین بقول ابو حنیفہ کے ایک کفنی کہ آدہی پنڈلی تک ہووے اور دو چادر سر سے قدم تک اور صحیح
حدیث مین آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو تین چادرین کفن کی دیگئی تہین پیراہن اوسمین نہ تہا اور
دستار باندہنا بدعت ہے اور اگر تین کپڑے میسر نہون تو دو کفایت ہے اور امیر حمزہ رضی اللہ عنہ ایک
چادر مین دفن کیے گئے جب سر چہپاتے تہے تو پاؤن ننگے ہوتے تہے اور جب پانون چہپاتے تہے
تو سر ننگا ہوتا تہا آخر پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمانے سے اوس چادر کو سر کیطرف کہینچ لیا اور
پانون پر گہاس ڈالدی اور عورت کو دو کپڑے زیادہ دیے جاوین ایک اوڑہنا کہ سر کے بال اوس سے
لپیٹ کر سینے پر رکہتے ہین ف وہ دو گز کی لمبی اور ایک بالشت کی چوڑی ہوتی ہے اور دوسرا سینہ
بند کہ بغل سے ٹخنون تک ہوتا ہے ف وہ تین گز کا لمبا اور بغل سے زانو تک کا چوڑا ہوتا ہے اور اگر پانچ کپڑے
میسر نہوین تو تین کفن کفایت ہے اور ضرورت کے وقت جو بہم پہونچے اور مسلمان میت کو غسل دینا اور
کفن کو کرنا اور جنازہ کی نماز پڑہنی اور دفنانا فرض کفایہ ہے ف کفایہ اوسکو کہتے ہین کہ جو بعض لوگ
ادا کرین تو سب چہوٹ جاوین اور اگر کوئی ادا نکرے تو سب گنہگار ہون اور بدون نہلانے اور
کفنانے کے نماز جنازہ کی درست نہین ف جب کفنانے کا قصد کرین تو پہلے لفافہ بچہا کر اوسپر

ازار بچھاوین پھر بخورات جلاکر تین بار کفنونکو خوشبو کرین اور عطر لگاوین پہن میت کو کفنی پہنا کر ازار کو لفافے
پر لٹاکر منہ اور داڑہی پر اوسکی خوشبو ملکر ازار کو بائین طرف سی لپیٹین پہر داہنی طرف سی اور اسیطرح لفافے کو لپیٹین
اور اگر عورت ہووی تو سینہ بند اوسکا لفافہ اور ازار کے بیچ مین رکھین بعد اوسکی کفنی پہناوین اوسکی پیچھے
داہنی سر پر رکھکر بالونکو دو حصہ کرکے داہنی ستے لپیٹ کے کندہی کے دونون طرف سی کفنی پر رکھین
بعد اوسکی اول ازار کو لپیٹین تب سینہ بند کو پھر لفافی کو اور جنازہ کی امامت کی لیے بادشاہ اولی ہی بعد اوسکے
قاضی پھر محلے کا امام پھر ولی اقرب یعنی نسب قرابت مین سی جو شخص زیادہ قریب ہو جیسا بیٹا پھر پوتا پھر باپ پھر دادا
پھر بھائی پھر بھتیجا وعلی ہذا القیاس لاکن میت کا باپ امامت کی لیے بہتر ہے اوسکے بیٹے سی اور نماز جنازہ کی
چار تکبیرین ہین پہلی تکبیر کے بعد سُبحانکَ اللّٰھُمَّ پڑہی آخر تک اور نزدیک امام اعظم کی جنازہ کی نماز مین الحمد
پڑھنی جائز نہین اور اکثر عالم جائز رکھتی ہین اور دوسری تکبیر کے بعد درود پڑہی اور تیسری کی بعد میت اور سب
مسلمانون کی واسطی دعا مانگین اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَا وَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا اَللّٰھُمَّ
مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ وَلَا تُضِلَّنَا بَعْدَہٗ
بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ یا اللہ بخش تو ہمارے زندون اور ہمارے مردونکو اور ہمارے چھوٹون اور ہمارے بڑون کو
اور ہمارے مردون اور ہماری عورتونکو اور ہمارے حاضرون اور ہمارے غائبونکو یا اللہ جسکو زندہ رکھی تو ہم مین سے
پس زندہ رکھ اوسکو اسلام پر اور جسکو مارے تو ہم مین سے پس مار تو اوسکو ایمان پر یا اللہ نہ محروم کر تو ہم لوگونکو
اوسکے ثواب سے اور نہ گمراہ کر ہم لوگون کو بعد اوسکے اور لڑکے کے جنازے پر یہ دعا پڑہو اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ
لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْہُ لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْہُ لَنَا شَافِعًا وَمُشَفَّعًا یا اللہ کر تو اسکو ہمارے لیے
آگے پہنچنے والا منزل مین اور سامان تیار کرنیوالا اور کردے تو اسکو ہمارے لیے اجر اور توشہ آخرت کا
اور اگر دے تو اوسکو ہمارے لیے شفاعت کرنیوالا اور مقبول ہو جاوے تیری جناب مین شفاعت اوسکی اور
لڑکی ہو تو یون کہے اَللّٰھُمَّ اجْعَلْھَا لَنَا فَرَطًا وَاجْعَلْھَا لَنَا اَجْرًا وَذُخْرًا وَاجْعَلْھَا لَنَا شَافِعَۃً
وَمُشَفَّعَۃً اور چوتھی تکبیر کے بعد سلام پھیرے اور جو شخص امام کی تکبیر کے بعد حاضر ہووے یعنی وقت
امام دوسری تکبیر کہے اوس وقت آوے تو امام کے ساتھ تکبیر کہکر داخل نماز کی ہو جاوے اور امام کی سلام پھیرنے کی بعد

پہلی تکبیر کو قضا کرلیوے اور نزدیک ابی یوسف کی اوس شخص کو امام کی دوسری تکبیر کی انتظاری
کرنی ضرور نہیں مانند اوس شخص کی کہ امام کے تحریمہ کے وقت حاضر تھا اور امام کے ساتھ اوسنے تکبیر تحریمہ
کی نکہی بلکہ جب امام تکبیر کہہ چکا جب وہ تکبیر کہکر نماز میں داخل ہوا تو اب جسطرح اس شخص کو دوسری تکبیر کی
انتظاری کرنی ضرورت نہیں اسی طرح جو شخص بعد تکبیر کہنے امام کے حاضر ہووے اوسکو بھی تکبیر کہکر داخل ہونا چاہیے
انتظار کرنا دوسری تکبیر کا ضرور نہیں اور نماز جنازہ کی گھوڑے کی سواری پر پڑہنی درست نہیں اور نماز جنازہ کی مسجد میں
پڑہنی مکروہ ہے اور نماز جنازہ کی میت غائب پر پڑہنی اور جو عضو کہ کم آدہے بدن سے ہو تو اوسپر پڑہنی
درست نہیں اور لڑکا پیدا ہو کر اگر آواز کرنیکے بعد مر گیا تو اوس پر نماز پڑہی جاوے اور اگر آواز نہیں کی تو نماز
نہ پڑہی جاوے ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے پکڑ آیا یا وہ بلا باپ جسکے ماں باپ کے ساتھ پکڑ آیا اور اوسکے ماں باپ دونوں میں سے
ایک مسلمان ہو یا وہ لڑکا آپ عقلمند اور مسلمان ہو پس اگر وہ دار الاسلام میں مر جاویگا تو اوسپر نماز پڑہی جاویگی
تفصیل اوسکی کئی صورتیں ہیں ایک صورت تو یہ ہے کہ ایک لڑکا ناسمجھ دار الحرب سے اکیلا دار الاسلام میں
پکڑ آیا بعد اوسکے مر گیا تو اوسپر نماز پڑہی جاویگی دوسری صورت یہ ہے کہ اگر وہ ماں باپ کے ساتھ پکڑا آیا اور
اوسکے ماں باپ دونوں میں سے ایک مسلمان ہو پھر وہ لڑکا ناسمجھ دار الاسلام میں مر گیا تو اس صورت میں بھی
اوسپر نماز پڑہی جاویگی تیسری صورت یہ ہے کہ اگر ماں باپ کے ساتھ پکڑ آیا اور ماں باپ دونوں اوسکے کافر ہیں
لاکن وہ لڑکا آپ عقلمند ہو اور مسلمان ہو پھر وہ دار الاسلام میں مر گیا تو اوس صورتیں بھی اوسپر نماز پڑہی
جاویگی اور سنت یہ ہے کہ جنازے کو چار آدمی اوٹھاویں اور جلدی چلیں لاکن نہ دوڑیں اور ہمراہی جنازہ کے پیچھے
چلیں اور جبتک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے تب تک نہ بیٹھیں اور سنت ہے کہ قبر بغلی کیجاوے اور میت کو
قبلے کی طرف سے قبر میں داخل کیا جاوے اور وقت رکھنے کے بسم اللہ علیٰ ملۃ رسول اللہ کہا جاوے اور منہ
کعبہ کی طرف کیا جاوے اور قبر عورت کی وقت دفنانے کے پردہ کیجاوے اور کچی اینٹ یا بانس قبر میں رکھکر
اوسپر مٹی ڈالی جاوے اور قبر مانند کوہان اونٹ کے کیجاوے اور پکی اینٹ اور لکڑی رکھنی اور چونہ
اور گچ قبر میں کرنا مکروہ ہے اور یہ جو اولیاء کی قبروں پر مکانات بلند بنایا کرتے ہیں اور چراغان کرتے
ہیں اور جو کچھ اس قسم کا کام کیا کرتے ہیں یہ سب کام حرام ہیں یا مکروہ اور بغیر پڑہے نماز جنازہ کے اگر میت دفن

کیا جاوے تو اوس کی قبر پر نماز جنازے کی پڑہی جاوی تین دن تک اور بعد تین دن کے قبر پر نماز پڑہنی درست
نہین نزدیک امام اعظم رحمۃ اللہ کے اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات کے قریب سات برس کے بعد احد کے
شہیدون پر نماز جنازے کی پڑہی شاید کہ یہ پڑہنا خاص شہیدون کے لیئے تہا اسلیئے کہ بدن اونکا ریزہ ریزہ
نہین ہوتا ہے **فصل پہلی شہید کے بیان مین** جو شخص اہل حرب یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتہہ سے مارا گیا یا
لڑائی کی جگہ مین مرا ہوا ملا اور اوسپر قتل کا نشان موجود ہے یا اوسکو کسی مسلمان نے ظلم سے مارا اور اوسکے
مارنے سے اوس مسلمان پر دیت واجب نہوئی اور وہ شخص جو مارا گیا وہ نابالغ تہا یا دیوانہ یا ناپاک
یا عورت حائض یا نفاس والی نہو اور وہ شخص مرنیکے آگے کہانے یا پینے یا علاج کرنے یا خرید و فروخت یا وصیت
کرنے سے فائدہ حاصل کرنیوالا نہوا ہو اور بعد زخمی ہونیکے ایک نماز کا وقت اوسپر نگذرا ہو تو یہ وہ شخص
شہید کہلاوے گا اوسکو غسل نہ چاہیے دینا اور اوسکے بدن کے کپڑے کے ساتھہ اوس کو دفن
چاہیے کرنا لیکن اوسپر نماز چاہیے پڑہنی اور اگر یہ شرطین نہ پائی جاوین گو وہ شخص ظلم سے مارا گیا ہو گرچہ
ثواب شہادت کا پاویگا لیکن شہید نہ کہلاویگا بلکہ غسل و کفن دیا جاویگا اور اوسپر نماز پڑہی جاویگی ف
تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ کسی مسلمان نے کسی مسلمان کو مارا لیکن ظلم سے نہین بلکہ خطا سے مارا
یعنی تیر چہوڑا شکار پر اور وہ تیر لگ گیا کسی مسلمان پر تو اس صورت مین اوس قاتل پر دیت واجب ہوگی اور وہ مقتول
شہید نکہلاویگا اور اسی طرح نابالغ یا دیوانہ یا ناپاک یا عورت حائض یا نفاس والی یہ لوگ اگرچہ اہل حرب
یا اہل بغی یا قزاق کے ہاتہہ سے مارے جاوینگے شہید نکہلاوینگے اگرچہ ثواب شہادت کا دیا جاویگا
اور اسیطرح جس شخص کو لڑائی کی جگہ سے زخمی اوٹہا لاوے بعد اوٹہالانے کے اوسنے کچہہ کہایا
پیا کچہہ بیچا یا مول لیا یا وصیت کی یا ایک وقت فرض نماز کا اوسپر گذر گیا پس شخص شہید نہ کہلاویگا اگرچہ
ثواب شہید کا اوسکو خدا بخشیگا حد یا قصاص مین جو مارا گیا وہ شہید نہین اوسکو غسل دیوین اوسپر نماز پڑہین
اور اگر قزاق یا باغی مارا جاوی تو غسل دیا جاوے نماز اوسپر نہ پڑہین **فصل دوسری ماتم کے بیان مین** اگر کسی
عورتکا مرجاوی تو اوس عورت پر واجب ہے سوگ کرنا چار مہینے دس دن تک عدت تک دنون مین مراد سوگ سے یہ ہے کہ
زینت نکرے اور کپڑا زرد اور زعفرانی نہ پہنے اور استعمال خوشبو اور تیل اور سرمہ اور مہندی کا نکرے مگر

عذر کے سبب ان چیزون کو استعمال کرے تو مضائقہ نہین اور خاوند کے گھر سے باہر نہ نکلے مگر دنکو اگر ضرورت کے
لیے نکلے تو راتکو اوس گھر مین آ کر رہا کرے ہان جس صورت مین کوئی بزور گھر سے نکالدیوے یا گھر گرا پڑتا ہو یا خوف
کرتی ہو اوس گھر مین اپنی جان یا اپنے مال پر تو ان صورت مین اوس گھر سے نکل جانا مضائقہ نہین اور
خاوند کے سوا اگر دوسرا کوئی عورت کے اقربا مین سے مرجاوے تو اوسکے لیے تین دن تک سوگ کرنا جائز ہے
اور زیادہ تین دن سے حرام ہے **مسئلہ** میت پر غم کرنا اور آنکھ سے آنسو بہانا جائز ہے اور رونے مین آواز
بلند کرنی اور بیان کرنا اور گریبان پھاڑنا اور سر اور منہ پر ہاتھ مارنا حرام ہے اکثر صحیح حدیثین
اس بات پر دلالت کرتی ہین کہ میت کو عذاب کیا جاتا ہے اوس کے اہل کے نوحہ کرنیکے سبب اور
اس بات مین عالمون کے اقوال مختلف ہین پس بعض قائل ہین اس بات کے کہ میت پر عذاب کیا جاتا
اوس کے اہل کے بیان کے سبب اور بعض اس بات کے قائل نہین اور جو حدیثین اس بات مین وارد ہین ان
حدیثون کو وہ لوگ تاویل کرتے ہین اور مختار نزدیک فقیر کے یہ ہے کہ میت اگر اپنی حالت زندگی مین بیان
کرنیکی عادت رکھتا تھا یا بیان کرنیکی وصیت کر گیا تھا یا بیان پر راضی رہتا تھا یا جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر
بیان کرینگے اور انکو وہ منع نکر گیا تو ان صورتون مین اوسپر عذاب کیا جاویگا اوسکے اہل کے بیان کے
سبب اور اگر وہ زندگی مین عادت بیان کی نہین رکھتا تھا اور نہ وصیت کر گیا اور نہ وہ اوس پر راضی
رہتا تھا اور نہ جانتا تھا کہ میرے اہل مجھ پر نوحہ کرینگے تو اوس پر عذاب نکیا جاویگا **مسئلہ** سنت
ہے مصیبت مین اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ کہنا اور ہمسایہ میت کے گھر والون کے لیے مصیبت
کے دن کھانا بھیجنا سنت ہے

فصل تیسری قبرونکی زیارت کے بیان مین

قبرون کی زیارت
کرنی مردونکو درست ہے عورتون کو اور سنت یہ ہے کہ قبرستان مین جا کر کہے اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ
یَا اَھْلَ الْقُبُوْرِ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُؤْمِنِیْنَ اَنْتُمْ لَنَا سَلَفٌ وَنَحْنُ لَکُمْ تَبَعٌ وَاِنَّا
اِنْ شَاءَ اللّٰہُ بِکُمْ لَلَاحِقُوْنَ یَرْحَمُ اللّٰہُ الْمُسْتَقْدِمِیْنَ مِنَّا وَالْمُسْتَاْخِرِیْنَ
اَسْئَلُ اللّٰہَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَۃَ یَغْفِرُ اللّٰہُ لَنَا وَلَکُمْ وَرَحِمَنَا اللّٰہُ وَاِیَّاکُمْ
سلام ہے تمپر اے رہنے والے قبرون کے مسلمانون اور مومنون مین سے تم ہم سے پہلے پہونچے

اور ہم تمہارے پیچھے پہونچتے ہین اور تحقیق ہم اگر چاہین اللہ تمہارے ساتھ ملین گے رحم کرے اللہ
اگلون پر ہم مین سے اور پچھلون پر یعنی مردون اور زندون پر مانگتے ہین ہم اللہ تعالی سے اپنے لیے اور
تمہارے لیے عاقبت بخشے اللہ ہمکو اور تمکو اور رحم کرے اللہ ہم پر اور تم پر امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے پیغمبر خدا
صلے اللہ علیہ وسلم سے روایت کی ہے جو کوئی قبرستان مین گذرے اور قُل هُوَ اللّٰه گیارہ بار پڑہکر مردونکو
بخشے تو وہان کے مردونکی گنتی کے برابر اوس کو ثواب یا جاویگا اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے
روایت کرتے ہین کہ جو کوئی الحمد اور قل ہو اللہ اور سورہ تکاثر پڑہکر ثواب اسکا تو ان مردون پر بخشے
گا تو مردے اوسکے لیے شفاعت کرنیوالے ہونگے اور انس رضی اللہ عنہ رسول علیہ السلام سے روایت کرتے ہین کہ جو کوئی
سورہ یس قبرستان مین پڑہتا ہے حق تعالی مردونسے عذاب تخفیف کرتا ہے اور پڑہنیوالیکو بھی مردونکی گنتی کے برابر ثواب
ملتا ہے ف اکثر علماء محققین اس قول پر ہین کہ اگر کوئی مردیکو ثواب نماز یا روزے یا صدقے یا دوسری عبادت مالی یا بدنی
کا بخشے تو پہونچتا ہے مسئلہ انبیا اور اولیا کی قبرونکو سجدہ اور طواف کرنا اور مرادا انھون سے
مانگنی اور نذرا ونکے لیے قبول کرنی حرام ہے بلکہ ان چیزون مین سے بہت چیزین ایسی ہین کہ کفر مین
پہونچاتی ہین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے ان فعلون کو کرنیوالون پر لعنت کی ہے اور ان امرون سے منع فرمایا
کہا کہ میری قبر کو بت مت کرو ف یعنی جسطرح کفار بتونکو سجدہ کرتے ہین اسیطرح میری قبر کو سجدہ نکیا کرو

کتاب الزکواة

اسلام کے رکنون مین دوسرا رکن زکوة ہے جب عرب کی بعضی قوم نے رسول علیہ السلام کی وفات کے بعد چاہا
کہ زکوة نہ دیوین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اونسے قصد جہاد کا فرمایا اور اس قول پر اجماع متفق ہوا کہ جو شخص
زکوة دینا واجب نہین جانتا ہے وہ کافر ہے اور ترک کرنیوالا فاسق ف یعنی جو شخص اعتقاد رکھتا ہے کہ زکوة
دینا مالدار پر واجب نہین پس وہ شخص کافر ہے بالاتفاق اور جو شخص جانتا ہے کہ زکوة دینا مالدار پر واجب ہے لاکن
باوجود واجب جاننے کے زکوة دیتا نہین پس وہ شخص بڑا گناہ گار ہے نہ کافر مسئلہ زکوة واجب ہوتی ہے
مسلمان آزاد عاقل بالغ پر جبکہ مالک نصاب کا ہووے اور وہ نصاب ضروری کاروبار اور قرض سے بچی ہوے
ہو اور وہ نصاب قابل بڑہنے کی ہووے اور اوس پر ایک برس پورا گذرا ہو اور نصاب کی مالک

ہونے کے بعد سال تمام کے قبل اگر ایک سال یا کئی سال کی زکوۃ پیشگی ادا کریگا تو بہی ادا ہوگی ور ایک
نصاب کے مالک نے اگر پہلے سے کئی نصاب کی زکوۃ ادا کی اور زکوۃ ادا کرنیکے بعد اون نصابونکا مالک ہوا تو بہی ادا کرنا
جائز ہوگا ہین نابالغ اور دیوانے کے مال ہین زکوۃ واجب نہوگی نزدیک ابی حنیفہ کے اور نزدیک امام
مالکؒ و شافعیؒ اور احمدؒ کے واجب ہوگی کہ لڑکے اور دیوانے کی طرف سے اوسکا ولی ادا کرے
مسئلہ مال ضمار ہین یعنی جو مال کہ گم ہوگیا یا دریا ہین گر پڑا یا کسی نے غصب کیا اور اوسپر گواہ نہون
یا جنگل ہین دفن کیا اور مکان اوسکا بہول گیا یا کسی پر قرض ہے لیکن وہ قرضدار انکار کرتا ہے اور اوسپر گواہ
نہون یا بادشاہ یا کسی ظالم نے کہ جسکی فریاد دوسرے کے پاس نہین لیجا سکتے ہین ایسے شخص نے ظلم سے لیلیا
ہیں اسطرح کے مال ہین زکوۃ واجب نہین یعنی اگر یہ مال پہر ہاتھہ ہین اولگا تو بہی پچہلے دنونکی زکوۃ واجب
نہوگی اور اگر اقرار کرنیوالے پر قرض ہووے اگرچہ وہ اقرار کرنے والا مفلس ہے یا جس قرض کا قرضدار انکار کرتا ہے
اوسپر گواہ ہون یا قاضی جانتا ہو یا گہر ہین مال دفن کیا ہے اور مکان اوسکا بہول گیا پس اسطرح کا مال جب
ہاتہہ ہین اولیگا تب زکوۃ اوسکی واجب ہوگی بابت پچہلے دنون کے **مسئلہ** قرض جسوقت وصول ہوگا
تو اوس وقت زکوۃ اوس کی دینی ہوگی تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ اگر قرض بدل تجارت کا ہے تو جسوقت
وہ قرض ہاتہہ ہین اویگا اوسوقت چالیس درم ہین سے ایک درم زکوۃ دینی ہوگی **ف** مثلاً ایک
گہوڑا تجارت کا بیچا پس جس وقت قیمت گہوڑے کی ہاتہہ اویگی اوس وقت چالیس درم ہین سے ایک درم
زکوۃ دینی واجب ہوگی سال گذرنیکی شرط نہین اور اگر قرض بابت تجارت کے نہین ہے بلکہ بدل
مال کے ہے مانند قرض تاوان مغصوب کے تو اس صورت ہین بہی نصاب قبض کرنیکے بعد زکوۃ دینی واجب
ہوگی **ف** مثلاً کسی نے ایک گہوڑا کسی کا غصب کیا اور وہ گہوڑا اوس غاصب کے ہاتہہ ہین ہلاک ہوا بعد
اوسکے اوس گہوڑے کی قیمت غاصب سے گہوڑے کے مالک کے ہاتہہ لگی پس جسوقت وہ قیمت
اوسکے ہاتہہ ہین آئی اوسوقت چالیس درم ہین سے ایک درم زکوۃ دینی ہوگی اسمین بہی سال گذرنے
کی شرط نہین اور اگر قرض تجارت کا بدل نہین ہے اور نہ مال کا بدل بلکہ وہ قرض بدل ہے اور غیر مال کا
اوسکے مانند کا تو اوسکے نصاب قبض کرنے کے بعد جب سال اوسپر تمام ہوگا تب زکوۃ دینا ہوگی

نزدیک امام اعظم کے ف مثلاً کسی عورت کو مال مہر کا ملا یا کسی مرد نے مال لیکر عورت کو طلاق دی وہ مال ع
اوسکے ہاتھہ آیا پس یہ مال اگر بقدر نصاب کے ہے تو بمجرد قبض کرنے کے زکوٰۃ اوسپر واجب ہوگی جبتک
اوس مال پر سال نگذریگا نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے اسصورت مین بھی بمجرد قبض کرنے
نصاب کے زکوٰۃ واجب ہوگی سال تمام ہونیکی شرط نہین ہان مگر جو قرض بدل دیت اور بدل خیانت
اور بدل کتابت کا ہے تو اوس قرض مین بمجرد قبض کرنے نصاب کے زکوٰۃ دینی واجب ہوگی نزدیک صاحبین کے
بھی بلکہ نصاب قبض کرنیکے بعد جب سال اوسپر گذرے گا تب زکوٰۃ دینی ہوگی مسئلہ زکوٰۃ ادا کرنیکو لیے
نیت شرط ہے خواہ ادا کرتے وقت نیت ادا کی کرے خواہ زکوٰۃ کی قدر اول مال سے جدا کرتے وقت نیت
کرے مسئلہ اگر سارا مال للہ دیا اور نیت زکوٰۃ کی نکی تو بھی زکوٰۃ ساقط ہو جائیگی اور اگر بعض مال صدقہ کیا
تو نزدیک ابی یوسف کے کچھہ ساقط نہوگی اور نزدیک محمدؒ کے جس قدر صدقہ کیا اوسقدر کی زکوٰۃ ساقط ہوگی
مسئلہ اگر شروع سال اور اخیر سال مین نصاب کامل تھا اور درمیان سال مین کم ہوگئی تھی تو بھی زکوٰۃ تمام
سال کی واجب ہوگی سال کے درمیان کا نقصان معتبر نہین مسئلہ مال بڑہنے والا کہ جس مین زکوٰۃ
واجب ہوتی ہے وہ مال تین قسم ہے ایک قسم نقدی یعنی سونا اور چاندی خواہ روپیہ اشرفی ہو یا تیر یا زیور
یا برتن سونے اور چاندی کے اور نصاب سونے کی بیس مثقال ہے کہ ساڑہے سات تولے ہوتے ہین اور
نصاب چاندی کی دو سو درہم ہین دلی کے سکے سے چھپن روپیے بھر وزن اونکا ہوتا ہے اور سونے کے نصاب
مین زکوٰۃ کے فرض کی مقدار چالیسوان حصہ ہے اور اسی طرح چاندیکی نصاب مین بھی اور اگر سونا
نصاب سے کم ہو اور اسیطرح چاندی بھی نصاب سے کم ہو تو نزدیک امام ابو حنیفہ کے یہ ہے کہ دونون کو باعتبار
قیمت کے ایک جنس کر کے نصاب پوری کیجاوے اور قیمت کرنے مین فائدہ فقیرون کا نگاہ رکھا جاوے ف
یعنے جس ایام مین سونیکی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہووے تو اوس ایام مین چاندی کو سونیکی قیمت لگادین اور جس ایام
مین چاندی کی قیمت مین فائدہ فقیر کا ہو تو اوس ایام مین سونیکو چاندیکی قیمت لگادین اور نزدیک صاحبین کے یہ ہے
کہ ساتھہ اعتبار اجزا کے نصاب پوری کیجاوے نہ باعتبار قیمت کے ف یعنی سونا اور چاندی دونون کے جز اگر
برابر ہین تو دونونکو ملاکر نصاب پوری کیجائیگی اور اگر جز دونون کے برابر نہین ہین تو نصاب باعتبار قیمت کے

پوری نکیجائیگی پس اگر سونا مثقال ہے تو نزدیک تینون کے زکوۃ واجب ہوگی اور اگر سو درم چاندی اور
پانچ مثقال سونا ہی اور قیمت پانچ مثقال سونیکی برابر سو درم چاندی کے ہی تو زکوۃ نزدیک امام اعظم کے واجب
ہوگی نہ نزدیک صاحبین کے جو سونا اور چاندی کہوٹا ہو اگر کہوٹاپن اوسکا کم ہے تو حکم اوس سونے چاندیکا حکم
خالص کا ہے اور اگر کہوٹاپن اوسکا غالب ہی تو حکم اوسکا حکم اسباب کا ہے قسم دوسری مال نامی مین سے
مال تجارت کا ہے جو مال کہ تجارت کی نیت سے مول لیا ہے اوسمین زکوۃ واجب ہوتی ہی اور اگر کسی نے کسی
کو مال بخشا یا اوسکے لئے وصیت کی یا عورت کو مہر مین مال ہاتھہ آیا یا خلع یا قصاص کے صلح مین مال آیا تہا
اور اوس مال کے مالک ہوتے وقت نیت تجارت کی کی تو نزدیک ابی یوسف کے اوس مالمین زکوۃ واجب ہوگی
نہ نزدیک محمد کے اور اگر میراث مین مال ہاتھہ آیا اگرچہ مورث نے مرتے وقت نیت تجارت کی تہی تو بہی وہ
مال تجارت کا نہوگا اور زکوۃ اوسمین واجب نہوگی مسئلہ اگر ایک غلام تجارت کے لیے مول لیا تہا
اور پیچہے اوسکو خادم کیا پس وہ غلام مال تجارت کا نرہا اور جو لونڈی غلام واسطے خدمت کے مول لئے گئے
اور بعد اوسکے اونمین نیت تجارت کی کی گئی تو وہ لونڈی غلام مال تجارت کے نہونگے جبتک وہ بیچے نجاینگے
مسئلہ مال تجارت کا سونے اور چاندی کے ساتھہ یعنی ان دونو مین سے جس مین فائدہ فقیر کا ہووے اوسکی
قیمت کرے پس جب دونون قسم مین سے کسی کی نصاب کے برابر وہ مال پہونچے تو چالیسوان حصہ اوس مالمین سے
زکوۃ ادا کرے قسم تیسری مال نامی مین سے چرنے والے جانور ہین یعنی اونٹ اور گائین اور بکریان نر اور مادہ ملی ہو
اور اسی طرح گائے گہوڑے کہ آدہے برس سے زیادہ میدان مین چرا کرتے ہین اونمین زکوۃ واجب ہے اور میدان
کے چرنے والے جانورون کی نصاب کی تفصیل اور جسقدر مین زکوۃ اونمین واجب ہوتی ہے اوسکی تفصیل
بہت طول رکہتی ہی اور ان ملکونمین یہ سب مال زکوۃ واجب ہونیکی مقدار مین نہین پہونچتے ہین اسواسطے
ان چیزون کی زکوۃ کے مسئلے ذکر نہین کئے گئے اور اسی طرح مسئلے احکام عشری زمین کے ذکر نہین کئے گئے اس
سبب سے کہ ان ملکون مین زمین عشری نہین ہے اور مسئلے عشر لینے والونکی بہی جو شاہراہون پر بیٹہے ہین
بیان نہین کئے گئے ف مسائل سوائم کے اگرچہ مصنف رحمہ اللہ نے بالکل ذکر نہین کئے لیکن یہ عاجز
بطور اختصار کے ذکر کرتا ہے تا کہ لوگ مسائل سے آگاہ ہوویں مسئلہ جان تو کہ جسکے پاس پانچ اونٹ

حاجت اصلی سے زیادہ ہون اور وہ اونٹ اکثر سال جنگل مین چرتے ہون اور برس اونپر گذرے تو ان
پانچ اونٹ مین ایک بکری زکوۃ دیوے پس اسطرح ہر پانچ ایک بکری دیا کرے جب پچیس کو پہونچے پینتیس تک
پس ان مین ایک بوتی مادہ برس ور کی دیوے پھر جس وقت چھتیس کو پہونچے پینتالیس تک پس ان مین ایک بوتی
مادہ دو برس کی دیوے اور جس وقت چھیالیس کو پہونچے ساٹھ تک پس ان مین حصہ یعنے تین برس کی اونٹنی کہ
قابل جفت کرنے اونٹ کے ہو دیوے پھر جسوقت اکسٹھ کو پہونچے پچھتر تک پس ان مین جذعہ یعنی چار برس
کی بوتی کہ پانچوین برس مین لگی ہو دیوے اور جس وقت چھتر کو پہونچے نوے تک پس ان مین دو بوتیان
دو برس کی دیوے اور جس وقت اکانوے کو پہونچے ایک سو بیس تک پس ان مین تین تین برس کی دو
اونٹنیان کہ قابل جفت کرنے اونٹ کے ہووین دیوے اور جسوقت زیادہ ہون ایک سو بیس سے تو حساب
سر نو سے شروع کیا جاوے یعنی جب ایک سو بیس پر پانچ اونٹ زیادہ ہون تو ایک سو بیس کی تین تین برس
کی دو اونٹنیان اور پانچ کی ایک بکری دیوے اسی طرح ہر پانچ مین ایک بکری دیا کرے جب پچیس
پورے ہووین پینتیس تک پس ان مین ایک بوتی مادہ برس ور کی دیوے پس بموجب ترتیب
پہلی کے حساب کرتا جاوے مسئلہ اور تیس گاے بیلون سے کم مین زکوۃ نہین جب تیس پورے
ہون اور برس اونپر گذرے تو ایک تبیعا یعنی بچھڑا یا بچھیا برس دن سے زیادہ دو برس سے کم کی دیوے
اور جب چالیس ہون تو ایک مسنا یعنی دو برس سے زیادہ تین برس سے کم کا بچہ نر ہو یا مادہ دیوے جب
ساٹھ ہون تو دو تبیعے دیوے اور جب ستر ہون تو ایک مسنا اور ایک تبیعا دیوے اور جب
اسی ہون تو دو مسنا دیوے اور جب نوے ہون تو تین تبیعے دیوے اور جب سو ہووین تو دو
تبیعے اور ایک مسنا دیوے اسی طور سے ہر اک تیس مین تبیعا اور ہر چالیس مین مسنا دیا کرے
گاے بھینس کی زکوۃ ایک طور ہے اور ان مین نر اور مادہ دونون دینا درست ہے اور اونٹ مین
سوا مادہ کے نر دینا نہین آیا مسئلہ چالیس بکری سے کم مین زکوۃ نہین جب چالیس پوری ہون اور
برس اونپر گذرے تو ایک بکری زکوۃ دیوے ایک سو بیس تک جب ایک سو اکیس ہوجاوین تو دو بکری زکوۃ دیوے
دو سو تک جب دو سو سے ایک زیادہ ہو تو چار بکری دیوے پھر ہر سیکڑے مین ایک بکری دیا کرے

بھیڑ بکری کی زکوۃ ایک طور ہے زکوۃ میں چاہے بکری دیوے چاہے بکرا وہی چھوٹے بڑے سب
جانوروں کے زکوۃ دیوے مسئلہ جو گھوڑے اور گھوڑیاں اکثر سال جنگل میں چرتے ہوں اور تجارت
کے لئے نہوں پس اونمیں زکوۃ نہیں ہے امام شافعی اور صاحبین اور غیرہم کے نزدیک اور امام اعظم کے
نزدیک اگر گھوڑے اور گھوڑیاں ملی ہوں تو زکوۃ دینی چاہیئے فی راس ایک دینار دیوے یا اونکی قیمت
مقرر کرکے دو سو درہموں میں سے پانچ درہم دیوے لیکن فتاوی میں لکھا ہے کہ فتوی صاحبین کے قول
پہ ہے مسئلہ اگر کسی مسلمان یا کسی ذمی نے کہیں سونا یا چاندی یا تانبا یا اونکے مانند جنگل میں پایا تو پانچواں
حصہ اوس سے حاکم لیوے اور چار حصے اوس سے پانیوالے کو دیوے اگر وہ زمین کسی کی ملک نہووے اور
اگر وہ کسی کی ملک میں ہے تو ایک حصہ حاکم لیوے اور چار حصے زمین والے کو حوالے کرے پانیوالے
کو کچھ نہ ملے گا اور اگر اپنے گھر میں پایا تو نزدیک امام اعظم کے اوسمیں پانچواں حصہ حاکم دینا واجب نہیں اور
نزدیک صاحبین کے واجب ہے اور اگر اپنی کھیتی کی زمین میں پایا اوسمیں دو روایتیں ہیں ایک روایت میں ہے
کہ پانچواں حصہ حاکم کو ندے اور ایک میں ہے کہ دیوے مسئلہ اگر مال گاڑا ہوا پایا اس میں نشان
اسلام کا ہے مانند سکہ اسلام کے تو اوسکا حکم گرے ہوئے مال کا ہے اوسکے مالک کو تلاش کر کے
پہونچانا چاہیئے اور اگر اوس میں نشان کفر کا ہے پانچواں حصہ حاکم مسلمان لیوے اور باقی پانیوالے کو
دیوے فصل پہلی زکوۃ خرچ کرنیکی جگہ کے بیان میں زکوۃ خرچ کرنیکی جگہ وہ فقیر ہے کہ نصاب سے کم
مال کا مالک ہو اور وہ مسکین ہے کہ مالک کسی چیز کا نہو اور مکاتب ہے کہ مال کتابت کی ادا کرنے میں محتاج ہے
اور قرضدار ہے کہ وہ مالک نصاب کے مال کا ہے لاکن نصاب اوسکے قرض سے کم ہے اور غازی
ہے کہ اسباب غزا کا نہیں رکھتا ہے اور رہ رو آدمی ہے کہ مال وطن میں رکھتا ہے اور وہ سفر میں ہے
وطن سے دور اور مال ساتھ نہیں رکھتا ہے پس اگر چاہے ان جماعت میں سے ایک جماعت کو دیوے
یا چاہے ان سب کو دے ف یعنی مثلاً اگر چاہے فقط فقیروں کی جماعت کو حصہ کر دیوے یا چاہے
ہر فرقے کے لوگوں کو تقسیم کر دیوے دونوں وجہ سے درست ہے لاکن زکوۃ دینے والا اپنی زکوۃ کا
اپنے ماں باپ اور دادا دادی اور اولاد کو اور عورت اپنے شوہر اور شوہر اپنی جورو کو اور اپنے غلام اور مدبر اور مکاتب کو

ام ولد کو نہ دیوے اور اوس غلام کو نہ دیوے کہ جسکا بعض آزاد ہوا ہو اور کافر کو نہ دیوے اور سید او
اور سید کے غلام کو نہ دیوے مگر صدقہ نفل کا مضائقہ نہین کہ ادب ہے اونکی خدمت تو نہین گذرانی او مسجد کے
بنانے مین او میت کے قرضہ ادا کرنے مین خرچ نکرے اور دولتمند کے غلام اور دولتمند کے چھوٹے لڑکے
کو نہ دیوے مسئلہ اگر زکوۃ خرچ کرنے کی جگہ گمان کرکے زکوۃ دی بعد اوس کے ظاہر ہوا
کہ زکوۃ لینے والا دولتمند تھا یا سید یا کافر یا ابن باپ یا شوہر یا جورو تو زکوۃ دینے والے کو
پھر زکوۃ دینی لازم نہین نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک ابی یوسف کے پھر دینی لازم ہے مسئلہ
مستحب ہے ایک فقیر کو اس قدر دیوے کہ اوس دن محتاج سوال کا نہو مسئلہ نصاب کے
انداز یا نصاب سے زیادہ ایک فقیر غیر قرضدار کو دینا یا ایک شہر سے دوسرے مین مال زکوۃ کا بھیجنا
مکروہ ہے مگر جس وقت یگانہ اوسکا دوسرے شہر مین ہو یا وہان کے لوگ بڑے محتاج ہون تو درست
ہے مسئلہ جس شخص کو ایک دن کا کھانا میسر ہو اوس کو سوال کرنا نچاہئے **فصل دوسری**
صدقہ فطر کے بیان مین صدقہ فطر واجب ہے ہر آزاد مسلمان پر مالک نصاب کا ہو اور زیادہ
ہو قرض اور ضرورتہا جتون سے اور نامی ہونا نصاب کا اسمین شرط نہین ہے جو شخص اسطرحکا
نصاب کا مالک ہوگا اوسپر صدقہ لینا حرام ہے صدقہ فطر کا اپنی طرف سے اور اپنی چھوٹی اولاد کی
طرف سے دیوے اگر وہ اولاد مالک نصاب کی نہووے اور اگر مالک نصاب کی ہووے تو اونکی
مال سے دیوے اور اپنے خدمتی غلام کی طرف سے دیوے اگرچہ غلام مدبر اور تجارتی غلامونکی
طرف سے نہ دیوے اور ام ولد کی طرف سے دیوے نہ اپنی جورو اور اپنی اولاد بالغ اور اپنی غلام
مکاتب کی طرف سے اور بھاگے ہوئے غلام کی طرف سے مگر پھر آنیکے بعد اوس کی طرف سے
دیوے اور ایک غلام یا کئی غلام کئی آدمی کی شرکت مین ہووین تو نزدیک امام اعظم کے صدقہ فطر
اون غلامون کا کسی پر واجب نہوگا مسئلہ صدقہ فطر کا واجب ہونا ساتھ عید کی فجر طلوع ہونیکے
ساتھ ہے پس آدمی عید کی صبح سے آگے مر گیا یا صبح سے آگے مرگیا یا صبح کی بعد پیدا ہوا یا اسلام لایا صدقہ فطر
کا اوسپر واجب نہوگا اور عید سے آگے بھی صدقہ فطر کا ادا کرنا جائز ہے لیکن سنت یہ ہے کہ عیدگاہ کی طرف نکلنے کے

آگے ادا کرے اگر عید کے دن صدقہ فطر کا ادا نکیا بعد اوس کے جب چاہے قضا کرے مسئلہ
مقدار صدقہ فطر کا گیہون یا گیہون کے آٹے یا گیہون کے ستو سے آدہا صاع ہے اور خرمے یا جو سے
ایک صاع اور کشمش مین آدہا صاع ہے گیہون کے مانند نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے
ایک صاع ہے مانند جو کے اور صاع ایک ظرف ہے کہ آٹھ رطل مسور یا ماش یا جو غلہ مانند اون کے ہے
اوس مین سماتا ہو اور نزدیک ابی یوسف کے صاع وہ ظرف ہے کہ جس مین پانچ اور تہائی رطل سماے
اور رطل بیس استار کا ہوتا ہے ہر استار ساڑہے چار مثقال کا ہے پس وزن ایک رطل کا دہلی کے سکے
سے چھتیس روپے کے برابر ہوتا ہے اور صدقہ فطر مین غلے کے عوض اوس کی قیمت دینی بھی جائز ہے

فصل تیسری صدقہ نفل کے بیان مین صدقہ نفل ماں باپ اور اقربا اور یتیموں اور ہمسایہ اور سوال

کرنیوالون اور اونکے غیرون کو دیوے کس واسطے کہ حق تعالی کے کلام سے انکو دینا ثابت ہوا چنانچہ
اللہ تعالی نے فرمایا یَسْئَلُوْنَكَ مَاذَا يُنْفِقُوْنَ قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِّنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ
وَالْيَتَامٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ پوچھتے ہین تجہ
سے کیا چیز خرچ کرین تو کہہ جو چیز خرچ کرو فائدہ کی سو مان باپ کو اور نزدیک والون کو اور یتیمون کو اور محتاجون
کو اور راہ کے مسافرون کو دو اور جو کروگے بھلائی سو وہ اللہ کو معلوم ہے ف لوگون نے پوچہا
تہا کہ مالون مین سے کس مال کا خرچ کرنا بہت ثواب ہے فرمایا کہ مال کوئی ہو لیکن جسقدر ٹہکانے پر خرچ
ہو تو ثواب زیادہ ہے لاکن بہتر یہ ہے کہ جو مال اعلی حاجتون اور رشتون اور نفقون اور وہ اچہی جگہ سے
زیادہ ہو وہ دیوے اور گناہ کے کام مین خرچ نکرے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیبر کی فتح کے بعد ایک
برس کا خرچ ازواج مطہرات کو دیتے تہے اور اپنی ذات پاک کے لئے کچھ جمع نہین کرتے تہے جو کچھ میسر ہوتا
خدا کی راہ مین دیتے تہے اور فرماتے تہے اَنْفِقْ يَا بِلَالُ وَلَا تَخْشَ مِنْ ذِي الْعَرْشِ اِقْلَالًا
یعنی خرچ کر اے بلال جو کچھ ہے تو اور عرش کے مالک سے اندیشہ فقر کا مت کر اور مال کو بیہودہ خرچ نکرے کہ
بیہودہ خرچ کرنیوالے کو حق تعالی جلشانہ نے شیطان کا بہائی فرمایا اور خرچ بیہودہ ہے کہ اوسمین نہ ثواب
ہو اور نہ فائدہ دنیا کا اور نفس کی خوشی منظور ہو مسئلہ صدقہ نفل میں

پہلے بنی ہاشم کو دیوے اس واسطے کہ زکوٰۃ اونکو لینی حرام ہے اور رسول علیہ السلام کی قرابت پر نظر کر
اونکی خدمتوں میں تواضع اور تعظیم کے ساتھہ گذرانے مسئلہ صدقہ نفل ذمی کو دینا درست ہے نہ حربی کو
مسئلہ ضیافت مہمان کی تین دن تک سنت موکدہ ہے بعد اوسکے مستحب

کتاب الصوم

روزے کے بیان میں اسلام کے ارکانوں میں سے تیسرا رکن روزے رمضان مبارک کے مہینے کے ہیں
اور وہ فرض قطعی ہے ہر مسلمان مکلف پر جو فرض نجانے اوسکو سو کافر ہے اور جو بغیر عذر کے اوسکو ترک
کرے تو بڑا گناہ گار ہے اور بخاری و مسلم میں ہے کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے رسول علیہ السلام سے
روایت کی کہ ہر نیک عمل بنی آدم کا زیادہ دیا جاتا ہے ثواب اوسکا دس اچھے کاموں سو چند تک حق تعالیٰ
نے فرمایا مگر روزہ کہ بیشک روزہ میرے لئے ہے اور میں آپ روزے کی جزا ہوں مسئلہ روزہ ادا ہونیکی
شرط نیت ہے یعنی بدون نیت کے روزہ ادا نہوگا اور حیض و نفاس سے پاک ہونا بھی شرط ہے کہ حیض
اور نفاس کے ساتھہ بھی روزہ صحیح نہوگا مسئلہ روزہ چھہ قسم پر ہے ایک تو روزہ رمضان دوسرا روزہ
قضا تیسرا روزہ نذر معین چوتھا روزہ نذر غیر معین پانچواں روزہ کفارہ چھٹا روزہ نفل پس نزدیک
امام اعظم کے رمضان کا روزہ مطلق نیت کے ساتھ اور ساتھہ نیت فرض وقت اور ساتھہ نیت نفل کے
کے ادا ہوتا ہے ف مطلق نیت کی صورت یہ ہے کہ جمین کہے کہ مین نے نیت روزے کی کی اور نیت فرض
وقت کی صورت یون ہے کہ جمین کہے کہ مین نے اس رمضان مبارک کے فرض روزے کی نیت کی اور
صورت نیت نفل کی اسطرح ہے کہ دل میں کہے کہ میں نے نیت نفل کی کی اور اگر نیت قضا یا کفارے کی کی پس وہ
نیت کرنیوالا اگر مقیم اور صحیح سالم ہے تو فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور اگر وہ بیمار یا مسافر ہے
اور اوسنے قضا یا کفارے کی نیت کی تو قضا اور کفارہ ادا ہوگا نہ فرض وقت کا اور نزدیک صاحبین کے
اگر مریض یا مسافر ہے تو بھی فرض وقت کا ادا ہوگا نہ قضا اور کفارہ اور نزدیک مالک و شافعی و احمد
رحمہم اللہ کے روزہ رمضان کے لئے بھی تعین کرنی نیت فرض وقت کی ضرور ہے اور نذر معین نزدیک
امام اعظم کے جس طرح ساتھہ نیت نذر کے ادا ہوتا ہے اسی طرح مطلق نیت کے ساتھہ اور ساتھہ نیت نفل

کے بھی ادا ہوتا ہے اور اگر اوس نذر معین میں دوسرے واجب کی نیت کی تو وہ دوسرا واجب ادا ہوگا
وہ نذر میں اور نزدیک اکثر اماموں کے نذر معین بغیر تعیین کرنے نیت کے نذر ادا نہیں ہوتا اور نفل کی طرح
کی نیت سے ادا ہوتا ہے اس طرح مطلق نیت کے ساتھ بھی ادا ہوتا ہے بالاتفاق اور نذر غیر معین اور
قضا اور کفارہ میں نیت تعیین کرنے کی شرط ہے بالاتفاق مسئلہ روزے کی نیت کا وقت پہلے
سورج ڈوبنے کے صبح ہونے تک ہے اور صبح ہونے کے پیچھے جائز نہیں مگر نفل روزہ میں
دوپہر کے قبل تک درست ہے نزدیک شافعی رحمہم اللہ اور احمد کے مالک رحمہم اللہ کے نزدیک صبح
کے بعد نفل کی نیت بھی درست نہیں اور نزدیک امام اعظم کے روزہ رمضان کے اور نذر معین اور نفل
کی نیت دوپہر کے قبل تک درست ہے اور قضا اور کفارہ اور نذر غیر معین کی نیت صبح کے پیچھے
بالاتفاق درست نہیں اور نزدیک تینوں اماموں رحمہم اللہ کے رمضان کے تیسوں روزوں کی نیت ہر رات
الگ الگ نیت کرنی شرط ہے اور امام مالک کے نزدیک سارے رمضان کو ایک ہی رات کی ایک
نیت کفایت ہے اگر رمضان کے مہینے کی اول رات میں تیسوں روزے کی نیت کیجے کی اور درمیان رمضان کے
اوسے جنون ہوا اور کئی دن اوسی جنون میں گذر گئے اور کوئی چیز روزہ توڑنے والی اوس میں اوس سے ظاہر
نہ ہوئی تو نزدیک امام مالک کے روزے اوسکے صحیح ہوئے اور نزدیک تینوں اماموں کے جنون کے
دونوں کے روزے قضا کرے اس واسطے کہ اوس میں نیت فوت ہوئی اور اگر سارے مہینے رمضان کے
باؤلا رہا تو روزے ساقط ہوئے قضا واجب نہوگی اور اگر رمضان میں ایک ساعت بھی ولی کو افاقہ ہوا
تو پچھلے دنوں کے روزے قضا کرے خواہ وہ بالغ ہونے کے وقت دیوانہ ہوا یا بعد بلوغت کے ہوا مسئلہ
رمضان کے مہینے میں چاند دیکھنے سے یا شعبان کے تیس دن تمام ہونے سے روزہ رکھنا واجب ہوتا ہے
اور اگر آسمان میں مثلاً ابر یا غبار ہو تو رمضان کے چاند کے لئے ایک مرد یا ایک عورت عادل کی
گواہی کفایت ہے خواہ وہ آزاد ہو خواہ غلام یا باندی اور اسی طرح شوال کے چاند کے لئے
دو مرد آزاد عادل یا ایک مرد اور دو عورت آزاد عادل کی گواہی لفظ شہادت کے ساتھ شرط ہے
اور اگر مطلع صاف ہو تو رمضان اور شوال کے چاند کی گواہی کو ایک بڑی جماعت چاہیے

مسئلہ اگر رمضان کا چاند ایک آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا پھر تیسوین کو چاند دیکھا گیا
تو افطار کرنا جائز نہوگا اور اگر دو آدمی کی گواہی سے ثابت ہوا تھا اور تیس گذر گئی تو افطار جائز ہوگا اگرچہ
چاند دیکھا نجاوے مسئلہ اگر کسی نے چاند رمضان یا شوال کا اپنی آنکھ سے دیکھا اور قاضی نے گواہی
اوسکی قبول نکی تو دونون صورت مین واجب ہے کہ وہ شخص روزہ رکھے اور اگر افطار کریگا تو قضا واجب
ہوگی نہ کفارہ مسئلہ شک کے دن یعنی تیسوین شعبان کو جب چاند دیکھا نجاوے اور مطلع صاف ہو
تو روزہ رکھے مگر نفل کی نیت سے مضائقہ نہین اگر وہ دن معتادی نفل روزونکے موافق پڑ جاوے
ف یعنی ایک شخص عادت ہے کہ ہر پیر یا جمعرات کو روزہ نفل رکھتا ہو اتفاقاً وہ تاریخ شک کی
اوسی دن واقع ہوئی تو اوسکو اوسدن روزہ رکھنا منع نہین اور اگر ایسا نہو تو خواص وہ کہین
ف جو لوگ شک کے دن کی نیت جانتے ہون وہ رکہین اور نیت اوس دن کی نیت نفل کی کرے
نہ غیر اوسکے اور عوام دوپہر کے بعد افطار کرین نزدیک امام اعظم کے اور اوسدن رمضانکی نیت
یا دوسرے واجب کی نیت سے روزہ رکھنا مکروہ ہے اور اسی طرح تردد نیت کے ساتھ بھی روزہ رکھنا
مکروہ ہے اور تردد کی صورت یون ہے کہ یہین کہے کہ آج اگر دن رمضانکا ہے تو یہ روزہ رمضانکا ہے
اور اگر دن رمضانکا نہین ہے تو یہ روزہ دوسرے واجب کا ہے یا نفل کا لاکن بہر تقدیر جس نیت کے ساتھ
روزہ رکھے گا جب رمضان ثابت ہوگا تو وہ روزہ رمضانکا ہوگا نزدیک امام اعظم کے فصل بیچ
قضا و کفارہ واجب کرنیوالی چیزون کے بیان مین اگر کسی نے رمضانکے روزہ مین جماع کیا یا جماع
کیا گیا قصداً قبل یا دبر مین یا کھایا یا پیا قصداً خواہ غذا خواہ دوا روزہ اوسکا فاسد ہوا اور اوسپر
قضا اور کفارہ واجب ہوگا بردہ آزاد کرے اور اگر یہ نہو تو ایک لخت دو مہینے روزہ رکھے اونمین رمضان اور
عیدین اور ایام تشریق نہون اور اگر اوس دو مہینے کے بیچ مین کوئی روزہ فوت ہو جاوے خواہ عذر خواہ بغیر عذر
سے تو روزہ پھر سرے سے شروع کرے مگر حیض و نفاس کی ضرورت مین افطار کرنا مضائقہ نہین اور اگر
مثلاً بسبب پیری کے طاقت روزہ رکھنے کی نہو تو ساٹھ مسکین کو دو وقت پیٹ بھر کہانا کھلاوے
لاکن جن ساٹھ آدمیونکو صبح کو کھلاوے اونہین کو پھر شام کو کھلاوے یا ہر ایک غلہ صدقہ فطر کے

قدر دیوے اور نزدیک شافعی کے اور احمد کے بدون وطی کی کفارہ واجب نہین ہوتا ہی اور قضا یا
کفارہ یا نذر کا روزہ توڑنے سے کفارہ واجب نہین ہوتا ہی بالاتفاق اور جس وجہ سے کفارہ واجب ہوتا ہے
اگر اوسی وجہ پر ایک رمضان مین دو یا کئی روزے توڑے تو اوس صورت مین اگر اول کے کفارہ دینے
کے بعد دوسرا توڑا دوسرے کے لئے کفارہ علیحدہ دیوے اور اسی طرح قیاس کرے تیسرے اور
چوتھے مین اور بعد اوسکے اور اگر کسی کا کفارہ نہین دیا یہانتک کہ رمضان آخر ہو گیا تو سب کے واسطے
ایک کفارہ کفایت ہے اور امام مالکؒ اور شافعیؒ کے نزدیک دونون تقدیر مین ہر روزے کی لئے الگ الگ
کفارہ چاہیے اور اگر دو رمضان مین دو روزے فاسد کیے اور اول روزے کا کفارہ نہین دیا تو اس صورت
مین بالاتفاق کفارہ الگ الگ واجب ہوگا اور اگر خطا سے افطار کیا ف مثلا کلی کرتے مین بدون قصد کے
حلق مین پانی اوتر گیا یا بسبب زبردستی کے افطار کیا خواہ جماع خواہ اور کسی چیز کے ساتھ یا حقنہ کیا گیا یا
کان یا ناک مین دوا ڈالی گئی یا پیٹ یا سر کے زخم مین جو ڈالی گئی ہے وہ دوا اوس کے دماغ یا پیٹ مین
پہونچی یا کنکر یا لوہا یا وہ چیز کہ دوا اور غذا کی قسم سے نہین نگل گیا یا قصدًا منہ بھر کے قے کی یا رات جانکر
کھانا سحری کا کھایا اور پیچھے معلوم ہوا کہ صبح تھی یا سورج ڈوبنے کے خیال سے افطار کیا اور وہ ڈوبا نہ تھا یا بھول
کھانا کھایا اور خیال کیا کہ روزہ میرا فاسد ہوا بعد اوسکے پھر قصدًا کھایا یا سوتے آدمی کی حلق مین
کسی پانی ڈالا یا عورت سوتی مین یا دیوانگی یا بیہوشی کے حال مین وطی کی گئی ان صورتون مین قضا کا روزہ
واجب ہوگا نہ کفارہ اور اگر کسی نے رمضان مین نہ روزے کی نیت کی اور نہ نیت افطار کی کی اور روزہ توڑنے
والی کوئی چیز اوس سے ظاہر عمل مین نہ آئی تو اس صورت مین بھی قضا واجب ہے نہ کفارہ اور اگر رمضان +
مین نیت روزے کی نکی اور کھانا کھایا تو نزدیک امام اعظم کے کفارہ واجب ہوگا اور نزدیک صاحبین کے
واجب ہوگا اگر روزہ بھول گیا اور اوس حال مین کھانا کھایا یا پانی پیا یا جماع کیا تو روزہ فاسد ہوگا
اور نہ قضا واجب ہوگی اور احتلام ہونا اور دیکھنے کے ساتھ شہوت ہو کر انزال ہونا اور بدن پر
تیل ملنا اور آنکھ مین سرمہ لگانا اور غیبت کسی کی کرنی اور پچھنے لگانا اور بغیر قصد کے قے
کرنی اگرچہ بہت ہو اور قصد سے تھوڑی سی قے کرنی اور کان مین پانی ڈالنا یہ چیزین بھی روزہ فاسد

فاسد نہین کرتی ہین اور اگر ذکر کے اندر تیل یا دوسری کوئی چیز داخل کی تو نزدیک امام اعظم کے روزہ
فاسد نہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے فاسد ہوگا اور اگر مردہ عورت یا چارپایہ کے ساتھ یا قبل اور دبر کے
سوا اور کسی اعضا مین وطی کی یا عورت سے بوسہ لیا یا شہوت سے مساس کیا ان صورتون مین اگر انزال ہو تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر انزال نہو تو فاسد نہوگا اور اگر کہانے مین سے کچھ دانت مین باقی رہا اوسکو ہاتھ سے
نکال کہ کہایا تو روزہ ٹوٹ جاویگا پر کفارہ واجب نہوگا اور اگر زبان کی نوک سے نکال کر کہایا پس اگر وہ چیز کہ
برابر ہے تو قضا واجب ہوگی اور اگر چنے سے بہت کم تو نہ ٹوٹیگا اور اگر دانہ تل کا ثابت نکل گیا تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر منہ مین رکہکر چبایا تو فاسد نہوگا اور قے منہ بہر کر منہ مین آئی پہر اوسکو قصداً نگل گیا تو روزہ
فاسد ہوگا اور اگر تہوڑی سی قے منہ مین آئی اور بغیر قصد کے اندر گئی روزہ فاسد نہوگا اور اگر منہ بہر
بدون قصد کے اندر گئی تو نزدیک ابو یوسف کے فاسد ہوگا نہ نزدیک محمد کے اور اگر تہوڑی قے قصداً نگل
جاوے تو نزدیک محمد کے فاسد ہوگا نہ نزدیک ابی یوسف کے اور مکروہ ہے روزے مین چکہنا یا چبانا
کسی چیز کا بغیر عذر کے اور لڑکے کے لیے کہانا چبا کر دینا ضرورت مین جائز ہے اور کلی کرنے اور ناک مین
پانی ڈالنا بے ضرورت اور غسل کرنا اور تر کپڑے بدن پر لپیٹنا دفع گرمی کے واسطے مکروہ تنزیہی ہے نزدیک
امام اعظم کے اسواسطے کہ یہ اوسکی بیصبری پر دلالت کرتے ہین اور نزدیک ابی یوسف کے مکروہ تحریمہ ہے
مسئلہ روزہ دار اگر اونکو ناپاک ہوا اور اوسی حالت ناپاکی مین صبح کی روزہ اوسکا نہ ٹوٹیگا لیکن مستحب
یہ ہے کہ صبح نکلنے کے آگے غسل کرے مسئلہ علما متفق ہین اسبات پر کہ روزہ مین جہوٹ کہنی یا غیبت
کسی کی کرنے یا کسی کو برا کہنے سے روزہ فاسد نہین ہوتا پر سخت مکروہ ہے اور نزدیک اوزاعی رحمہ اللہ
کے روزہ اوسکا فاسد ہوتا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس نے ترک نکیا جہوٹ بولنا اور
گناہ کا کام پس حق تعالی محتاج اوسکے روزے کا نہین یعنی روزہ اوسکا مقبول نہین مسئلہ اگر کوئی
شخص کہانا کہاتا تہا یا وطی کر رہا تہا اوس وقت فجر ہوگئی پس فجر ہوتے ہی اوسنے کہانا منہ سے ڈالدیا
اور ذکر جماع کرنے سے کہینچ لیا اس صورت مین نزدیک ہمارے روزہ اوسکا صحیح ہوگا اور نزدیک مالک کے
باطل ہوگا مسئلہ جب بیمار کو روزہ رکہنے مین مرض بڑہنے کا ڈر ہو اوسکو افطار کرنا جائز ہے اور مسافر کو

جنکی تقصیر اوپر گذر چکا انکو بھی جائز ہے اگر مسافر کو روزہ ضرر کرنیوالا نہو تو اوسکو بہتر ہو کہ روزہ رکھے اور
اگر مسافر جہاد مین ہو یا روزہ اوسکو مضر ہو تو اوسکو افطار کرنا بہتر ہے اور اگر روزہ فرض ہلاکی کو پہونچا دے
تو اوس حال مین افطار کرنا واجب ہے اگر اوس حال مین روزہ رکھیگا تو گنہگار ہوگا اور جس بیمار اور مسافر نے
افطار کیے تھے اگر اوسی مرض اور سفر کے حال مین وہ مرگئے تو قضا اونپر واجب نہوگی اور اگر بیمار چنگے ہونے
کے پیچھے اور مسافر مقیم ہونے کے بعد مرگئے تو جتنے دن مرض سے اچھے ہوکے اور مسافرت سے مقیم ہوکے
جتنے رہے اوتنے دنون کے روزے اونپر واجب ہووینگے اور جب وہ نہون نے قضا نکی تو اونکو ولی پر
واجب ہے کہ اونکے تہائی مال سے ہر روزہ کے عوض ایک مسکین کا کہانا صدقہ فطر کے اندازے پر
دیوے لیکن صدقہ دینا ولی پر اوس وقت ہوگا کہ مریض اور مسافر مرتے وقت صدقہ دینے کو
کہکر مرے ہون اور بدون کہنے کے ولی پر واجب نہوگا ہان اگر ولی اپنی طرف سے احسان
کرے تو درست ہے مسئلہ قضا رمضان کا اگر چاہے یکلخت ادا کرے اور اگر چاہے متفرق
رکھے اگر سال بہر مین قضا نکیا اور دوسرا رمضان آگیا تو پہلے اوس دوسرے رمضان کے
روزے ادا کرے بعد اوسکے پچھلے رمضان کے روزے قضا کرے اور اوس صورت مین کچھ صدقہ
اوس پر واجب نہوگا مسئلہ جو نہایت بڈہا بیطاقت روزہ رکھنے سے عاجز ہے وہ افطار کرے
اور ہر روزے کے عوض صدقہ فطر کے برابر کہانا دیوے پہر اگر طاقت روزے کی آجاوے
قضا اوسپر واجب ہوگی مسئلہ حاملہ یا دودہ پلانیوالی عورت اگر اپنی جان یا اپنے بچے کی جان پر
خوف کرے تو افطار کرلے پہر قضا کرے اس پر صدقہ واجب نہوگا فصل دوسری نفل روزون
کے بیان مین نفل روزہ شروع کرنے سے واجب ہوجاتا ہے مگر جن دنونمین روزہ رکھنا منع ہے اون دنون
مین شروع کرنے سے بھی واجب نہین ہوتا ہے ف یعنی عید الفطر اور عید الاضحی اور ذی الحجہ کی گیارہوین
یا بارہوین تیرہوین کو منع ہے اور نفل روزہ بغیر عذر کے توڑنا درست نہین اور عذر کیساتہ درست ہے
اور ضیافت بھی عذر ہے اوسمین افطار کرلیوے بعد اوسکے قضا کرے مسئلہ اگر رمضان کے
دنون مین سے کسی دنمین لڑکا بالغ ہوا یا کافر مسلمان ہوا یا مسافر مقیم ہوا یا حیض والی پاک ہوگی

یا بیمار نے تندرستی پائی پس اون سب واجب ہی کہ جسقدر دن باقی ہے اوسمین کھانا پینا موقوف کرین لڑکے اور نومسلم نے کھانا پینا موقوف کیا یا نکیا دونون صورتین اون دونون پر قضا واجب نہوگا مگر مسافر اور حائض اور بیمار پر واجب ہوگا مسئلہ عید الفطر اور عید الاضحی کے دو دن اور ایام تشریق کے دنونمین روزہ رکہنا حرام ہے اون دنون مین روزہ شروع کرنے سی بہی واجب نہین ہوتا ہی لاکن اگر کسی نے نذر کیا کہ ان دنونمین روزہ رکہونگا یا نذر کیا تمام سال روزہ رکہنی کا تو دونون صورت مین ان دنونمین افطار کرے اور اگر روزہ رکہے گا تو گنہگار ہوگا لاکن نذر اوسکے ذمہ سے ساقط ہوجاویگی اور قضا اوس کی پڑیگا ف حدیث مین آیا ہے کہ جو شخص رمضانکے بعد شوال مین چہہ روزے رکہیگا گویا کہ اوس نے تمام سال روزہ رکہا بعض علما نے کہا کہ شوال مین چہہ روزے عید الفطر کا اگر رکہے ف یعنی یون نکرے کہ عید کی صبح کو شروع کرکے عید کی ساتوین کو تمام کرے بلکہ متفرق رکہے اس لیے کہ مشابہ نصارا کے ساتہہ نہووے اور اسی مشابہت کے سبب علما نے ملانیکو مکروہ رکہا ہی اور فتوی یہہ ہے کہ مکروہ نہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم شعبان مین اکثر روزے رکہتے تھے اور بعض حدیثونمین آیا ہے شعبان کے بعد روزہ رکہنا منع آیا ہے اس سبب سے کہ ایسا نہو کہ طاقت رمضان کے روزون کو مانع ہوجائے مسئلہ ہر چاند مین تین روزہ رکہنا سنت ہی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم روزے ایام بیض کے بہی تیرہوین اور چودہوین اور پندرہوین کو رکہتے تہے اور کبہی شروع چاند مین اکٹہے تین روزے رکہتے تہے اور کبہی آخر چاند مین اور کبہی ہر دسوین کو ایک روزہ اور کبہی جمعرات اور پیر اور جمعرات کو اور کبہی پیر اور جمعرات اور پیر کو رکہتے تہے اور کبہی ایک چاند مین ہفتے اور اتوار اور پیر کو اور دوسرے چاند مین منگل اور بدہ جمعرات کو رکہتے تہے عرفے کے دن جو شخص روزہ رکہتا ہے اوسکے اگلے اور پچہلے دو برس کے گناہ بخشے جاتے ہین اور اگر عاشورے کے دن روزہ رکہے گا تو پچہلے ایکسال کے گناہ بخشی جاینگے اور مستحب یہ ہے کہ عاشورے کے ساتہہ ایکدن اور ملاوے اور خواہ اوسکے اول دن خواہ آخر کو اور صرف جمعہ کے دن روزہ رکہنا نزدیک بعض عالموں کے مکروہ ہے اور نزدیک ابو حنیفہ اور محمد رحمہما اللہ کے مکروہ نہین مسئلہ روزہ وصال کا یعنی کئی دن پے در پے روزے رکہنا بغیر افطار کے اور روزہ رکہنا تمام سال کا

مکروہ ہے اور سب سے بہتر طریق روزہ رکھنے مین طریق داود علیہ السلام کا ہی کہ ایکدن روزہ رکہو اور ایکدن
افطار کرے لاکن اسطور سے پر رکہنا بہی اس شرط پر ہے کہ ہمیشہ رکہہ سکے کیونکہ عبادت ہمیشہ کی بہتر ہوتی ہی
مسئلہ عورتکو بغیر اذن خاوند کے اور غلام کو بدون حکم مالک کے روزہ نفل نچاہی رکہنا **فصل تیسری**
اعتکاف کے بیان مین اعتکاف کرنا کسی مسجد مین عبادت ہے لاکن جامع مسجد مین بہتر ہے اور اعتکاف
ہو جاتا ہے نذر کرنے سے **ف** جب زبان سے کہا کہ مین نے اپنے پر تین دنون کا اعتکاف لازم کیا
یا یون کہا کہ جسوقت یہ کام میرا ہو و نگا تب مین تین دن اعتکاف کرون گا دونون صورت مین اعتکاف
واجب ہو جاوے گا لاکن پہلی صورت مین فی الحال ہوگا اور دوسری مین متعلق اور مسجد مین ٹہرنا اعتکاف
کی نیت سے اسی کو شرع مین اعتکاف کہتے ہین اور اعتکاف کی مدت مین اختلاف ہی اقل مدت اسکی ایک
دن ہے نزدیک امام اعظم کے اور آدہے دن سے زیادہ ہے نزدیک ابی یوسف کے ایک ساعت ہے
نزدیک محمدؒ کے اور رمضان کے اخیر دس دن اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے اور جو اعتکاف واجب ہے
اوسمین روزہ رکہنا شرط ہے اور اسی طرح نفل اعتکاف مین بہی شرط ہے ایک روایت مین اور عورتکو چاہیے کہ
گھر کی مسجد مین اعتکاف کرے مسئلہ معتکف کو چاہیے کہ مسجد سے باہر نہ نکلے مگر پیشاب یا پاخانے
یا جمعے کی نماز کے واسطے اور جمعے کے لیے اوسوقت جاوے کہ جسمین جمعہ اور اوسکی سنتین ادا ہوسکین
اور جمعہ مسجد مین نماز کی قدر ٹھہرے زیادہ اوس سے دیر نکرے اگر دیر کی تو اعتکاف فاسد ہو گا
مسئلہ اگر معتکف بدون عذر کے ایک ساعت مسجد سے نکلے گا اعتکاف اوسکا ٹوٹ جائیگا اور نزدیک
صاحبین کے جب تک آدہے دن سے زیادہ مسجد کے باہر ٹھہرے گا فاسد نہوگا اور کہانا اور پینا اور سونا
اور بیچنا اور خریدنا مسجد مین بغیر حاضر کرنے اسباب کے معتکف کے جائز ہے اور بغیر معتکف کو نہین
مسئلہ معتکف کو وطی اور جو چیز خواہش لاوے طرف وطی کے مثلاً بوسہ وغیرہ سب حرام ہی اور وطی سے
اعتکاف فاسد ہوتا ہے خواہ وطی رات کو کرے خواہ بہول کر اور مساس اور بوسے سے اعتکاف فاسد
ہوتا ہے اگر انزال ہووے اور بدون انزال کے نہین ہوتا ہی مسئلہ اعتکاف مین بالکل چپ رہنا مکروہ ہے
اور بیہودہ کلام کرنا اوس سے زیادہ مکروہ نیک کلام کیا کرے مثلاً کلام اللہ یا حدیث یا درود پڑہا کرے

مسئلہ اگر کسی دن کے اعتکاف کا نذر کیا پس اون دنون کی راتون کو بھی اعتکاف کرنا لازم ہوگا اور اسیطرح
اگر دو دن کی نذر کیا تو دو رات کا بھی اعتکاف لازم ہوگا اور نزدیک ابی یوسف کے صرف اوس ایک رات کا
لازم ہوگا جو دونون کے درمیان ہے اور اگر نذر کیا ایک مہینے کے اعتکاف کا تو ایک لخت ایک مہینے کا اعتکاف
لازم ہوگا اگرچہ ایک لخت کا ذکر زبان سے نکیا ہو مسئلہ اعتکاف شروع کرنے سے لازم ہوجاتا ہے نزدیک امام محمد کی بعضے

کتاب الحج

اسلام کے رکنون مین سے ایک رکن حج ہے اور وہ فرض عین ہوجاتا ہے جسوقت اوسکی شرطین پائی جائین
اور جسنے حج کو فرض نجانا وہ کافر ہے اور اوس کی شرطین موجود ہونے پر جسنے ترک کیا وہ فاسق ہے لیکن
چونکہ ان ملکون مین اکثر شرطین حج کی موجود نہین اسلیے اوسکے مسائل اس رسالہ مختصر مین نلکھے ایک تو یہی اور
دوسری وجہ یہ ہے کہ ساری عمر مین حج ایک مرتبہ واجب ہوتا ہے نہ بار بار پس حاجت کے وقت اوسکے
مسائل کو پوچھ سکتا ہے واللہ اعلم ف مصنف رحمہ اللہ نے اگرچہ مسائل حج کے نہین لکھے پر یہ عاجز
بطور اختصار کے کچھ بیان کرتا ہے مسئلہ شرطین حج کی یہ ہین کہ حج کرنے والا آزاد اور عاقل اور بالغ
اور مسلمان ہو اور بیمار اور اندھا اور ضامن کسی کا نہو اور سواری اور راہ کے خرچ پر قادر ہو اور اہل و عیال
کے نفقہ پھر آنے تک کا دے سکتا ہو اور راہ مین امن بیشتر ہو یعنی اکثر لوگ وہان سے حج کر آتے ہون گو
کسی وقت بعض لوگ اتفاقاً ہلاک ہون اوسکا اعتبار نہین اور عورت کے لیے اوسکے شوہر یا محرم
عاقل بالغ کی صحبت ساتھ ہو مسئلہ فرض حج کے تین ہین ایک تو احرام باندھنا دوسرا عرفات مین کھڑے ہونا
اور تیسرا طواف الزیارہ کرنا کہ اوس کو طواف الافاضہ اور طواف الرکن بھی کہتے ہین مسئلہ واجب
حج کے پانچ ہین ایک مزدلفے مین رات کو ٹھہرنا دوسرا جمرات مین کنکریان مارنا تیسرا صفا مروہ مین
دوڑنا چوتھا بال منڈانا یا کتروانا پانچوان طواف الصدر کرنا یعنے پھرنے وقت رخصت کا کرنا اسکو
طواف الوداع بھی کہتے ہین پس انکے سوا سنتین اور مستحبات ہین مسئلہ جان تو کہ احرام باندھنے کے
بعد حرام ہے وطی کرنا اور جھگڑا اور لڑائی کرنا اور جھوٹ بولنا اور غیبت اور تہمت اور برائی کرنا اور سلا ہوا
کپڑا پہننا اور شکار کرنا اور خشکی کا کرنا اور سر اور بدن کے بال منڈانا اور سر اور رخسار بھی خطمی سے دھونا

اور ناخن اور موچھین کترنا اور موزہ پہننا اور پگڑی باندھنا اور سی ہوئی کپڑے پہننا اور خوشبو لگانا پس زیادہ تفصیل بڑی کتابون مین دیکھے جسکو حاجت ہو

کتاب التقوی

اسلام کے ارکان کے بعد یعنی نماز روزہ حج زکوۃ کے مسائل جاننے کے بعد حرام اور مکروہ اور مشتبہ کی چیزون کو دریافت کرنا اور اون سے بچنا یہ بہی اسلام مین ضرور ہے ف کیونکہ بدون جاننے اونکے احتیاط کرنا اون سے مشکل ہے پس اگر مسلمان اون کو نجانیگا اور اونسے نہ بچیگا تو اوسکی مسلمانی مین بیشک نقصان آویگا پس اسی واسطے اس کتاب التقوی کی پانچ فصلون مین چیزین بیان کی گئی فصل پہلی کہانیکے بیان مین مردار یعنی جو جانور کہ آپسے مرا ہوا اور بہنے والا لہو اور سور اور وہ جانور کہ بلندی سے گرکر مرا ہوا اور وہ جانور گلا گہوٹنے سے یا کسی صدمہ سے مرا ہوا اور وہ جانور کہ اوسکو کسی کافر غیر کتابی نے ذبح کیا اونکا کہانا حرام ہے اور اسی طرح جو جانور کہ اوسکو کسی مسلمان یا کتابی نے ذبح کیا اور قصدًا بسم اللہ ترک کی وہ بہی حرام ہے اور اگر بہول کے ترک کی تو نزدیک امام مالک حرام ہے اور نزدیک امام اعظم کے حلال ہے مسئلہ جنگل سے پکڑنیوالے جانور اور پہاڑ کہانیوالے چارپائی اگرچہ کفتار اور لومڑی ہون اور ہاتہی اور گدہے اور خچر اور زمین مین گہسے رہنے والے جانور مانند چوہے اور نیول اور سوا انکے جو حشرات مین ہین جیسے کیڑے وغیرہ اور جانور کہ اکثر نجاست کہاتا ہو اون سبکا کہانا حرام ہے اور جو کوا کہ دانہ اور نجاست دونون کہاتا ہو وہ مکروہ ہے اور گہوڑا حلال ہے اور نزدیک امام اعظم کے مکروہ ہے اور جو کوا کہیتی کے کہ وہ فقط دانہ کہاتے ہین حلال ہے اور خرگوش اور دوسرے حیوانات جنگلی کہ درندون مین سے نہیں وہ حلال ہین اور دریائی جو اون مین سے نزدیک امام اعظم کے سوا مچہلی کے کوئی قسم کے جانور حلال نہین اور مچہلی اگر دریا وغیرہ مین بدون آفت کے مرکر پانی پر چت ہوکر بہے تو وہ حرام ہے نزدیک امام اعظم کے اور مچہلی اور ٹڈی مین ذبح شرط نہین ہے اسی واسطے کافر کی شکار کی ہوئی مچہلی بہی حلال ہے مسئلہ طعام اوس قدر رکہانا فرض ہے کہ جس مین زندگی باقی رہے اور اس قدر رکہانا کہ جسمین نماز کہڑا ہوکر پڑہ سکے اور روزہ رکہنے کی طاقت حاصل ہو مستحب ہے اور آدہے پیٹ تک کہانا سنت ہے اور پیٹ بہر

کہانا مباح ہے اور اگر جہاد مین طاقت ہونیکی نیت اور دینی علوم مین محنت کرنیکی نیت سی پیٹ بھر کہاوے
تو بہی مستحب ہے اور پیٹ بھر سے زیادہ کہانا حرام مگر روزہ رکہنے کے قصد یا مہمان کی خاطر سی جائز ہے مسئلہ
ناچاریکی حالت مین یعنی بہوک سے سبب مرنے کا اندیشہ ہوا اور اوس وقت غذا حلال نہ ملی تو مردار حلال ہوتا ہے
اور جو چیز حرام ہے وہ بہی حلال ہوتی ہے بلکہ اوسوقت فرض ہوتا ہے کہانا مردار وغیرہ کا نزدیک
امام اعظم کے اور اگر نہ کہایا اور مرگیا تو گناہ گار ہوگا لیکن پیٹ بھر نکہاوے جان بچانے کے اندازہ کہاوے
نزدیک ابی حنیفہؒ کے اور امام شافعی اور احمد کے ایک قول مین بہی حکم ہے اور نزدیک امام مالک کے
پیٹ بھرکے کہاوے اور ایسی حالت مین اگر غیر کے مال جان رہنے کے قدر کہاوے اور اوسکی قیمت ادا کرنی
کی نیت ہووے تو جائز ہے لیکن اگر اوسنے احتیاط کیا غیر کے مال سے نکہایا اور مرگیا تو تو اب دیا جاویگا
گناہ گار نہوگا مسئلہ مرض مین دوا کہانی جائز ہے نہ واجب اگر دوا نہ کہائی اور مرگیا گنہگار نہوگا مسئلہ
قسم قسم کے میوے اور طرح طرح کی غذا لطیف کہانا جائز ہے لیکن اوس مین خرچ حد سے زیادہ کرنا
اسراف ہے اور منع مسئلہ سونے اور چاندی کے برتن مین کہانا اور پینا مرد اور عورت دونوں کو
حرام ہے مسئلہ شراب انگوری نجاست غلیظہ اور حرام قطعی ہے جو شخص اوس کو حرام نجانے وہ کافر
ہے اور اوس کو یون بناتے ہین کہ پانی انگور کا بدون جوش آنے کے رکہہ چہوڑتے ہین
یہانتک کہ وہ نشا لانے والا ہوا اور کف اوس مین اوٹہہ آوے اور وہ شراب کہ خرما یا کشمش سے
بناتے ہین اور وہ طلا انگوری کے پانی کو جوش دے کر دو تہائی سے کم خشک کرکر رکہہ چہوڑتے ہین
سکر ہونے اور کف لانے تک یہ تینون قسمین نجس ہین لیکن نجاست ان کی خفیفہ ہے نہ غلیظہ
اور دوسری شراب ہین کہ خرما یا کشمش کے پانی جوش دیکر بناتے ہین یا شہد یا انجیر یا گیہون یا جو یا جوار
وغیرہ سے تیار کرتے ہین اور مثلث انگوری کہ انگور کے پانی کو جوش دینے کے بعد ایک تہائی باقی
رکہتے ہین یہ سب شراب ہین بہی اون تینون کے مانند نجس ہین اور حرام نزدیک محمد رحمہ کے اگرچہ ایک
قطرہ بہی ہو دلیل اونکی یہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو چیز نشہ لاوے زیادتی سے
اوسکا حرام ہے ایک قطرہ اوسکا اور جو چیز نشہ لانے والی ہے وہ شراب ہے یعنی مانند شراب کے

ہے حرمت اور نجاست مین اور نزدیک امام اعظم کے جو چار شرابین پہلی کہی ہین اونکے سوا یہ شراب
انگوری شراب خرما تر اور شراب کشمش و رطلا انگوری کے سوا اور جو پچھلی شرابین ہین یہ سب تو
نجس ہین نہ حرام ہان جو شخص لہو و لعب کے ارادہ سے پیوے تو حرام ہے اور اگر طاقت کی قصد سے
پیوے تو جائز ہے لیکن یہ قول امام اعظم کا متروک ہی اور فتوی امام محمد کے قول پر ہے مسئلہ
شراب سے کسی طرحکا فائدہ اوٹھانا درست نہین پس چاہیئے کہ اس سے علاج جاریائیکی بہی نہی کیجائے
اور نہ لڑکون کو دی جاوے اور نہ زخم کے مرہم مین ڈالی جاوے مسئلہ کہانا کہانے اور پانی پینے کے
وقت سنت وہ ہے کہ اول بسم اللہ کہے اور آخر اوسکے الحمد للہ اور کہانے کے قبل اور کہانے کے بعد ہاتھ دہووے
اور پانی تین گہونٹ کرکے پیوے ہر بار اول مین بسم اللہ اور آخر مین الحمد للہ کہے مسئلہ گہوڑی کا دودہ نشہ کے
سبب حرام ہے اور پیشاب ماکول اللحم کا بہی حرام ہے مسئلہ گوشت اگر مسلمان یا کسی کتابی سے مول لیوے تو وہ
حلال ہے اور اگر کسی بت پرست سے لیوے تو حرام ہے مسئلہ ہدیہ قبول کرنیکے لیئے غلام اور لونڈی
اور لڑکے کا قول بہی معتبر ہے **ف** یعنی کسی غلام نے کہا کہ یہہ ہدیہ تمہارے فلانے دوست
نے بہیجا پس اوسکا کہنا کفایت کرتا ہے مسئلہ اگر کسی عادل نے کہا کہ یہہ پانی پاک ہے یا کہانا ناپاک ہے
دونون صورت مین قول اوسکا قبول کیا جائیگا اگر کسی فاسق نے یا جسکا حال معلوم نہین اوسنے خبر دی پانیکی
نجاست پر پس اسصورت مین سوچے جسطرف دل کی رائے غالب ہووے اوسی پر عمل کرے پس اگر گمان
غالب ہو کہ یہ کہنے والا سچا ہے پانیکو گراوے اور تیمم کرے اور اگر گمان غالب ہے کہ یہہ جہوٹہ ہے تو وضو کرے
اوس سے لیکن بہتر وہ ہے کہ وضو کرے اور پہر تیمم کر لیوے مسئلہ سوداگر کے غلام کی ضیافت قبول کرنی درست
اور کپڑا یا نقدی یا غلہ اوس سے لینا درست نہین اوسکے مولی کی اجازت بغیر مسئلہ ضیافت قبول کرنی ظالم
امیرون اور ناچنے والے اور گانیوالے اور چلا چلا رونیوالی عورتون کو اور قبول کرنا ہدیہ اونکا منع ہی اگر
اکثر مال اونکا حرام کا ہووے اگر جان لیوے کہ اکثر مال حلال کا ہے درست ہے **فصل دوسری** لباس
اور اوسکے مانند کے بیان مین کپڑا ستر ڈہانکنے کے قدر اور گرمی اور سردی جو ہلاکی پہونچانیوالی ہین اونکے
دفع کرنیکی قدر پہننا فرض ہے اور اوس سے زیادہ پہننا خدا کی نعمت ظاہر کرنی اور شکر ادا کرنا اور زینت کے

لیے مستحب ہے اور سنت وہ ہے کہ لباس انگشت نمانہ پہنے اور دامن اور ازار آدھی پنڈلی تک پہنے اور ٹخنے تک بھی جائز ہے اور اوس سے زیادہ نیچے لٹکانا حرام ہے اور سنت کی نیت سے شملہ بالشت بھر چھوڑنا مستحب ہے اور اسراف اور فخر دکہانیکی نیت سے زیادہ تکلف کرنا لوگ میں مکروہ ہے یا حرام اور اگر نیت نہو تو مباح ہے اور زرد اور زعفرانی رنگ کے کپڑے مردونکو حرام ہیں عورتونکو اور ایک روایت میں ہے کہ مطلق سرخ رنگ مردون کو مکروہ ہے مگر خط وار درست ہے یا نہ سو جسکی اور جو کپڑا تانا اور بانا اوسکا دونون ریشم ہون وہ عورتون کو درست ہے نہ مردونکو مگر چار انگلی کی برابر گوٹ اونکو بھی درست ہے اور جو کپڑا کہ بانا اوسکا ریشمی اور تانا سوت یا اون کا ہو اوسکو فقط لڑائی مین پہننا درست ہے اور جس کپڑیکا بانا سوت اور تانا ریشمی ہے وہ شروع ہر حال مین وہ درست ہے اور ریشمی کپڑیکا بچھونا اور تکیہ بنانا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک صاحبین کے منع ہے مسئلہ چاندی اور سونیکا زیور عورتونکو پہننا جائز ہے اور مردونکو حرام ہے مگر انگوٹھی چاندی کی بنی ہوئی اور سونا اوسکی نگینے کے چارون طرف لگا ہوا درست ہے مسئلہ اور ٹوٹا ہوا دانت چاندیکی تار سے باندھنا جائز ہے نہ سونیکے تار سے اور صاحبین کے نزدیک سونیکے تار سے بھی جائز ہے اور انگوٹھی لوہے اور پیتل وغیرہ کی جائز نہین ہے مسئلہ بادشاہ و قاضی کو انگوٹھی مہر کیلیے رکھنی سنت ہے اور اونکو نہ رکھنی بہتر ہے مسئلہ جس برتن مین چاندیکی میخ وغیرہ ہو اوسمین کھانا پینا اور چاندیکی میخین لگی ہوئی کرسی پہ بیٹھنا جائز ہے بشرطیکہ چاندیکی جگہ سے منہ لگانے اور بیٹھنے میں احتیاط کرے اور نزدیک ابی یوسف کے مکروہ ہے اور امام محمد سے دو روایت ہین ایک مین تو جائز ہے اور دوسری مین منع مسئلہ لڑکے کو ریشمی کپڑا اور سونا پہنانا حرام ہے **فصل** تیسری وطی و دیکھنے و چھونے کے بیان مین کہ اوسکے بیان مین آئی جورو یا لونڈی کو پیچھے کی راہ میں یا حیض و نفاس مین وطی کرنی حرام ہے اور لواطت حرام قطعی ہے اور اوسکو حرام نجانے وہ کافر ہے اور اجنبی عورت اور امرد کو شہوت سے دیکھنا حرام ہے اور اسی طرح اجنبی عورت پر شہوت سے ہاتھ ڈالنا اور حرامکاری کی کوشش مین چلنا پہرنا بھی حرام ہے حدیث مین آیا ہے کہ آنکھ کا زنا دیکھنا اور ہاتھ کا زنا پکڑنا اور پاؤن کا زنا راہ چلنا اور زبان کا زنا بدبات کہنا اور فرج ان سبکی تصدیق کرتی ہے اور سب کو جھٹلاتی ہے مسئلہ غیر کے ستر کی طرف دیکھنا حرام ہے مگر طبیب یا ختنہ

کرنیوالے یا دائی یا ختنہ کرنیوالی وغیرہم کو جائز ہے کہ ضرورتمین ضرورتکی قدر نظر کرین نہ زیادہ اور ایک مرد
کو دوسرے مرد کا بدون دیکہنا درست ہی ستر عورت کے سوا یعنی ناف سے زانوتک دیکہے اور ایک عورتکو
دوسری عورت کی ناف سے زانون تک بہی دیکہنا درست نہین اور باقی بدن دیکہنا جائز ہی اور اسطرح عورتکو
غیر مرد کے ستر کے سوا باقی بدن کا دیکہنا درست ہی بدون شہوت کے اور شہوت کے حال مین ہرگز نہین درست
اور مردکو اجنبی عورت کا بدن دیکہنا بالکل درست نہین مگر جو عورت ضروری کامونکو واسطے باہر نکلتی ہی
اوسکا منہ اور دونون ہاتہ دیکہنا درست ہی اگر شہوت نہو اور اگر شہوت ہو تو درست نہین قرآن مجید
مین حق تعالی نے فرمایا کہ کہو اے محمد مسلمان مردون کو کہ عورتون سے آنکہین بند کرین اور شرم
گاہ نگاہ رکہین اور کہو مسلمان عورتون کو کہ مردون سے آنکہین چہپاوین اور شرمگاہ نگاہ رکہین
اور حدیث مین آیا ہے کہ جسنے اجنبی عورتکی طرف شہوت سے نظر کی قیامت کے دن پگہلا ہوا شیشہ اوسکی
آنکہون مین ڈالا جائیگا اور اپنی عورت اور لونڈی کا سارا بدن دیکہنا درست ہے لیکن مستحب وہ ہے کہ
شرمگاہ نہ دیکہنے اور ماں اور بہن اور بیٹی اور پوتی اور سوا انکی جتنی عورتین محرمات مین سے ہین اونکی اور غیر کسی کی
لونڈی کے سر اور منہ اور پنڈلی اور بازو دیکہنا اور اونکو ہاتہ لگانا درست ہی اگر شہوت سے اوسکو امن
ہو اور پیٹ اور پیٹہ اور ران دیکہنا درست نہین اور غلام اپنے مالک کے حق مین مانند اجنبی کے ہی پس
اوسکو منہ اور دونون ہاتہ کے سوا باقی اعضا مالک کا دیکہنا درست نہین اور اجنبی عورتکی طرف نکاح
کے ارادہ سے یا مول لینے کیوقت شہوت کی ساتہ بہی دیکہنا جائز ہے اور اسی طرح گواہ کو بہی گواہ
ہونے یا گواہی دینے کے وقت اور حاکم کو بہی انصاف کیوقت دیکہنا درست ہے مسئلہ خواجہ اور
اختہ کا حکم مرد کا ہے ف یعنی جسطرح عورت کو غیر مرد سے پردہ کرنا فرض ہے اسی انہون سے بہی خوجہ کہتے
ہین ڈگرتا ہوسے کو اور اختہ کہتے ہین جس کے خصیے نکال لئے گئے ہون مسئلہ حمل رہنے کے خوف سے
عزل کرنا یعنی وطی کر نہین انزال کے وقت منی باہر ڈالنی منع ہی منکوحہ سے بغیر اذن اوسکی اگر وہ حرہ ہے اور
اگر وہ غیر کی لونڈی ہے تو اوسکی مالک کے بدون حکم نہین جائز اور اپنی لونڈی سے درست ہے
بغیر اذن اوسکے مسئلہ اگر کسینے باندی مول لی یا کسی نے اوسکو ہبہ کیا یا میراث یا کسی اور سبب سے

ہاتھہ لگانی ہے نہ وطی اوسکی درست ہے اور نہ بوسہ لینا اوس سے تبتک اوسکے مالک مین آنیکے بعد ایک
حیض پورا نہو لیوے اور اگر باندی نابالغ ہے یا بیاہ کر حیض موقوف ہوگیا تو بعد ایک مہینہ کے وطی جائز
ہوگی مسئلہ اگر کسی کے ملک مین دو لونڈی ایسی ہون کہ نکاح دونون کا ایک ساتھہ کرنا شرع مین منع ہو مثلاً
دونون آپس مین بہن ہون پس اسصورت مین اگر اون دونون مین سے ایک کے ساتھ اوسنے وطی کی دوسری
اوسپر حرام ہوگئی جبتک وطی کی ہوئی کو اپنی ملک سے الگ کریگا یا کسی اور سے نکاح نکر دیگا **فصل**
چوتھی کسب اور تجارت کے بیان مین حدیث مین آیا ہے کہ تلاش کرنا حلال روزی کا فرض ہے
بعد فرضون کے **ف** جو فرائض کہ مقرر ہین مانند نماز روزہ اور سوا اون کے اول مرتبہ اونکا ہے بعد
اونکے طلب کرنا کمائی حلال کا فرض ہے اور سب کسبون سے بہتر کسب کسب اپنے ہاتھ کا ہے داؤد علیہ السلام
زرہ اپنے ہاتھہ سے بناتے تھے اور کماتے تھے اور بہتر کسب کیا ہے بیع مبرور ہے یعنی
وہ بیع کہ فساد اور کراہت سے پاک ہو **ف** فقہ مین تفصیل اوسکی لکھی ہے کہ افضل کسب جہاد ہے پھر
تجارت پھر زراعت پھر ہاتھ کی کمائی مسئلہ مبیع اگر مال نہو مانند مردار یا لہو یا حر کے بیع اوس کی
باطل ہے اور اگر مبیع مال ہو لیکن قابل قیمت کے نہو مانند اوس جانور کے کہ ہوا مین اڑتا ہی یا وہ مچھلی
کہ پانی کے اندر ہے اونکی بیع بھی باطل ہے **ف** ہان اگر جانور کو پھر آنے کی عادت ہو جسطرح کبوتر
یا مچھلی ایسی چھوٹے حوض مین ہو کہ ہاتھہ سے پکڑ سکتے ہون اسصورت مین بیع اونکی جائز ہوگی اور مانند شراب
اور سور کے کہ یہ دونون اگرچہ کفار کے نزدیک قیمت دار مال ہین پر شرع کے نزدیک کچھہ اونکی قیمت نہین
پس یہ دونون اگر نقد روپیون کے عوض بیچے جاوین اونکی بیع بھی باطل ہے اور اگر مثلاً کپڑے یا کسی اور
اسباب کے عوض بیچے جاوین تو اس صورت مین بھی اونکی بیع باطل ہوگی اور اسبابکی بیع فاسد
ف بیع کی چار قسمین ہین نافذ موقوف فاسد باطل جسمین مبیع اور ثمن دونون مال ہون اور
بیچنے والا اور لینے والا دونون عاقل ہون خواہ وہ دونون اپنے واسطے خرید و فروخت کرتی ہون
یا کسی اور کے وکیل یا ولی ہون اوسکو بیع نافذ کہتے ہین اور اگر کسی نے غیر کا مال بدون اجازت
اوسکے بیچا نہ تو وہ اوسکا ولی ہے اور نہ وکیل اوسکو بیع موقوف کہتے ہین یہ بیع صحیح نہوگی جبتک

مال کا مالک اذن نہ دیوے اور اگر باعتبار اصل کے بیع درست ہو اور باعتبار عارض کے نادرست تو
اوس کو بیع فاسد کہتے ہین مثلاً ایک کپڑا بیچا شراب کی عوض مین پس کپڑا کی بیع اصل مین تو درست ہے لاکن شراب
کے عوض مین فاسد ہے کیون کہ شراب شرع مین مال متقوم نہین ہے اور کپڑا مال متقوم ہے پس مال کا بغیر
مال کے ساتھ عوض کرنا درست نہین اور اگر کسی وجہ سے درست نہو اوسکو بیع باطل کہتے ہین مانند بیع مردار
یا شراب کے بیع باطل مین خریدار بسبب بیع کے مالک نہین ہوتا ہے کس واسطے کہ وہ مال نہین اور فاسد
مین مبیع قبض کر کے مالک ہوتا ہے لیکن بیع کو فسخ کرنا واجب ہے اور اگر فسخ نہ کیا تو واجب
ہوگا اسپر قیمت اوس کی دینی نقدی مین سے مثلاً کسی نے شراب دیکر ایک تھان کپڑا
لینے والے پر واجب ہے کہ کپڑے کی قیمت نقدی مین سے دیوے مسئلہ دودھ بغیر دوہنے
کے جانور کے تھنون مین بیچ ڈالنا درست نہین بلکہ بیع باطل ہے کیونکہ اوسمین دودھ ہونے
مین شک ہے احتمال ہے کہ ہوا ہو دودھ مسئلہ جو بیع بیچنے والے اور مول لینے والے مین جھگڑا ڈال
نے والی وہ فاسد ہے مانند بیع [illegible] بکری یا کپڑے [illegible] یا بیع
کر کے کسی زمانہ مین سے یا بیع کرنی مدت مجہول کے ساتھ مثلاً خریدار کہتا ہے کہ قیمت اس کی تب دونگا
گا یا ہوا زور کی چلیگی اوس دن قیمت دونگا فساد انمین جھگڑا ہونے کی وجہ
سے ہے کہ مثلاً خریدار چاہتا ہے کہ اول جیسے بکری کی قیمت ملا کے کاٹ لیوے یا بکری
اچھی سی اچھی چن کر نکال لیوے یا گز بعد کپڑا اپنی پسند کے موافق پھاڑ کر لیوے یا مہینہ [illegible]
ہوا چلنے کے دن قیمت مال کی دیوے اور بائع اس وجہ پر راضی نہین ہوتا ہے اور اوسکا راضی ہونا
صورت ایسی کی نزاع کی ہے پس مشتری کو لازم ہے کہ اس طرحکی بیع فاسد کو فسخ کرے اور اگر
مشتری نے فسخ نکیا بلکہ بائع نے بکری جہت سے نکال دی اور گز بھر کپڑا تھان سے پھاڑ دیا
یا مشتری نے مدت مجہول کو موقوف کیا بیع صحیح اور لازم ہو جائیگی مسئلہ شرط فاسد سے
بیع فاسد ہوتی ہے اور شرط فاسد وہ ہے کہ مقتضاے عقد کا نہو یعنی جو شرطون اوس عقد
چاہتا ہے وہ اونمین سے نہو اور اوس مین نفع ہو بائع کو یا مشتری کو یا مبیع کو اگر مبیع مستحق [illegible]

ف یعنی مبیع نفع کو نفع سمجھتا ہو اور وہ اپنا فایدہ حاصل کرنے کی عقل و شعور رکھتا ہو اور اگر مبیع کو یہ لیاقت نہیں ہے تو اوس کا نفع معتبر نہوگا مسئلہ کسی نے مثلاً مکان لیا اس شرط پر کہ بائع اوس پر اوس کا قبضہ کر دیوے پس یہ شرط صحیح ہے فاسد نہیں اس سبب سے کہ یہ شرط مقتضاے عقد کا ہے اور اگر بائع نے کپڑا بیچا اس شرط پر کہ مشتری اوس کو کسی اور کے پاس نہ بیچے پس یہ شرط اگرچہ مقتضاے عقد کا نہیں ہے لیکن فاسد بھی نہیں اس لیے کہ اسمین کسی کا نفع نہیں اور اگر بائع نے گھوڑا بیچا اس شرط پر کہ خریدار اوس کو فربہ کرے اس مین گھوڑے کو نفع ہے لیکن گھوڑا انسان نہین ہے کہ نفع کو سمجھے اور مشتری سے فربہ ہونے کی غذا طلب کرے پس یہ شرط بھی فاسد نہیں اسی طرح کی شرط کرنی لغو ہے اور بیع صحیح اور اگر کسی نے مکان بیچا اس شرط پر کہ بیچنے کے بعد ایک مہینے تک اوس مین رہا کرے پس یہ شرط فاسد ہے کیونکہ اوس مین بائع کو نفع ہے اور اگر کسی نے کپڑا اس شرط پر مول لیا کہ بائع اوسکو پیراہن سے دیوے پس یہ شرط فاسد ہے کس واسطے کہ اس مین لینے والیکو نفع ہے اور اگر غلام بیچا اس شرط پر کہ لینے والا اوسکو لیکر آزاد کرے پس یہ شرط فاسد ہے اس سبب سے کہ اسمین غلام کو منفعت ہے پس اس طرح کی بیع و شرا سے بچنا واجب ہے کیونکہ ایسی شرطون سے بیع فاسد ہوتی ہے اور بیع باطل اور بیع فاسد کے مسائل کی زیادہ تفصیل فقہ کی کتابین موجود ہے مسئلہ سود لینا حرام ہے بیع اور قرض دونون مین اور گناہ کبیرہ ہے جو شخص اوس کی حرمت کا منکر ہے وہ کافر ہے مسئلہ جان تو بیاج دو قسم پر ہے ایک بیاج نسیہ دوسرا بیاج فضل بیاج نسیہ وہ ہے کہ نقد مال کو وعدے پر بیچے اور بیاج فضل وہ ہے کہ تھوڑے مال کو بہت کے عوض بیچے پھر اگر دو چیزین پائی جائین ایک اتحاد جنس دوسرا اتحاد قدر تو نزدیک امام اعظم کے دونون قسمین ربوا کی حرام ہوتی ہین یعنی ربوا نسیہ بھی اور ربوا فضل بھی اور قدر سے مراد ہے کیل یا وزن اور اگر ان دونون چیزون سے ایک پائی جائے یعنی صرف اتحاد جنس پائی جائے یا اتحاد قدر تو ربوا وعدہ کا حرام ہوگا نہ ربوا زیادتی کا پس اگر گیہون عوض گیہون کے یا جوار عوض جوار کے یا چنے عوض چنے کے یا سونا عوض سونے کے یا چاندی عوض چاندی کے یا لوہا عوض لوہے کے بیچا جاوے

جاوے تو فضل اور نسیہ دونون اوسمین حرام ہین کیونکہ اتحاد جنس اور اتحاد قدر دونون چیزین اوسمین
موجود ہین اور اگر گیہون عوض چنے کے یا سونا چاندی کے یا لوہا عوض تانبے کے بیچا جاوے تو فضل
حلال ہے اور نسیہ حرام کس واسطے کہ گیہون اور چنے دونون ایک طرح کے کیل سے بیچے جاتے ہین اور
لوہا اور تانبا دونون ایک صورت کی ترازو اور بٹہون سے اور سونا اور چاندی ایکطرح کی ترازو اور بٹہون سے
بیچے جاتے ہین پس اونمین قدر متحد ہے اور جنس مختلف اسلئے فضل حلال ہوا اور نسیہ حرام اور اگر گز بہی کپڑا گز بہی
کپڑے کے عوض اور گہوڑے کے عوض بیچا جاوے تو بہی فضل حرام ہے اور نسیہ حرام کیونکہ یہان اتحاد جنس
موجود ہے اور قدر نہین اور اگر اتحاد قدر دونون نہ پائی جائین تو فضل و نسیہ بہی مثلاً گیہون
سونے یا لوہے کے عوض بیچے تو فضل اور نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ یہان نہ اتحاد جنس ہے نہ اتحاد
قدر کیونکہ گیہون کیلی ہین اور سونا اور لوہا وزنی اور اگر سونا لوہے کے بدلے یا لوہا سونے کے بدل بیچے اوسمین بہی
فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ یہان نہ اتحاد جنس ہے اور نہ اتحاد قدر کس واسطے کہ ترازو اور بٹے سونے کے
اور ہین اور ترازو اور بٹے لوہے کے اور ہین اور اسی طرح گیہون چونے کے عوض بیچے اوسمین بہی
فضل و نسیہ دونون جائز ہین اسلیے کہ گیہون کے کیل اور ہین اور چونے کے کیل اور اور نزدیک امام
شافعی کے کہانے کی چیزون مین اور سونے چاندی مین ربوا جاری نہوگا انکی جنس متحد ہونیکی صورتمین اور لوہا
اور تانبے اور پیتل اور چونا اور اونکے مانند مین ربوا جاری نہوگا اور امام مالک کے نزدیک کہانیکی
چیزین اگر لائق ذخیرے کے ہووین گی تو اونمین ربوا جاری ہوگا اور اگر ایسی نہونگی تو نہوگا پس تازہ میوے
اور ترکاری وغیرہ مین اونکے نزدیک ربوا نہین ف تفصیل اس اجمال کی یون ہے کہ حدیث شریف مین حکم ہے
کہ سونا اور چاندی گیہون جو کہجور نمک انکی جنس کے عوض یعنی سونا عوض سونے کے اور چاندی عوض چاندی
کے اور گیہون عوض گیہون کے اور جو عوض جو کے اور کہجور عوض کہجور کے اور نمک عوض نمک کے برابر بیچین
اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتہ لین دین کرین کہ فضل اور نسیہ دونون انمین ربوا ہین اتحاد جنس مین
پس جب حدیث مین ان چہہ چیزونکا ربوا ذکر ہوا علماء نے اور چیزونکو انپر قیاس کیا لیکن ان چیزونمین
علت ربوا کی کیا ہے اوسمین اختلاف ہے امام ابو حنیفہ کے نزدیک جنس و قدر ... علت ربوا کی ہے

مراد وزن یا کیل ہے پس سونا چاندی شرع دونون وزنی ہین اور انمین وزن علت ہی ربوا کا اور ان دونکے
سوا جو چیزین وزنی ہین مانند تانبے پیتل لوہے اور غیر اونکے اونمین بہی علت ربوا کی وزن ہی اور باقی گیہون
جو خرما نمک یہ چارون شرع مین کیلی ہین گو عرف مین نہون پس اونمین کیل ربوا کی علت ہی پہر جو چیزین
کیلی ہین مانند چونہ وغیرہ کے اونمین بہی علت ربوا کی کیل ہے پس خلاصہ قول امام اعظم کا یہ ہے کہ جس جنس جو خواہ
وزنی ہون خواہ کیلی اونکی جنس کو جنس کے بدل فضل اور نسیہ کے ساتھہ بیچنا حرام ہے اور اگر جنس
مخالف ہوا اور قدر ایک ہو مانند گیہون اور چنے کے اوسمین فضل حلال ہے اور نسیہ حرام اور اگر جنس
ایک ہوا اور قدر نہ پایا جائے اوسمین بہی فضل حلال ہے اور نسیہ حرام چنانچہ اگر ایک تہان گزی دیکر دو
تہان گزی لیوے تو درست ہے اور امام شافعی کے نزدیک اون چہونمین علت ربوا کی ثمنیت اور قوت
ہی پس سونے چاندی مین تو ثمنیت ہے اور باقی چار ونمین قوت پس اونکے نزدیک سونا سونے کے عوض
اور چاندی چاندی کے عوض برابر بیچنا اور اوسی مجلس مین ہاتون ہاتہہ لینا درست ہی فضل اور نسیہ
اونمین نہین درست اور گیہون جو خرما نمک ان چارون کا بہی حکم ہی اور انکے سوا جن چیزونمین قوت
ہے مانند میوے اور ترکاری اور ادویات کی انکا بہی حکم یعنی جنس کے عوض برابر بیچنا اور اوسی
مجلس مین ہاتون ہاتہہ دینا لینا درست ہے فضل اور نسیہ اونمین درست نہین اور تانبے اور پیتل
اور چونہ اور اونکے مانند مین فضل اور نسیہ دونون جائز ہین کیونکہ اونمین نہ تو ثمنیت ہی اور نہ قوت اور امام
مالک کے نزدیک بہی سونے چاندیمین علت ربوا کی ثمنیت ہے اور باقی چار ونمین قوت مدخر یعنی یہہ
چارون لائق جمع رکہنے کے ہین پس اونکے نزدیک ان چارونکو اور اونکے سوا جسمین قوت مدخر ہی اونکو
اتحاد جنس مین فضل اور نسیہ کے ساتھہ بیچنا حرام ہے پس ترکاری اور جو میوہ کہ لائق ذخیرہ کے نہین ہین اونکی
جنس کو جنس کی عوض فضل اور نسیہ کے ساتھہ بیچنا اونکے نزدیک حرام نہین مسئلہ گیہون کا آٹا گیہون کے
آٹے کے عوض برابر کیل اور تازہ خرما چہوہارے کے عوض برابر کیل اور انگور کشمش کی عوض برابر کیل بیچنا جائز
ہی امام اعظم کے نزدیک اور دونکے نزدیک نہین جائز اگر تازہ خرما اور انگور خشک ہوکر کم ہوین مسئلہ مال ربوا
... یا تو نہین ہوگا بیان ہو چکا اونمین اچہی اور بری کو برابر بیچنا چاہیے اور اگر اچہا مال کم ہوا اور برا

اوس سے زیادہ ہو اچھے کے ساتھ کوئی جنس ملادیوے مثلاً جو شخص سیر بھر اچھے گیہون دیکر دو سیر بُرے لینے چاہے
تو اچھے کے ساتھ سیر بادہ وسیر چنے وغیرہ ملا کے بیچے تاکہ بیع صحیح ہو جاوے اور حدیث مین آیا ہے کہ جس قرض کے
سبب سے قرض دینے والیکو قرض لینے والے کی طرف سے نفع پہونچے وہ قرض حکم ربوا کا رکھتا ہے پس قرض دینے والے
کو چاہیے کہ قرضدار کی ضیافت اور ہدیہ قبول نکرے ہان جس صورت مین دونونکے درمیان کھانے دینے
اور دینے لینے کی رسم سابق سے چلی آتی ہو تو مضائقہ نہین اور قرضدار کی دیوار کے سایہ مین بیٹھنا بھی مکروہ ہے
اور راہ کے خوف سے روپیونکی ہنڈوی کرنی مکروہ ہے جسصورت مین ہنڈاون ندینا ہو اور اگر ہنڈاون دیا جاوے
اوس صورت مین تو حرام ہے اور بیاج **مسئلہ** بطرح بیع فاسد اور بیاج سے پرہیز کرنا واجب ہے اسی طرح اجارہ
فاسد سے بھی پرہیز کرنا واجب ہے پس جس چیز پر اجارہ کیا جاتا ہے اگر وہ چیز مجہول ہے تو اوسکی جہالت ایسے جھگڑے
نزع ڈالتی ہے اور اجارے کو فاسد کرتی ہے مثلاً اگر کسی نے اجارہ کیا اسطور پر کہ آج کے دن گیہون کے
دس سیر آٹیکی روٹی ایک درہم سے پکادونگا یہ اجارہ فاسد ہوگا **ف** سبب فساد کا یہ ہے کہ روٹیونکی
پکوائی کے عوض ایک درہم مقرر ہوا لیکن وہ روٹیان کتنی ہین یہ معلوم نہین پس اگر اوسنے سب پکا دیا تو
البتہ پکوانے والا بے عذر ایک درہم حوالہ کریگا اور اگر مثلاً چوتھائی باقی رہی تو تہائی درم دیگا یا کچھ بھی نہ دیگا
جبتک کام اوسکا پورا نکریگا اور یہ طلب کریگا پورا درم اسلیے کہ اسنے دن بہر مزدوری کی پس یہ جہالت
معقود علیہ کی ڈالیگی دونون مین نزع اور فاسد کریگی اونکا اجارہ اور شرط فاسد سے بھی اجارہ
فاسد ہوتا ہے جسطرح اوس سے بیع فاسد ہوتی ہے **مسئلہ** اجرت لینے والے کے ہاتھ سے جو چیز تیار کیجاوے
اوسمین سے بعض اسکی اجرت مقرر کرنے سے اجارہ فاسد ہوتا ہے مثلاً کسی نے ایک من گیہون پیسنے والے
کو دیا اس شرط پر کہ اوس آٹے مین سے چوتھائی اوسکی پسوائی مین دیوے اور تیس سیر آٹا آپ لیوے
یا کتا ہوا سوت جولاہے کو دیا کہ اس شرط پر کہ تہائی کپڑا اوسکی بنوائی مین دیوے یا ایک من گیہون گدھے
پر لدوا یا دہلی لیجانیکو اس شرط پر کہ اوسمین سے چوتھائی غلہ دہلی مین لدوائیکا دیوے اسطرح کا اجارہ
فاسد ہے پس اسمین مزدوری جس طور پر ٹھہری تھی وہ نہ ملیگی بلکہ مزدوری موافق دستور کے واجب ہوگی
لیکن جو مقرر کیا ہے اوس سے زیادہ نہ دیجاویگی **مسئلہ** بیچنے والے کو حرام ہے کم کرنا بیع کا وزن مین اور لینے والے

کو حرام ہے کم کرنا قیمت کا وزن مین حقتعالی نے کم کرنیوالونکے حق مین وَیْلٌ لِّلْمُطَفِّفِیْنَ فرمایا اور
مبیع کے قیمت ادا کرنے مین اور جو قرض جلد دینے کا ہے اوسکو ادا کرنیمین اور مزدورونکی مزدوری ادا کرنیمین
بیعذر تاخیر کرنی حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مالدار ہوکر حق ادا کرنیمین دیر کرنی ظلم ہے اور
مزدورنکو مزدوری دیوے اوس کے پسینا خشک ہونے کے قبل و پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم جب قرض ادا کرتے تھے
جسقدر آپکے ذمے واجب ہوتا تھا اوس سے زیادہ دیتے تھے مثلاً دو وسق کی جگہہ مین ایک وسق اور
دو وسق کی جگہہ مین تین وسق دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ اس قدر تیرا حق ہے اور اسقدر زیادتی ہماری
طرف سے ہی پس جان تو کہ بدون شرط کرنے کے اسطرح کا زیادہ دینا جائز ہے یہ سود نہین بلکہ مستحب ہے
اور عہد شکنی اور فریب اور جہوٹہہ یہ تینون حلال کسب کو حرام کر دیتے ہین اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے بازار مین
ڈہیر گیہونکا دیکہا جب ہاتہہ مبارک اوسکے اندر گیا تو ڈہیر کے بیچ مین گیہون گیلا پایا پس فرمایا کہ یہہ کیا ہے
بایع نے کہا کہ پانی مینہہ کا اوسمین پہونچا تہا آپنے فرمایا کہ گیلے گیہون کو ڈہیر کے اوپر کیون نہین کیا تو جو کوئی
فریب دیوے مسلمانون کو وہ ہمارے مین سے نہین مسئلہ جوانمردی کرنی یعنی اپنے حق سے در گذر کرنا بیچنے
اور خریدنے اور قرض ادا کرنے اور قرض طلب کرنے مین مستحب ہے اور اگر لینے والا پشیمان ہووے
اور بیچنے والا اوس کی خاطر سے بیع فسخ کرے تو حق تعالی بیچنے والے کے گناہونکو بخش دیتا ہی
مسئلہ بیع مرابحہ اور بیع تولیہ مین بدون فرق کے پہلے قیمت کہدینی واجب ہے بیع مرابحہ وہ ہے
کہ پہلی خرید سے مثلاً چار آنے اضافے کے ساتہہ بیچے اور تولیہ وہ ہے کہ سابق قیمت کے ساتہہ بیچے
اور اگر مبیع پر قیمت کے سوا مانند مزدوری لدوائی اور ڈہوائی کے خرچ ہوا ہو اوسکو بہی قیمت کے ساتہہ
ملاوے اور کہے کہ اسقدر روپے میرے اس اسباب مین خرچ ہوئے اور یون کہے کہ اتنے روپے سے
بیچے خریدا یا تاکہ جہوٹ نہو جاوے مسئلہ اگر ایک شخص نے مثلاً ایک کپڑا دس درم کو بیچا اور مول لینے
والے نے [illegible] پہر اوس بایع نے وہی کپڑے کو مشتری سے پانچ درم سے مول
لیا یا اوس کپڑے کو [illegible] سے آٹہہ درم سے خرید کیا یہ بیع صحیح نہوگی کسواسطے کہ یہ حکم مین
ربوا کے ہے مسئلہ منقول کا بیچنا قبل قبض کرنے کے درست نہین ہے مثلاً دس من گیہون خرید کیے

اور اب تک وہ چیز قبض نہین کیا پھر اونکو کسی اور کے ہاتھ بیچ ڈالنا درست نہین مسئلہ اگر مال کیلی خرید کیا کیل سے تول لینے کی شرط پر پھر مشتری نے بائع سے موافق شرط کے کیل سے تول لیا بعد اوسکو دوسرے کے ہاتھ بیچا کیل سے دینے کی شرط پر پس پہلے خریدار کو اون مول لیے ہوے غلہ مین سے کھاتا یا کسی اور کے ہاتھ بیچنا درست نہوگا جبتک یا دوبارہ کیل نکرے گا پہلے خریدار کا کیل نکرنا کفایت نکریگا کیونکہ شاید دوبارہ کیل کرنے مین کچھ زیادہ نکل آوے پس وہ مال بائع کا ہے نہ اس کا مسئلہ نجش حرام ہے اور نجش وہ ہے کہ کوئی شخص لالچ یا پن سے یعنی خریدنا منظور نہو اور اپنے تئین خریدار ظاہر کرکے مبیع کی قیمت بڑھاوے تاکہ دوسرا خریدار فریب کھا جاوے مسئلہ اگر ایک مسلمان کوئی چیز خرید کرتا ہے اور نرخ اوسکا معین کر رہا ہے یا کسی عورت کو نکاح کا پیغام دیا ہے اوس چیز کے لینے پر یا اوس عورت کی نکاح پر دوسرے کو مکروہ ہے پیغام دینا جبتک پہلے والے کا معاملہ درست ہووے یا موقوف ہو مسئلہ شہر سے نکلکے اگر کوئی شخص غلہ کے سوداگرون سے ملاقات کرے اور تمام غلہ اونکا مول لیوے اوسکو تلقی جلب کہتے ہین پس اسطور پر خریدنا مین اگر شہر والے پر ضرر ہووے تو منع ہے اور اگر اونکو ضرر نہین ہے تو درست نہین ہے تو درست ہے مگر جس صورت مین شہر کا نرخ سوداگرون سے چھپا ویگا تو فریب ہوگا اور مکروہ مسئلہ شہر کے لوگ سوداگرون سے غلہ وغیرہ لیکر اگر شہر مین قیمت گران کرکے بیچین تو مکروہ ہے جس حال مین شہر کے اندر ہووے قحط اور تنگی مسئلہ جمعہ کی اذان اوس وقت سے خرید و فروخت کرنا مکروہ ہے مسئلہ مثلاً اگر دو بردے چھوٹے ہون اور آپسمین محرمیت کی قرابت رکھتے ہون اونکو الگ الگ بیچنا مکروہ ہے اور منع اور اگر ایک اوندونون مین سے چھوٹا ہوا اور دوسرا بڑا اس صورت مین بھی منع ہے بلکہ نزدیک بعض کے بیع جائز نہین مسئلہ مردار کی چربی بیچنی نہین درست اور نجس روغن کا بیچنا درست ہے نزدیک امام اعظم کے اور نزدیک اور امامون کے نہین درست اور آدمی کا گوہ اگر مٹی وغیرہ کے ساتھ ملا ہوا نہووے تو بیچنا اوسکا مکروہ ہے نزدیک امام اعظم کے اور اگر ملا ہوا ہے تو جائز ہے اور گوبر کا بیچنا بھی درست ہے امام اعظم کے نزدیک اور اکثر امامونکے نزدیک اون چیزون مین سے کسی چیز کی بیع درست نہین اور جس چیز کا بیچنا درست نہین اوس سے فائدہ اوٹھانا بھی درست نہین مسئلہ احتکار یعنی بند کر رکھنا اور نہ بیچنا قوت آدمی اور چارپایونکا اور وہ بھی شہر کا

شہر کے لوگونکو اوس سے ضرر ہووے اور نزدیک امام ابی یوسف کے جس مفلس کو نبادر کرنے سے عوام
کو ضرر ہووے اوسکا بند رکھنا منع ہے حاکم چاہیے کہ رکھنے والے کو حکم کرے کہ اپنی حاجت سے زیادہ
بیچے پس اگر وہ نہ بیچے تو حاکم بیچے **مسئلہ** اگر اپنی کھیتی کا غلہ بند رکھا یا دوسرے شہر سے مول لا کر بند
رکھا تو یہ احتکار مین شامل نہین **مسئلہ** بادشاہ اور حاکم کو مکروہ ہے نرخ مقرر کرنا مگر جس وقت غلہ
بیچنے والے بنئے غلے کی گرانی مین زیادتی کرین تو اس صورت مین عقلمندون کے مشورے کے ساتھ نرخ
تعین کرین **فصل پانچوین متفرق مسئلون کے بیان مین** تیر اندازی مین یا گھوڑے یا اونٹ یا گدھے
یا خچر دوڑانے مین ایکدوسرے سے بار جیت کرنا درست ہے اور اگر آگے نکل جانیوالے کے لیئے صرف ایک
کی طرف سے کچھ مقرر کیا جاوے یہ بھی درست ہے اور اگر دونون طرف سے ایک دوسرے مقرر کرین تو
حرام ہے مگر جس صورت مین ایک شخص تیسرا درمیان ہو اور کہا جاوے کہ اگر یہ آگے ہوی دونو پر سبقت کر لیگا
تو اوسکو اوس قدر ملیگا اور اگر دو شخص آگے نکل جاوین تو کچھ نملیگا اس صورت مین تیسرے سے کچھ
نلیا جاویگا اور ان دونون مین سے جو شخص آگے نکل جاوے وہ دوسرے سے لیوے اور یہی حکم ہے اوس
صورت مین کہ دو طالب علم ایک مسئلے مین اختلاف کرین اور چاہتے ہین کہ اوستاد کے روبرو بیان کرین
پس جسکا حکم اوستاد کے موافق ہو اوسکے لیئے کچھ مقرر کرین **مسئلہ** ولیمہ نکاح کا سنت ہے اور
جو شخص اوس مین بلایا جاوے چاہیئے کہ قبول کرے اور بغیر عذر کے قبول نکیا تو گنہگار ہوگا ف
ولیمہ نام ہے اوس کھانیکا کہ بعد نکاح کے جو چار دن ضیافت شکریہ کیا کرتے ہین **مسئلہ** دعوت
کھانے مین سے اپنے گھر مین کچھ نلاوے اور سائل کو بھی نہ دیوے مگر مالک کی اجازت سے اور جہان
کہ اوس جگہ لہو یا راگ ہے تو حاضر ہووے اور دعوت قبول نکرے اور اگر بعد جانے کے معلوم ہوا ہے پس اگر
منع کی طاقت رکھتا ہے تو منع کرے اور اگر طاقت نہ رکھے تو اوس صورت مین اگر لوگونکا پیشوا ہے
یا کھانیکی مجلس مین لہو ہے تو بھی نہ بیٹھے اور اگر کسی کا پیشوا ہے اور نہ لوگ کھانیکی مجلس مین تو بیٹھ جاوے
امام اعظم رحمہ اللہ نے فرمایا کہ ایسی جگہ گرفتار ہوا تھا مین قبل پیشوا ہونے کے پس صبر کیا مین نے **مسئلہ**
راگ حرام ہے کسواسطے کہ وہ روکتا ہے خدا کی یاد سے اور خواہش دلاتا ہے شہوت کی گناہونکی طرف

اور جب آدمی کو اس سے خواہش گناہ کی طرف نہو مثلاً ایک درویش صاحب نفس مطمئنہ کا ہی خدا کی
محبت اور عشق کے سوا اور کچھ میل اور رغبت اوسکے سر مین نہون پہر یہ درویش جو مرد قابل شہوت کا نہین
ہے اوسکی زبان سے کوئی کلام موزون آواز موزون کے ساتھ سنے اور وہ کلام اوس کو یاد الٰہی سے
مانع نہو بلکہ خواہش لاوے خدا کی محبت کی پس اونکے حق مین انکار کرنا نہ چاہیے خواجہ عالی شان +
بہاء الدین نقشبند قدس سرہ کہ کمال تابعداری سنت کی رکھتے تھے اونہون نے فرمایا کہ نہین یہ کام کرتا ہون
کسو واسطے کہ یہ سنت نہین ہے اور نہ انکار کرتا ہون اور ملاہی اور مزامیر اور طنبورا اور ڈہول اور نقارہ
اور دف اور غیر انکے سب حرام بالاتفاق مگر طبل یعنی نقارہ غازیون کا یا دف بجانا نکاح کی خبر کے
لیے جائز ہے مسئلہ شعر کلام موزون ہے پس جو شعر کہ مضامین خدا کی حمد اور رسول کی نعت
اور مسائل دینیہ پر اور جو نیک باتین ہین اونپر شامل ہون پس ایسے شعر کہنے درست ہین اور جس شعر کہ مضامین
برے ہین اوسکا کہنا اور پڑہنا دونون برا ہی لیکن جو شعر نیک ہے اوسمین بہی اکثر اوقات ضایع کرنا
مکروہ ہے مسئلہ ریا اور سمعہ یہ دونون عبادت کے ثواب کو باطل کرتے ہین یعنی جو شخص عبادت
کرتا ہے لوگون کو دکہانے یا سنانے کے لیے خدا کی نزدیک ثواب اوسکا نہوگا مسئلہ غیبت یعنی
پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کہنی گو وہ برائی اوسمین ہے حرام ہی خواہ اوسکے دین کی برائی کہے خواہ
اوسکی صورت کی خواہ اوسکے حسب و نسب کی یا انکے سوا اور جس بات مین اوس کا برا معلوم ہوا
اوسکی برائی کرے مگر ظالم کی غیبت کرنی حرام نہین ہے اور غیبت جب ہوگی کہ ایک شخص کو معین کر کے
بد کہے اور اگر ایک شہر کے سارے لوگون کی غیبت کرے گا تو غیبت نہوگی مسئلہ چغلی کہانی یعنی ایک
کی بات دوسرے کو پہونچانی کہ جس مین اون کے درمیان سبب ناخوشی کا ہووے یہہ بہی حرام ہے
مسئلہ گالی دینا دوسرے کو زبان سے یا سر آنکہہ یا ہاتھ وغیرہ کے اشارے سے یا ہنسنا
دوسرے پر اسطور سے کہ جس مین اوسکی بیعزتی ہو حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مسلمان
کے مال اور ابرو کی حرمت اسکے خون کی حرمت کے مانند ہے اور کعبہ شریف کو فرمایا کہ حق تعالی نے
تجہکو بہت حرمت دی ہے لیکن مسلمان کے خون اور مال اور ابرو کی حرمت تجہہ سے زیادہ ہے

مسئلہ جہوٹھہ بولنا ہے حرام ہے مگر دو آدمی کے درمیان صلح کروانے یا اپنی بی بی کو راضی کرنے یا ظالم کے ظلم دفع کرنے کیواسطے ایسے مقامونمین جہوٹھہ بولنا بہتر ہے اگر حاجت ہو اور بدون حاجت کے مکروہ ہے مسئلہ سب جہوٹھہ سے بڑا زیادہ جہوٹھہ گواہی دینی اور جہوٹھہ قسم کھانی کہ جسمین مسلمان کا مال ناحق ہلاک کرے حقتعالے نے جہوٹھہ کو شرک کے برابر شمار کیا اور فرمایا کہ پرہیز کرو تم جہوٹھہ بات سے جس حال مین سیدہی راہ چلنے والے مسلمان ہو تم نہ شرک کرنے والے مسئلہ رشوت دینے والا اور رشوت کہانی والا دونون دوزخ مین ہووینگے ظالم کے ظلم دفع کرنے کیواسطے رشوت دینی جائز ہے مسئلہ جو لوگ قرآن کے خلاف حکم کرتے ہین غزالی نے اونکو کافر کہا اور تلاش کرنا حال مسلمانون کا اونکی برائی بیان کرنے کے لیے حرام ہے مسئلہ آپس مین جب قصد فساد ہو تو چاہیے کہ شرع کی طرف رجوع کرین اور شرع جس طور پر حکم کرے اگرچہ طبیعت کے خلاف ہو تو بہی واجب ہے کہ اوس حکم کو خوشی سے قبول کرین کیونکہ شرع کے حکم کو برا ماننا کفر ہے اور اوسمین انکار شرع کا لازم ہے مسئلہ غرور اور فخر کرنا اور اپنی نفس کو اورون سے بہتر گننا اور غیر کو حقیر جاننا حرام ہے حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ اپنی جانون کو پاکی کے ساتھہ نسبت مت کرو بلکہ خدا جس کو چاہتا ہی اوس کو پاک کرتا ہے اور اعتبار خاتمہ کا ہے اور خاتمہ نہین کہ کیا ہوگا حدیث مین آیا ہی حق نے اپنے بعض لوگونکو بہشتی لکھا ہے اور وہ تمام عمر کام دوزخ کا کرتے ہین اور آخر مین تائب ہوتے ہین اور کام بہشت کا کرتے ہین اور بہشتی ہوتے ہین اور بعض لوگون کو دوزخی لکھا ہے وہ ساری عمر کام بہشت کا کرتے ہین آخر مین ازلی لکھا غالب آتا ہی اور عمل دوزخ کا کرتے ہین شیخ سعدی شیرازی علیہ الرحمہ نے فرمایا بیت مرا پیر دانائے مرشد شہاب ✽ دو اندرز فرمود بر روے آب ✽ یکے آنکہ بر خویش خود بین مباش ✽ دوم آنکہ بر غیر بدبین مباش ✽ مسئلہ ایک دوسرے پر نسبت کا فخر کرنا اور مال و رتبے کے زیادتی پر بڑائی کرنی حرام ہے کیونکہ عزت والا خدا کے نزدیک وہ شخص ہے جو بڑا متقی ہے مسئلہ شطرنج یا تختہ نرد یا چوپڑ یا گنجفہ وغیرہ کے ساتھہ کہیلنا حرام ہے اور اگر اوس مین ہار جیت پر مال دینے لینے کی شرط ہو تو وہ جوا اور حرام قطعی اور گناہ کبیرہ ہے اور اوسکی حرمت کا انکار کرنے والا

کافر ہے اور کبوتر بازی کرنا اور مرغ وغیرہ لڑانا بھی حرام ہے مسئلہ جوجون سے خدمت لینی مکروہ ہے
مسئلہ بالونکو پیوند لگاکر لنبا کرنا حرام ہے خصوصًا جوڑ لگانا آدمی کے بالون سے بڑا گناہ ہے مسئلہ
نوان کئے پر اور امامت اور تعلیم قران اور فقہ اور اسکے سوا اور عبادات پر مزدوری جائز نہین نزدیک
امام اعظم کے اور نزدیک دوسرے امامون کے جائز ہے اور اس زمانے مین فتوی اس بات پر ہے
کہ تعلیم قرآن وغیرہ پر اجرت لینی درست ہے مسئلہ نوحہ کرنے اور گانے پر اور اسکے سوا گناہ کے اور
کامون پر اجرت لینی اور نر جانور کو مادہ کے ساتھ جفت کروانے کی اجرت لینی حرام ہے مسئلہ
قاضیون اور مفتیون اور عالمون اور غازیون کو بیت المال سے روزینہ دینا چاہیے موافق حاجت
بدون شرط کے مسئلہ آزاد عورت کو بغیر محرم یا بغیر شوہر کے سفر کرنا درست نہین اور باندی اور ام ولد
کو درست ہے اور خالی مکان مین غیر عورت کے ساتھ بیٹھنا خواہ وہ عورت آزاد ہو خواہ لونڈی حرام
ہے مسئلہ غلام اور لونڈی کو عذاب کرنا یا طوق اونکی گردن مین ڈالنا حرام ہے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نے وفات کی وقت اخیر کلام مین نماز کے لیے اور غلام لونڈی ساتھ نیکی کرنے کے لیے وصیت فرمائی
پس چاہیے کہ اپنے غلام لونڈی کو جو آپ کہاوے سو کہلاوے اور جو آپ پہنے سو پہناوے اور اونکی
طاقت سے زیادہ کام مین حکم نکرے اور اگر کسی سخت کام مین حکم کرے تو چاہیے کہ آپ بھی اوسکے
شریک ہووے مسئلہ جس غلام کا بھاگنے کا اندیشہ ہووے اوسکے پاؤنمین بیڑی ڈالنی جائز ہے مسئلہ
غلام کو مولا کی خدمت سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ ڈارہی کترواکر ایک مشت سے کم کرنی
حرام ہے اور ڈارہی وغیرہ سے بھاگنا حرام ہے مسئلہ ڈارہی کترواکر ایک مشت سے کم کرنی
تا حس کترانا اور بغل اور زیر ناف کے بال مٹانا سنت ہے مسئلہ مرد اور عورت کو ایک حمام مین داخل
ہونا درست ہے اگر پردہ ہوا اور ازار پہنے ہون مسئلہ نیک کام مین حکم کرنا اور برے کامونکو منع کرنا واجب
ہے پس اگر مقدور رکھتا ہو تو ہاتھہ سے منع کرے اور اگر ہاتھہ سے نہوسکے تو زبان سے اور اگر زبان سے
نہوسکے یا زبان سے ہو سکتا ہے لیکن اثر نہین کرتا ہے تو دل سے برا مانے اور صحبت اونکی ترک کرے اور
اگر اس قدر بھی نکیا تو اونکے وبال مین شریک ہوگا دنیا اور آخرت مین مسئلہ دست کہینا خدا کا باید اور وہ

خدا کے واسطے اور بغض رکھنا خدا کے دشمنون کو خدا کیواسطے فرض ہے مسئلہ جسپر کسینے احسان
کیا اس احسان کرنیوالیکا احسان ماننا اور اوسکے احسان کا بدلا دینا مستحب ہے یا واجب اور احسان کا انکار کرنا
اور ناشکری کرنی برا گناہ ہے پیغمبر علیہ السلام نے فرمایا کہ جسنے بندیکا شکر نہ کیا اوسنے خدا کا شکر نکیا مسئلہ
علما اور صلحا کی مجلس مین بیٹھنا بہتر ہے اگر میسر ہو اور اگر نہو تو گوشہ اختیار کرنا بہتر ہے مسئلہ پیغمبر علیہ السلام
پر درود بھیجنا بڑی کثرت سے مستحب ہے اور خدا کا ذکر اور پیغمبر کے درود سے مجلس خالی رہنی مکروہ ہے مسئلہ
مردونکو صورت بنانی عورتون کی اور عورتون کو صورت بنانی مردونکی اور خواہ مرد ہون خواہ عورتین اونکو
صورت بنانی کافرون اور فاسقون کی حرام ہے مسئلہ ماکول اللحم جانور کو بغیر غرض کہانیکے قتل کرنا حرام ہے
اور موذی جانور کو قتل کرنا درست ہے مسئلہ مسلمان کا حق مسلمان پر چھ چیزین ہین بیمار کی عیادت کرنا
جنازہ مین حاضر ہونا دعوت قبول کرنا سلام علیک کرنا چھینکنے والے کو یرحمک اللہ کہنا لیکن جب وہ الحمد اللہ کہے
نہ روبرو اور پیٹھ پیچھے دونون حال مین خیر خواہی کرنا مسئلہ چاہیے پیار رکھے مسلمانونکو واسطے جس چیز کو
پیار رکھتا ہے اپنے نفس کے واسطے اور ناپسند رکھے اونکے حق مین جس چیز کو ناپسند رکھتا ہو اپنے حق مین مسئلہ
سلام کا جواب دینا واجب ہے مسئلہ جان تو کبائر تین طور پر ہین ایک تو کفر کرنا کہ وہ سب کبیرون سے بڑا ہے
اور اوسکے قریب ہے گناہ ہین عقائد باطلہ جیسے کہ عقائد رفاض وغیرہم کے دوسرا حقوق بندون کا ہلاک
کرنا یعنے ظلم کرنا مسلمانون کے مال پر اور خون کرنا اور بےعزت کرنا حق تعالی حقوق اپنے بخشیگا اور
حقوق بندون کے نہ بخشیگا امام بغوی نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ علیہ السلام
نے فرمایا کہ قیامت کے دن عرش کی جانب سے پکارنے والا پکاریگا اے امت محمد کی حق تعالی نے تم ساری
مومن مردون اور مومن عورتونکو بخش دیا تم بہی سب آپسمین حقوق ایک دوسریکا بخشو اور بہشت مین داخل ہو
حافظ نے فرمایا بیت مباش در پے آزار ہرچہ خواہی کن ہ کہ در شریعت ما غیر ازین گناہی نیست یعنی
کوئی گناہ برابر اس گناہ کے نہین تیسرا تصور کرنا خاص خدا کے حقوق مین یعنے اوسکی بندگی بجا نہ لائی
اس میں کبائر حد شیون مین آئے ہین اونکو ایک ایک کرکے شمار کرتا ہون مین شرک کرنا ماں باپ کی نافرمانی
کرنا کسی کو ناحق مار ڈالنا جہوٹی قسم کہانا جہوٹی گواہی دینا اور پاکدامن عورتکو زنا کی تہمت کرنا

اور یتیم کا مال کہانا اور سود کہانا اور دو چند کافرون کی لڑائی سے بہاگنا اور بہادو کرنا اور اولاد کو قتل کرنا جسطرح کفار لڑکیون کو قتل کرتے تہے اور زنا کیا خصوصاً ہمسائے کی عورت سے حدیث مین آیا ہے کہ دس عورت کے ساتہ زنا کرنا کمتر ہے یعنی گناہ اوس کا بہت کم ہے بہ نسبت اسکی کہ زنا کرے ہمسایہ کی عورت کے ساتہہ اور چوری کرنا اور راہ لوٹنا کہ یہہ لڑائی کرنی ہے خدا اور رسول کے ساتہہ اور امام عادل سے بغاوت کرنا اور حدیث مین آیا ہے کہ بڑا گناہ کبیرہ وہ ہے کہ کوئی شخص اپنے مان باپ کو گالی دیوے عرض کیا صحابہ نے کہ مان باپ کو کوئی کیونکر گالی دے گا فرمایا کہ جب وہ غیر کے مان باپ کو گالی دے گا تو وہ اوسکے مان باپ کو گالی دیگا مسئلہ فاسق کی تعریف کرنی حرام ہے حدیث مین آیا ہے کہ حق تعالی اوس پر غصہ ناک ہوتا ہے اور عرش اوسکے سبب سے کانپتا ہے مسئلہ اگر کسی نے کسی پر لعنت کی پس جس پر لعنت کی اگر وہ لائق لعنت کے نہین ہے تو وہ لعنت اوس لعنت کرنیوالے پر پہر آتی ہے ف حدیث مین آیا ہے کہ منافق کی علامتین چار ہین جہوٹ بولنا اور وعدہ خلاف کرنا اور امانت مین خیانت کرنا اور قول دیکر پہر دغا کرنا اور جہگڑے کے وقت گالی دینا مسئلہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شریک مت کر خدا کے ساتہہ اگرچہ قتل کیا جاوے تو اور جلایا جاوے تو اور نا فرمانی مان باپ کی مت کر اگرچہ حکم کرین تجہکو کہ چہوڑ دے اپنی جورو اور مال اور اولاد کو مسئلہ خاوند کا حق عورت پر اس قدر ہے کہ رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر خدا کے سوا اور واسطے سجدہ کرنا جائز ہوتا تو عورت کو مین حکم کرتا کہ شوہر کو سجدہ کرے اگر شوہر عورت کو حکم کرے کہ پہاڑ سے پتہر اوٹہا کر سیاہ پہاڑ مین اور سیاہ پہاڑ کے پتہر سفید پہاڑ مین پہونچا دین عورتکو چاہیے کہ ویسا ہی کرے مسئلہ حدیث مین آیا کہ تم مین سب سے وہ آدمی بہتر ہے کہ اپنی بی بی کے ساتہہ خوب ہووے اور مین اپنی بیبیون کے حق مین خوب ہون اور عورت بائین پسلی سے پیدا کی گئی ہے اگر تو اوسکو سیدہا کرنا چاہیگا تو توڑ دیگا پس اوسکی کج پر صبر کرنا چاہیے اور نیکی چاہیے کرنی اور چاہیے کہ عورت کو دشمن نہ بنا رکہے اگرچہ اوسکو طلاق دیوے مسئلہ گناہ صغیرہ کو سہل جاننا ہمیشہ کرنے سے گناہ کبیرہ ہوتا ہے اور جو قطعی گناہ ہے اوس کو حلال جاننا کفر ہے بخاری نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی کہ فرمایا انہون نے کہ

بہت کامون کو تم سب کرتے ہو اور اونکو بال سے باریک و سہل زیادہ جانتے اور ہم سب ون
کامون کو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت مین ہلاک کرنے والی چیزون مین سے جانتے تہے ف شرع
مین باتین بہت ہین تہی بڑی کتابین اون باتون سے بہین کفایت کی قدر ان مین رقم نہین لکہی
گئین زیادہ اس سے اگر حاجت پڑے تو عالمون کی طرف رجوع کرنا ہو سکتا ہے

کتاب الاحسان والتقرب

جان تو نیک بخت کرے تجہکو اللہ تعالی یہہ سارے مسائل جو مذکور ہوے ایمان اور اسلام اور شریعت
کی صورتین ہین یعنی شرع کے ظاہری احکام ہین اور شریعت کی حقیقت اور مغز درویشون کی خدمتین
تلاش کرنی چاہئے اور یون نہ کہا چاہئے کہ حقیقت شریعت سے خلاف ہے یہہ جاہلون کی ہے اور اس
طور پر کہنا کفر ہے بلکہ یہی شریعت ہے اولیاء اللہ کی خدمتون مین اور رنگ پیدا کرتی ہے یعنی دل
جب علاقہ جسمی اور علاقہ علمی اور اللہ کے سوا جتنے علاقہ ہین سب سے پاک ہو جاتا ہے اور نفس کی برائی
دور ہو کر نفس مطمئنہ ہو جاتا ہے اور خدا کی بندگی مین خلوص پیدا ہو جاتا ہے پس یہی حقیقت اسکی
حق مین معتبر ہو جاتی ہے اور اوس کی نماز خدا کے نزدیک اور علاقہ جسم پہونچاتی ہے یعنی دو رکعت
اوسکی اورون کی لاکہہ رکعت سے بہتر ہوتی ہے اور یہی حال اوسکے صوم صدقے وغیرہ کا بیان
ہوتا ہے رسول علیہ السلام نے فرمایا کہ اگر تم سب احد کے پہاڑ کے مانند سونا خدا کی راہ مین خرچ
کروگے ایک سیر یا آدہ سیر جو کے برابر نہوگا جو صحابہ نے خدا کی راہ مین دئے ہین یہہ مرتبہ اونکے قوت
ایمان اور اخلاص کے سبب سے تہے اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے باطنی نور کو درویشونکے سینہ
سے چاہئے ڈہونڈہنا اور اوسی نور سے اپنے سینہ کو چاہئے روشن کرنا تا سر نیک بخت صحیح طرح
دریافت ہو جاوے قرآن شریف مین ولی متقی کو فرمایا اور حدیث مین فرمایا کہ علامت اولیاء
اللہ کی یہہ ہے کہ اونکی صحبت سے خدا یاد آوے یعنی اونکی صحبت سے محبت دنیا کی کم ہو جاوے اور محبت خدا کی زیادہ
ہووے لیکن جو آدمی متقی نہین ہوتا ہے وہ ولی نہین ہوتا ہے مولانا روم علیہ الرحمۃ نے فرمایا ہے بیت
اے بسا ابلیس آدم روے ہست پس بہر دستے نباید داد دست رباعی باہر کہ نشستی و نشد جمع دلت

ندرمید صحبت آب وگلت ✤ زنہار زصحبتش گریزان میباش ✤ ورنہ نکند روح عزیزان بجلت ✤ الحمد للہ

عبادہ الذین | **ترجمہ باب کلمات الکفر فتاوای برہانی ہی** | مصطفیٰ

کلمات کفر اور بدعت کے بیانمین دستور القضاہ مین خلاصہ سے نقل کیا کہ ایک مسئلے مین اگر کئی وجہ
کفر کی ہون اور ایک وجہ کفر کی نہو تو فتوی کفر پر نچاہیئے دینا شیخین کو یعنی ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما
کو برا کہنے سے کافر ہوتا ہی اور علی کرم اللہ وجہ کو اندونون پر فضیلت دینے سے کافر نہوگا پر بدعتی کہلاویگا
خدا کی دیدار سے انکار کرنے سے کافر ہوتا ہی اور یون کہنا کہ خدا کا جسم ہے اور ہاتہہ پاون ہین یہہ کفر ہی
اگر کفر کے کلمے اپنے اختیار سے کہیگا اور نہین جانتا ہی کہ یہہ کفر کا کلمہ ہے کافر ہوگا نزدیک اکثر علماء کے
اور نہ جاننے کا عذر قبول نہوگا اگر کلمہ کفر کا بدون قصد کے زبان سے نکل آوی تو کافر نہوگا اگر ارادہ کیا
کافر ہونے کا ایک مدت دراز کے بعد پس بالفعل کافر ہوجائیگا اگر قطعی حرام کو حلال یا قطعی حلال کو
حرام کہیگا یا فرض نہ جانیگا تو کافر ہوگا اگر گوشت ہو مردار کا بیچتا ہے اور کہے کہ یہ گوشت مردار
کا نہین حلال گوشت ہے تو کافر نہوگا مگر کاذب ہوگا اگر ایک مرد نے دوسرے سے کہا کہ تو خدا سے
نہین ڈرتا ہے اگر وہ کہے کہ نہین تو کافر ہوگا لیکن محمد بن فضل کے نزدیک یہہ ہے کہ اگر قطعی گناہ مین
اس طور پر انکار کرے گا تو کافر ہوگا نہین تو نہین اگر کہے کہ وہ شخص اگر خدا ہوگا تو بہی مین اپنا حق اوس سے
لونگا کافر ہوگا اگر کہے خدا تیرے مقابلہ مین کفایت نہین کرتا ہے مین تیرے ساتہہ کیونکر کفایت کرسکونگا
تو کافر ہوگا اگر یون کہے کہ آسمان پر میرا خدا ہی اور زمین پر تو ہے کافر ہوگا اگر کسی کا لڑکا مرجاوے اور
وہ کہے کہ خدا اسکا محتاج تہا کافر ہوگا اور اگر دوسرا کوئی کہے کہ خدا نے تجہپر ظلم کیا پس یہ شخص کافر ہوگا
اگر کوئی کسی پر ظلم کرے اور مظلوم کہے کہ اے خدا تو اوس مت قبول کر اگر تو قبول کرے تو مین قبول کرونگا
کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ مین عذاب ور ثواب سے بیزار ہون کافر ہوگا اگر کوئی بدون گواہ کے نکاح کرے
اور کہے کہ خدا اور رسول کو گواہ کیا مین نے یا کہے کہ فرشتونکو گواہ کیا مینے کافر ہوگا اور تتمہ الفتاوی
مین لکہا ہے کہ داہنے یا بائین فرشتون کو گواہ کیا مینے تو کافر ہوگا اگر کسی ...
کہا کہ مریض مریگا یا کہا کہ غلہ مہنگا ہوگا یا کسی جانور نے آواز کی ...

جانا موقوف کیا اس شخص کے کفر مین اختلاف ہی اگر کہے کہ خدا جانتا ہی کہ مین ہمیشہ تجھکو یاد کرتا ہون بعضے
نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کہیگا خدا جانتا ہی کہ تیری خوشی اور غمی مین ایسا ہون کہ جسطرح اپنی خوشی و غمی مین
ہون اس صورت مین بھی بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا کہ اگر اوس آدمی کی نیکی اور بدی مین اپنی جان اور
مال سے اسطرح حاضر رہتا ہے کہ جس طرح اپنی نیکی اور بدی مین مستعد رہتا ہی تو کافر ہوگا اگر کہے کہ قسم خدا
تیرے پاؤن کی کافر ہوگا اگر کہے کہ روزی خدا کیطرف سے ہے لیکن بندے سے ڈھونڈ لینا چاہیے تو کافر ہوگا
اگر کہے کہ فلانا اگر نبی ہوگا اوسپر ایمان نہین لاؤنگا یا کہے کہ خدا مجھکو نماز کا حکم کریگا مین تو بھی نماز نہ پڑھونگا
کافر ہوگا یا کہے کہ اگر قبلہ اوسطرف ہوگا تو نماز نہ پڑھونگا کافر ہوگا اگر کسی پیغمبر کی اہانت کی تو کافر ہوگا اگر کوئی
کہے کہ آدم علیہ السلام کپڑا بنتے تھے دوسرا کوئی کہے پس ہم سارے جولاہے ہین کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ آدم علیہ
السلام اگر گیہون نکہاتے تو ہم سب بدبخت نہوتے کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ پیغمبر علیہ السلام ایسا کرتے تھے دوسرا
کہے کہ یہہ بے ادبی ہی کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ ناخن ترشنا سنت ہے دوسرا کہے کہ اگرچہ سنت ہی مگر مین تراشونگا کافر
ہوگا اور اگر کہے سنت کیا کام آویگی کافر ہوگا اگر کوئی امر معروف کرتا ہی دوسرا اوسکی قول رد کرے اور کہے کہ یہہ کیا تو
غل مچایا کافر ہوگا فتاوی سراجی مین لکہا ہی کہ قرض مانگنے والا اگر کہے کہ وہ اگر جبار خدا ہی تو بھی اوس سے
مین اپنا قرض لے آونگا کافر ہوگا اور اگر یون کہے کہ اگر وہ پیغمبر ہے تو بھی لے آونگا کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم
خدا کا اسیطرح ہے دوسرا کہے کہ مین خدا کے حکم کو کیا جانتا ہون کافر ہوگا اگر کوئی شخص فتوی لیکر کہے کہ کیا
ایک ٹکرا نامہ تو نے فتوے لایا اگر شریعت کو سبک جانکر کہا تو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا کہ حکم شرع کا ایسا ہی دوسرے
اوسکو رد کیا اور کہا کہ تو دیکھ نادہ شریعت کو کافر ہوگا اگر کسی نے کہا فلانے آدمی کے ساتھ صلح کر اوس نے
کہا کہ بت کو سجدہ کرونگا لیکن اوس سے صلح نکرونگا کافر ہوگا کیونکہ منظور اوسکا یہ ہے کہ ایک بت کو سجدہ
کرنے سے بھی زیادہ بد ہے اوسکے صلح کرنی اگر کوئی شخص فاسق منصب پانے کے کہے کہ او مسلمانی کی
سیر وا و تماشا دیکھیے فساق کی مجلس کیطرف تو کافر ہوگا اگر کسی شرابخوار نے کہا کہ خوش ہو آدمی
کہ خوش رہتا ہی ہماری خوشی پر ابو بکر و ظفر خان نے کہا کہ وہ کافر ہوا اگر کوئی عورت کہے کہ لعنت دانشمند
شوہر پر تو کافر ہوگی اگر کسی نے کہا کہ جتنا حرام ہی سب ہمکو حلال ہے کہ دیکھون پہر بھی مین کافر ہوگا اگر

کوئی بیماری کی حالت مین کہے کہ اگر چاہے تو مجھکو مسلمان مار یا ہو تو کافر مار کافر ہوگا فتاوای سراجیہ مین
لکھا ہی کہ اگر کسینے کہا روزی مجھپر کشادہ کردیا یا کہا کہ مجھپر ظلم مت کر ابو نصر نے توقف کیا اوسکی کفر مین ظاہر وہ ہے
کہ کافر ہوگا کسواسطے کہ خدا پر ظلم اعتقاد کرنا کفر ہے ایک نے اذان کہے اگر دوسرا کہے کہ تو نے جھوٹھ
کہا کافر ہوگا اگر پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کا عیب کرے گا اور موے مبارک کو حقارت سے مویک کہیگا تو کافر ہوگا
اگر کوئی بادشاہ عادل کہے امام ابو منصور ماتریدی نے کہا کہ کافر ہوگا اور امام ابو القاسم نے کہا کہ کافر
نہوگا اسلیے کہ البتہ کبھی اوسنے عدل کیا ہوگا حمادیہ اور سراجیہ مین لکھا ہی کہ اگر کوئی اعتقاد کرے کہ خراج
وغیرہ جو بادشاہ کے خزانے مین ہین یہ سب بادشاہ کے ملک مین تو کافر ہوگا اور سراجیہ مین لکھا کہ اگر کوئی
کہے کہ تو علم غیب کہتا ہی وہ کہے کہ ہان تو کافر ہوگا اگر کوئی کہے کہ اگر خدا بغیر تیرے مجھکو بہشت لیجاوے
تو مجھے بہشت منظور نہین اسکے کفر مین اختلاف ہی صحیح یہ ہے کہ کافر ہوگا اگر کسینے کہا کہ مین مسلمان ہون دوسرا
کہے کہ تجھپر اور تیری مسلمانی پر لعنت کافر ہوگا اور جامع الفتاوی مین لکھا ہی کہ اظہر وہ ہی کہ کافر نہوگا سراجیہ مین لکھا ہے
کہ اگر کسینے کہا کہ اگر فرشتے اور پیغمبر سب گواہی دیوین کہ تیرے پاس جانا بہتر نہین ہے تو بھی یقین نکرون گا کافر
ہوگا اگر ایک شخص نے دوسرے سے کہا کہ ای کافر اور وہ کہے کہ اگر مین ایسا نہوتا تو تیرے ساتھ خلا ملا نکرتا
بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے کہا نہوگا اگر کہے کہ کافر ہونا بہتر ہے تیرے ساتھ رہنے سے کافر نہوگا
کسواسطے کہ مراد اوسکی کیا ہی دور رہنا اوس سے اگر کوئی شخص کسی سے کہے کہ نماز پڑھ وہ کہے کہ اتنی مدت تو نے
نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا یا یون کہے کہ اتنی مدت نماز پڑھ کے کیا حاصل کیا یعنی کافر ہوگا اگر کوئی
کسی سے کہے کہ کیا کافر ہوگیا تو وہ جواب دیوے کہ تو نے اپنے نزدیک ہم کو کافر جان لیا کہ کافر ہوگا اگر کہے کہ
میرے تئین اپنی عورت خدا سے زیادہ پیاری ہے کافر ہوگا لازم ہے کہ توبہ کرے پھر اوس عورت سے
نکاح پڑھ لیوے اگر کوئی کافر کسی مسلمان سے کہے کہ مجھکو مسلمانی بتا تا کہ تیرے نزدیک مین مسلمان ہو جاؤن
اگر مسلمان کہے توقف کر جب تلک فلانا عالم یا فلانے قاضی کے پاس جاوین تو کہ وہ تجھکو بتلاوینگے
پس اوس وقت تو اوسکے نزدیک مسلمان ہو اسکے کفر مین اختلاف ہی صحیح وہ ہے کہ کافر نہوگا اور اگر کوئی
واعظ کہے توقف کر کہ فلانے دن وعظ کی مجلس مین تو مسلمان ہونا اس صورت مین فتوی یہ ہی کہ واعظ

کافر ہوگا اگر کہے کہ مجکو خدا نے تعالی نماز روزے سے جلدی اوٹھاوے کافر ہوگا اگر کہے کہ کتنے دن نماز مت پڑہ تا حلاوت بے نمازی کی تو دیکھے کافر ہوگا اگر کہے کہ کام عقلمندون کا بھی وہی ہے اور کام کافرونکا بھی وہی ہے یعنے دونون کا کام ایک ہے تو کافر ہوگا اور اگر اوس کام کا اشارہ کسی عالم معین کیطرف کریگا تو کافر ہوگا دعا مانگتے ہین یون کہتا کہ اے اللہ اپنی رحمت مجہہ سے دریغ مت رکہہ یہ لفظ الفاظ کفر مین سے ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے کہے کہ تو مرتد ہو جا اسصورت مین تو اپنے شوہر سے جدا ہو جائیگی کہنے والا کافر ہوگا کفر پر راضی ہونا خواہ اپنے لیے خواہ غیر کے لیے کفر ہے صحیح وہ ہے کہ اگر کفر برا جانتا ہے لیکن چاہتا ہے کہ دشمن اپنا کافر ہو جاوے اس چاہنے پر یہ چاہنے والا کافر نہوگا اگر کوئی شخص شراب پینے کی مجلس مین بلند جگہہ پر واعظون کے مانند بیٹھکر ہنسی کی باتین کرے اور سارے اہل مجلس اون باتون سے ہنسین اور خوش ہووین تو وہ سب کافر ہووینگے اگر کوئی شخص آرزو کرے اور کہے کہ اگر زنا یا ظلم یا قتل ناحق حلال ہوتا تو کیا خوب ہوتا کافر گا اگر کوئی آرزو کرے اور کہے کہ شراب حلال ہوتی یا روزہ مہینے رمضان کا فرض نہوتا کیا خوب ہوتا کافر نہوگا اگر کوئی کہے کہ خدا جانتا ہے کہ یہ کام مین نہین کیا اور حال یہ ہے کہ اوس نے کیا ہے پس اسکے کفر مین دو قول ہین قول صحیح یہ ہے کہ کافر نہوگا اور سرخسی سے منقول ہے کہ اگر قسم کہا نیوالا اعتقاد رکہتا ہے کہ اس کلام مین جہوٹھ بولنا کفر ہے اوس صورت مین وہ کافر ہوگا اور اگر اعتقاد نہین رکہتا ہے تو نہوگا حسام الدین کا فتوی امام سرخسی کے قول پر ہے امام طحاوی نے کہا کہ مومن ایمان سے خارج نہوگا مگر جب انکار کریگا اوس چیز کا کہ جسپر ایمان لانا واجب ہے امام ناصر الدین نے کہا کہ جس چیز کے اختیار کرنے سے یقینا مرتد ہو جاتا ہے اوس چیز کے ظاہر ہونے سے حکم ردت کا کیا جاویگا اور جس چیز کے اختیار کرنے سے مرتد ہونے کا شک ہو وہ اوس امر کے ظاہر ہونے سے مرتد کا حکم نچاہیے کرنا کیونکہ امر یقینی زائل نہین ہوتا ہے شک کے سبب سے اور حال یہ ہے کہ اسلام غالب رہتا ہے مغلوب نہین ہوتا ہے مسلمان کو کافر کہنے کا فتوی جلدی نچاہیے دینا کیونکہ کفار کی اکراہ سے جنے کلمہ کفر کا کہا علما نے اوسپر حکم کفر کا نہین فرمایا بلکہ فرماتے ہین کہ ایمان اوسکا قائم ہے تاتارخانی مین ینابیع سے نقل کیا ہے کہ ابو حنیفہ نے کہا کہ جبتک کفر پر اعتقاد نکریگا کافر نہوگا محیط اور ذخیرہ مین لکہا ہے کہ

مسلمان کافر نہین ہوتا مگر جسوقت کفر کا قصد کریگا کافر ہوگا مضمرات مین نصاب الاحتساب سے جامع صغیر
سے نقل کیا کہ اگر کسینے کلمہ کفر کا قصداً کہا لیکن اعتقاد کفر پر نہین رکھتا ہو علما نے کہا کہ کافر ہوگا کیونکہ کفر عقیدہ
سے علاقہ رکھتا ہے اور اوسکو کفر پر اعتقاد نہین ہے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا اگر کوئی جاہل کفر کا کلمہ کہے
اور جانتا نہین کہ یہ کلمہ کفر کا ہے بعض علمانے کہا کہ کافر نہوگا نجاننیکے سبب سے اور بعضے نے کہا کہ کافر ہوگا
کیونکہ جہل عذر نہین ملتقی سے روایت ہو کہ جورو خاوند دونمین سے ایک کے مرتد ہونیکے ساتھ فی الحال نکاح
ٹوٹ جاتا ہے قاضی کے حکم پر موقوف رہتا نہین اگر کسینے آتش پرستونکے مانند ٹوپی پہنی یا ہندوونکے
مانند لباس پہنا بعضے علمانے کہا کہ کافر ہوگا اور بعضے نے لکھا نہوگا اور بعضے متاخرین نے کہا کہ ضرورتکے
سبب پہنیگا تو کافر نہوگا اگر زنار باندہا اس صورت مین قاضی ابو حفص کہتے ہین اگر کفار کے ہاتھ سے
خلاصی پانیکے سبب باندہا ہوگا تو کافر نہوگا اور تجارت کی فائدیکے واسطے باندہا ہوگا تو کافر ہوگا جسوقت
مجوس نوروز کے دن جمع ہووین یا ہنود دیوالی کے دن خوشی کرین اوسوقت اگر کوئی مسلمان کہے کہ انلوگون
نے اچھی سیرت رکھی ہے کافر ہوگا مجمع النوازل مین لکھا ہو کہ اگر کوئی مرد گناہ کرے خواہ صغیرہ ہو خواہ
کبیرہ پس دوسرا شخص کہے کہ توبہ کر اور وہ کہے کہ کیا مینے کیا ہے جو توبہ کرون کافر ہوگا اگر حرام مال سے
صدقہ کیا اور ثواب کی امید کرے تو کافر ہوگا صدقہ لینے والا اگر جانتا ہو کہ صدقہ حرام مال کا ہو باوجود جاننے
کے اگر دعا کرے اور صدقہ دینے والا آمین کہے تو دونون کافر ہووینگے کوئی فاسق شراب پی رہا تھا
اوس حالت مین اوسکے اقربا آئے اور دراہم اوسپر تصدق کیے یا اوسنے اوسکو مبارکباد دی اندونون
صورتمین وے سب کافر ہوے اپنی عورت سے لواطت حلال سمجہنے سے کافر ہوگا اجنبی عورت کے ساتھ حلال
جاننے سے کافر ہوگا حیض کی حالت مین وطی حلال جاننا کفر اور استبرا کی حال مین حلال جاننا بدعت ہے
خسروانی مین لکھا ہے کہ ایک مرد اگر بلند جگہ پر بیٹھ جاوے اور لوگ ٹھٹھے کی راہ سے اوس سے مسائل پوچھین
اور وہ بطریق ٹھٹھے کے جواب دیوے تو وہ کافر ہو جاویگا دینی علوم کے ساتھ ہنسی کرنا کفر ہے ہنسی ہو یا اجابت
ابتدی چپ چاپ بیٹھتی ہین اگر کسی نے کہ ... علم کی مجلس سے کہا کہ کام یا کہے کہ جن باتونکو علما کہتے ہین انلوگون
کو سکتا ہی یا کہے کہ مین عالمون کے حیلہ کا منکر ہوون یا کافر ہوگا اگر کہے کہ رجائے علم کیا کام آویگا کافر ہوگا اگر کسے

کہ ان علمونکو کون سیکہے یہہ تو کہانیان ہین یا یون کہے کہ یہہ تو مکر و فریب ہین کافر ہوگا اگر ایک شخص کہے کہ
چل شرع کیطرف دوسرا کہے کہ پیادہ لے آ کافر ہوگا اور اگر کہے کہ چل قاضی کے پاس وہ کہے کہ پیادہ لا کافر ہوگا
اگر کوئی کسی سے کہے کہ نماز جماعت کے ساتھہ پڑہ وہ کہے کہ ان الصلوة تنہا کافر ہوگا ف
کیونکہ آیت قرآن کی ہے کہ اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْہٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ تنہی کے معنی منع کر
ہین اوسنے ہنسی کیلیے کے معنی مراد لیا اور ہنسی کرنی قرآنکی آیت کیساتھہ کفر ہے اگر کوئی قرآن
کی آیت پیالے مین رکہکر پیالے کو پر کرے کہے کاسًا دھاقًا کافر ہوگا دیکہ مین جو کچہہ باقی رہجا
اوسپر اگر کہے وَالْبٰقِیٰتُ الصّٰلِحٰتُ کافر ہوگا اگر کوئی مرد بسم اللہ کہکر شراب پیوے یا زنا کرے تو
کافر ہوگا اگر بسم اللہ کہکر حرام کہاوے کہا واسصورت مین بہی کافر ہوگا اگر رمضان آوے اور کہے کہ باررنج پہیر
آیا کافر ہوگا اگر کوئی کسی سے کہے کہ چل فلانیکو امر بالمعروف کرین پس اگر جواب دیوے کہ اوسنے میرا کیا کیا ہے کہ مین
اوسکو امر بالمعروف کرونگا کافر ہوگا کوئی مرد اگر قرضدار سے کہے کہ میرا زر دنیا مین دے کیونکہ آخرت مین
زر نہوگا اگر وہ جواب دیوے کہ دس اشرفی اور دے آخرت مین مجہسے لینا وہین دونگا کافر ہوگا بادشاہ کو
اگر سجدہ عبادت کا کریگا بالاتفاق کافر ہوگا اور اگر جسطرح سلام تحیتہ کا کرتے ہین اسیطرح اگر سجدہ تحیتہ کا
کریگا تو علما کو اوسمین اختلاف ہے ظہیریہ مین لکہا ہے کہ کافر نہوگا ہدایہ کی شرح فوائد الدرایہ مین لکہا ہے کہ سجدہ
کرنا نہین جائز ہے بالاجماع لیکن خدمت کرنی دوسری وضع سے مثلاً کہڑا رہنا بادشاہ کے روبرو یا ہاتہہ
چومنا یا پیٹہہ جہکانا جائز ہے جو کوئی بتون کے نام پر یا کسی جگہہ پر یا دریا اور گہر اور چشمہ وغیرہ پہ ذبح کرایگا پس
وہ ذبح کرنے والا مشرک ہوگا اور اوسکی عورت اوسکی نکاح سے نکل جایگی اور وہ جانور ذبح کیا ہوا مردار
ہوگا دستور القضاۃ مین امام زاہد ابو بکرؒ سے نقل کیا کہ جو شخص کافرونکی عید کے دن جیسا کہ مجوس کے
نوروز مین اور اسی طرح ہندوونکی ہولی اور دوالی اور دسہرہ مین جاوے اور کافرونکے ساتھہ بازی مین
شریک ہووے تو کافر ہوگا اوسکا ایمان قبول نہین اور اوس کی توبہ قبول ہوتی ہے یا نہین اختلاف ہے اصح
قول وہ ہے کہ قبول ہوتی ہے شرح مقاصد مین لکہا ہے کہ جو شخص انکار کرتا ہے عالم کے حدوث کا یا انکار
کرتا ہے حشر جسمون کیساتھہ ہونیکا یا کہتا ہے کہ حق تعالی علم جزئیات کا نہین اور اسکے مانند جو ضروریات دین کے

ہین اون ہین انکار کرتا ہے ہین وہ شخص کافر ہے بالاتفاق جنکی عقیدے سنت اور جماعت کی برخلاف ہین
مثل روافض اور خوارج اور معتزلہ اور غیر انکے جو فرقے باطل ہین کہ دعوی اسلام کا کرتے ہین اونکی کفر مین
اختلاف ہی ملتقی مین ابو حنیفہ سے روایت ہی کہ کسی اہل قبلہ کو کافر نہین کہتا ہون اور ابو اسفرائنی نے
کہا کہ جو کوئی اہل سنت کو کافر جانتا ہون اور جو کوئی کافر نہین جانتا ہے مین بھی اوس کو
کافر نہین جانتا ہون علامہ عالم الہدی نے بحر المحیط مین کہا کہ جو ملعون پیغمبر علیہ السلام کو
گالی دیوے یا اہانت کرے یا اون کے دین کے امور مین سے کسی امر مین یا اونکی صورت
مبارک مین یا اونکے اوصاف مین سے کسی وصف مین عیب کرے اگرچہ دلگی کی
راہ سے ہو خواہ وہ آدمی مسلمان ہو خواہ ذمی خواہ حربی وہ کافر ہے اوسکو
قتل کرنا واجب ہے توبہ اوسکی قبول نہین اجماع امت اس بات پر ہین
کہ نبیون مین سے جو کوئی نبی ہو اونکی جناب مین بے ادبی کرنا حقیقت
جاننا کفر ہے بے ادبی کرنے والا کافر ہے خواہ حلال جانکے بے
ادبی کی ہے یا حرام جانکے روافض جو کہتے ہین کہ
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے دشمنون کے خوف
سے خدا کے بعض احکام کو نہین
پہونچایا یہ کفر ہے
فقط

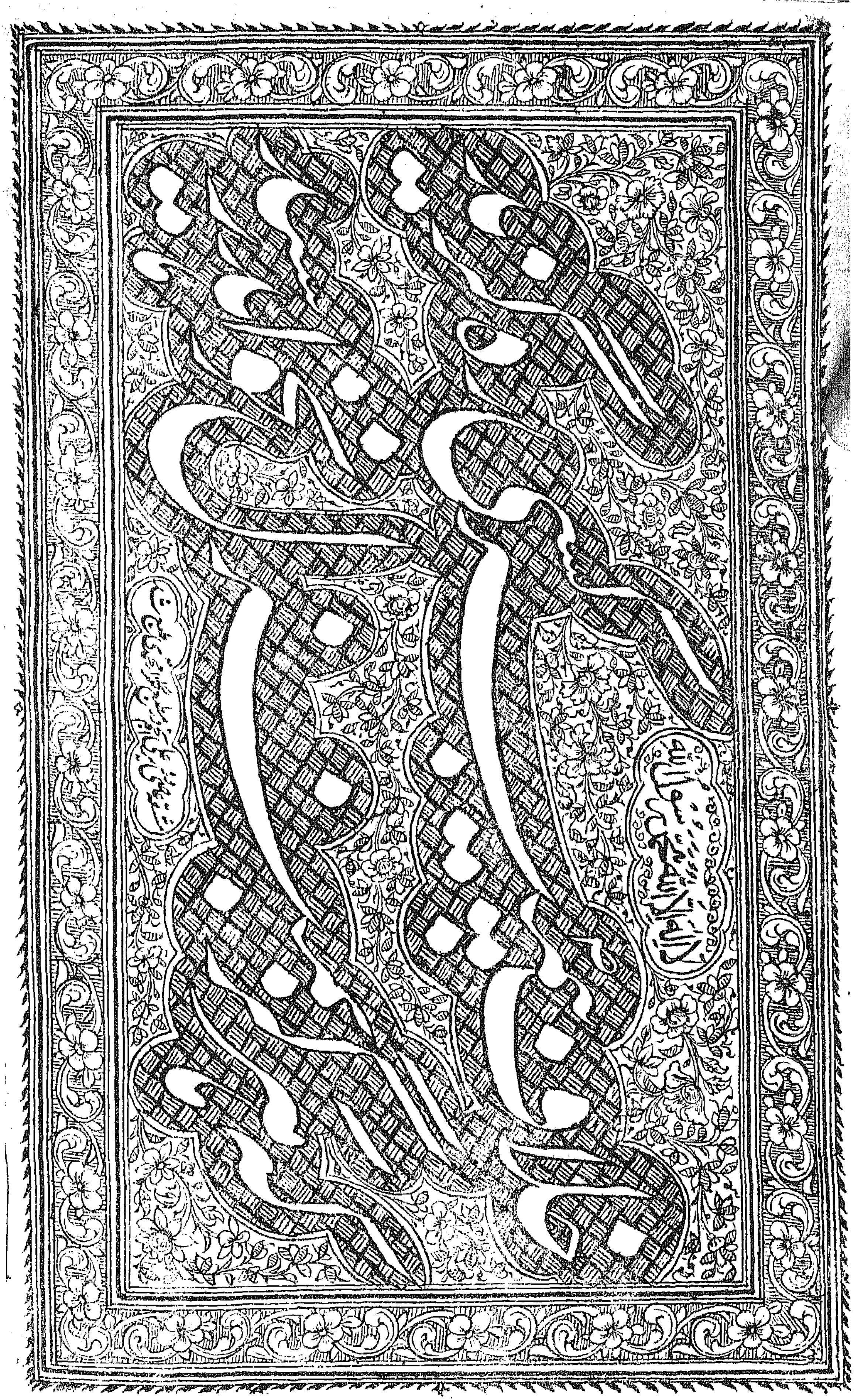
نقشہ سایہ اصلی

اس جدول میں احوال مقدار سایہ کے سایہ اصلی کا اور اوقات نماز کا اور مقدار شفق و صبح صادق کا لکھا گیا ہے واضح ہو کہ اصطلاحات اس علم کی [illegible] سمجھنا چاہیے [illegible] دقیقہ کا ہوتا ہے اور ایک دقیقہ ساٹھ آن کا اور آن کا مقدار [illegible] گیارہ بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں اور ایک گھڑی ساٹھ پل کی ہوتی ہے اور ایک پل ساٹھ ریزہ کا اور ایک ریزہ [illegible] اور ریزہ بقدر دو حرف کہنے کے ہوتا ہے جیسے کہ کہیں آن [illegible] کہ اس میں ایک حرف بھی نہ کہہ سکیں [illegible] کہ پل وہی ہے جس میں [illegible] بار لفظ اللہ کا کہہ سکیں جدول ہذا [illegible] حسب افق دار الخلافہ دہلی لکھی ہے اور [illegible]

[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ماه	ایام	بروج	گھڑی	پل	قدم	دقیقه	گھڑی	پل	قدم	دقیقه	گھڑی	پل	قدم	دقیقه	گھڑی	پل
چیت	۳۱	حمل	۴	۲۶	۳	۴۹	۱۵	+	۱	۴۹	۶	۲۳	۱۶	۱۹	۳	۲۴
بیساکھ	۳۱	ثور	۳	۲۶	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱۰	۸	۹	۱۶	۱۰	۴	۴۹
جیٹھ	۳۲	جوزا	۳	۵۵	۱	۲	۱۶	۵۶	۸	۲	۸	۲۰	۱۵	۲	۴	۵۶
اساڑھ	۳۱	سرطان	۴	۴۰	+	۳۸	۱۶	۱۶	۸	۳۸	۸	۲۵	۱۴	۳۸	۵	۱۱
ساون	۳۱	اسد	۳	۵۵	۱	۳	۱۶	۵۱	۸	۲	۶	۲	۱۵	۲	۴	۵۶
بھادوں	۳۱	سنبلہ	۳	۲۶	۲	۱۰	۱۶	۴	۹	۱	۶	۹	۱۶	۱۰	۴	۹
اسوج	۳۰	میزان	۳	۲۶	۳	۴۹	۱۵	+	۱۲	۵۹	۵	۲۳	۱۶	۴۹	۴	۹
کاتک	۳۰	عقرب	۳	۲۶	۸	۵۴	۱۳	۸۹	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۵	۵۴	۳	۵۴
منگسر	۲۹	قوس	۳	۳۶	۸	۱	۱۳	۴	۱۵	۱	۵	۴۰	۲۳	۱	۳	۵۱
پوه	۲۹	جدی	۳	۴۰	۹	۱	۱۲	۳	۱۰	۱	۵	۳۶	۱۳	۱	۲	۵۱
ماه	۳۰	دلو	۳	۳۶	۶	۱	۱۳	۴۰	۱۵	۱	۵	۴	۱۲	۱	۳	۵۱
پھاگن	۳۰	حوت	۳	۲۶	۵	۵۴	۱۲	۵۶	۱۲	۵۴	۵	۵۴	۱۹	۵۴	۳	۵۴

تمت الطبع

الحمد للہ والمنہ کہ درین ایام فرخندہ فرجام کتاب کثیر المنفعت مسمی کشف الحاجات اردو و مالا بد منہ مع نقشہ سایہ اصلی
مطبع [illegible] واقع شہر لکھنؤ محلہ چوک اکبری دروازہ باہتمام خواجہ محمد وزیر از زیور
طبع پوشید فقط


لا اله الا الله محمد رسول الله